این کتب خرید کردہ وقف منصبیہ شہر مرشد آباد

زمانہ تولیت عالیجناب فیضمآب معلی القاب

جناب خان بہادر مولوی السید

محمد حسین صاحب شوق زیدی شہنہ پوری

متولی وقف منصبیہ مرشد آباد دام اقبالہ

نعیم خاکسار

محمد علی احسن خان بسمل - محرر کتب خانہ

قیمت معہ کمیشن ـــ جلد ـــ نذرانہ ـــ

۱۰/

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تصنیف لطیف جناب مولوی ابو الخیر سید محمد انور حسین صاحب
مولوی مونگیری پروفیسر عربی فارسی ڈائمنڈ جوبلی کالج مونگیر

انوار ایمانی

برائے کشف حقیقت

القائے قادیانی

حسب فرمایش جناب مولوی ابراہیم حسین صاحب ہیڈ ماسٹر حسی گھاٹ پٹنہ

باہتمام خاکسار محمد فرید منیجر مطبع ہذا

در مطبع اکبری لودی کٹرہ پٹنہ

بار اول ۱۰۰۰ جلد قیمت فی جلد ۴ر

انوار ایمانی

برائے کشف حقیقت

القائے قادیانی

اس مختصر رسالہ مین مولوی عبدالماجد صاحب پورینوی بھاگلپوری کے رسالہ القاء ربانی کی حقیقت کھولیگئی ہے- اور مولویصاحب کی دیانتداری راست گفتاری کا نمونہ دکھایا گیا ہی اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مولویصاحب باوجود ناخونتک کا زور لگانیکے فیصلہ آسمانی کی اصل باتون کے جواب مین ناکام ہی رہے- اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مولوی صاحب کی لغو تاویلونکے مان لینے پر بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کاذب ہی ثابت ہوتے ہین-

مصنفہ

جناب مولانا مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مولوی مونگیری

پروفیسر عربی و فارسی ڈائمنڈ جوبلی کالج مونگیر

ضروری اطلاع

فیصلہ آسمانی درباب مسیح قادیانی مولفہ علامہ ابو احمد رحمانی متع
اللہ المسلمین بطول بقائہ کے شائع ہونے سے مسلمانون کو
بہت بڑا فائدہ پہونچا۔ بہت سے مسلمان جو مرزائی دام مین پھنس گئے
تھے اس رسالہ کے دیکھنے سے ہدایت یاب ہوئے اور ہو رہے ہین۔ چنانچہ
حال ہی مین ایک طالب العلم انجمن حمایت اسلام مونگیر کا موسوم بعبد الغفار
عالم خواب مین ایک بزرگ کی ہدایت سے سلسلہ مرزائیہ سے تائب
ہوا۔ اوس کے خواب کا عجیب و غریب واقعہ ہے۔ جو بوجہ طوالت مضامین
کے اوس کے لکھنے کا یہان پر موقع نہین۔ اور انشاء اللہ بہت جلد
وہ علیحدہ چھپکر ناظرین کے ملاحظہ مین آئیگا۔ ایسا ہی چند روز ہوئی کہ المشیر
مراد آباد مین بھی یہ خبر شائع ہوئی کہ ضلع گیا کے پانچ اشخاص اس رسالہ
کے فیض سے راہ راست پر آگئے۔ مرزائی جماعت اس رسالہ کے اثر کو
ملک مین پھیلتے ہوئے دیکھ کر چیخ اٹھی اور نہایت ہی غیظ و غضب مین
آکر سب و شتم سے بھرے ہوے رسالے اس کے جواب مین شائع
کرنے لگی۔ اسوقت تک مرزائی مشن سے تین رسالے اسکے جواب مین
نکل چکے ہین۔ نصرت یزدانی۔ برق آسمانی۔ القار ربانی۔
نصرت یزدانی کا جواب تائید ربانی چھپکر شائع ہوچکا ہے۔ برق آسمانیکا
جواب۔ شہاب ثاقب بر خاطف الملقب بہ صواعق ربانی بر مولف

برق آسمانی کاذب تیار ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب چھپکر شایع ہو گا۔
القار ربانی کا مدلل ومفصل جواب تو لکھا جا رہا ہے سردست ایک مختصر
جواب جس سے القار ربانی کی حقیقت منکشف ہوجاتی ہے پیش کیا
جاتا ہے۔ ناظرین ذرا انصاف کی نگاہ سے دیکھین اور سوچین کہ پورینوی
مولوی صاحب نے ایمانداری دیانتداری تقوے شعاری راست گفتاری
کا کہان تک خون کیا ہے اور باوجود اسکے اصل باتون کے جواب مین
ناکام کے ناکام ہی رہے ہے۔

تعجب بالائے تعجب یہ ہی کہ تین رسالے تو شایع کردے مگر کسی مین انعامی
اشتہار کے شرایط کی پابندی نہین کی گئی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا
ہے کہ مذکورہ بالا رسائل کے مولفون کو خود بھی اپنے اپنے رسالہ پر بھروسہ
نہین ہے ورنہ شرایط محض آسان ہین پابندی نہین کرنے کی کوئی
معقول وجہ نہین ہے۔ اور اگر کسی رسالہ کی نسبت یہ خیال ہی کہ شرایط کے
مطابق لکھا گیا ہے۔ تو اس رسالہ پر خلیفہ جی نورالدین سے تصدیق
لکھا کر ریمارک لکھانیکے لیے علامہ ممدوح کے پاس بھیجدین اور پھر بہ تجویز
فریقین ثالث مقرر کرکے فیصلہ کرالین ۔ تمت اوپر لکھا

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

[illegible]

حضور پرنور [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے و نسلم علی نبیہ الکریم

اندنون ایک رسالہ مولوی عبد الماجد صاحب پورینوی بھاگلپوری کا
شائع ہوا ہے جسکا نام القادر ربانی بہ تردید فیصلہ ابو احمد رحمانی ہے
اہل علم تو اس کے مضامین کی صحت یا غلطی کی کیفیت اس کے نام ہی
سے سمجھ سکتے ہین - ہان سیدھے سادے مسلمانون کے اشتباہ اور فتنے مین
پڑنیکا احتمال ہے - اسلئے بحکم الدین النصیحۃ عام مسلمانون کی
بہیخواہی اور ان کو اس فتنہ سے بچانے کی غرض سے اس رسالہ کی
حقیقت ظاہر کردینی ضروری اور بہت ضروری ہے - پوری حقیقت تو
اُسوقت ظاہر ہوگی جب اسکا مفصل اور مدلل جواب شائع ہوگا -
سر دست بطور مشتے نمونہ از خروارے کچھ بیان کئے دیتا ہون
ناظرین بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائے -

یہ نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی متوفی کی
یہ عادت رہی اور ان کے متبعین کی بھی یہی عادت ہے کہ اپنے
فریق سے جب دلیل کا مطالبہ کرتے ہین تو یہ کہتے ہین کہ آیت قطعی

الدلالتہ یا مرفوع متصل صحیح حدیث پیش کرو۔ اور جب فریق کا جواب
دیتے ہین یا اپنا کوئی دعوے ثابت کرتے ہین تو بحکم الغریق
یتشبث بکل حشیش یعنی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ کہین کوئی
ذوی الوجوہ آیت یا نا قابل احتجاج حدیث پیش کر دیتے ہین اور کہین
کسی بزرگ کا قول دکھا دیتے ہین اگرچہ بلا دلیل ہی ہو۔ بھاگلپوری
مولوی صاحب نے اس رسالہ مین ایسا ہی کیا ہے۔ اب یہ بات قابل
سوال ہے کہ جس قسم کے احادیث اور مفسرین یا دیگر بزرگون کے اقوال
سے اس رسالہ مین استدلال کیا گیا ہے۔ ان کے فریق کو بھی اس
قسم کے احادیث اور اقوال سے استدلال کرنیکا حق ہے یا نہین۔
اگر ہے تو صاف لفظون مین اقرار کرین اور اگر نہین ہے تو کیون
اس کی کوئی معقول وجہ بتائین۔ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ مین جابجا
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے اقوال پیش کئے ہین۔ اس
لئے مین بھی مجدد صاحب کے اقوال پیش کرونگا۔

بھاگلپوری مولوی صاحب نے اس رسالہ مین علامہ مولف فیصلہ آسمانی
پر کوتاہ نظری۔ دروغگوئی عبارت منقولہ کے آگے پیچھے کی عبارتون
کے حذف کر دینے وغیرہ کا الزام لگانا چاہا ہے۔ اور اس مین ایڑی
چوٹی کا زور لگایا ہے۔ مگر نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے
کہ جن جن باتون کا الزام لگانا چاہتے ہین۔ اپنے رسالہ مین خود ہی

ہین کہ ایک معمولی مسلمان بھی نہین کر سکتا - چہ جائیکہ ایسا شخص کرے جو مدعی علم ہو اور مسیح موعود کا صحابی یا تابعی بھی ہو - تصریحات ذیل ملاحظہ ہون -

پہلی بددیانتی مولوی صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۳ مین علمائے اسلام اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح ثانی کی مخالفت کی حقیقت کے تہ تک پہونچے اور اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ علمائے اسلام اصلی مسیح اور اصلی مہدی علیہما السلام کو بھی نہین مانینگے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی مکتوبات سے دو عبارتین نقل کرتے ہین اور خود ہی ترجمہ بھی کرتے ہین پہلی عبارت یہ ہے -

نزدیک است کہ علمائے ظواہر مجتہدات اور اعلی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند صـ۱۰۷ مکتوب ۵۵ جلد ثانی

ترجمہ نزدیک ہے کہ علمائے ظواہر حضرت عیسیٰ کے اجتہادی مسائل کو بوجہ باریک اور دقیق ماخذ ہونیکے انکار کرین گے اور مخالف کتاب و سنت کہین گے -

مکتوبات مین عبارت منقولہ سے ایک سطر پہلے یہ عبارت ہے وحضرت عیسیٰ علے نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بعد از نزول کہ متابعت این شریعت خواہد نمود و اتباع سنت آن سرور علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام خواہد کرد نسخ این شریعت مجوز نیست

کی پیروی کرینگے اور آنحضرت صلعم کی سنت پر عمل
کرینگے (اسوجہ سے) کہ اس شریعت کا نسخ جایز نہین ہے۔

یہ مضمون جس مین مجتہدات اور اکی ضمیر کا مرجع (حضرت عیسیٰ کا نام) بتصریح موجود ہے کیون حذف کردیا گیا؟ اگر یہ عبارت نقل کردیجاتی تو کیا حقیقت کی تہ تک پہنچنے مین سہولت نہوتی۔ معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جو عبارت رسالہ مین نقل کی گئی ہے۔ اس کے صحیح مطلب سمجھنے کیلئے اس عبارت کا نقل کرنا ضروری تھا مگر مولوی صاحب نے اپنی کمال دیانتداری ثابت کرنے کیلئے اس عبارت کو حذف کردیا۔ غالباً یہ خوف دامنگیر ہوا ہوگا کہ یہ عبارت تو مرزا صاحب متوفی کی مسیحیت کی بنیادی پتھر کے اکھاڑ دینے کیلئے کافی ہے۔ اسلئے کہ اسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے اگر یہ عبارت نقل کردیجائیگی تو عوام پر مرزا صاحب کی مسیحیت کی حقیقت کھل جائیگی۔ معلوم نہین کہ یہ قطع و برید خلیفہ جی کے حکم سے کی گئی ہے یا خود رائی ہے۔ واضح رہے کہ حضرت مجدد صاحب کے کلام مین نزول عیسیٰ سے حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا مراد ہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک دوسرے مکتوب مین تصریح فرمادی ہے۔

دحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کہ از آسمان
نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد

بنو د علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات"۔ مکتوب ۱۷ صـ ۲۷ جلد ثالث

ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول فرمائین گے تو حضرت

خاتم الرسل کے شریعت کی پیروی کرینگے۔

ہان علمائے ظواہر سے وہی علما کیونکر سمجھے گئے جو مرزا صاحب متوفی کے مخالف ہین۔ کیا وہ علما جو اون کے موافق ہین علمائے باطنیہ ہین؟ بلکہ قرین قیاس بات تو یہ ہے کہ وہی علما حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرین گے جو ممات مسیح کے قائل ہو کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہین۔ کیونکہ اون کے اعتقاد مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا محال ہے۔ اور وہ علما جو حیات مسیح کے قائل ہین وہ احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ کا نزول دیکھکر فورًا مان لین گے کیونکہ وہ لوگ تو اونکا انتظار ہی کر رہے ہین۔

دوسری بددیانتی مولویصاحب نے دوسری عبارت جو مکتوبات سے نقل کی ہے یہ ہے۔

ہم منقول ست کہ حضرت مہدی در زمان سلطنت خود چون ترویج دین نماید و احیائے سنت فرماید عالم مدینہ کہ عادت بعمل بدعت گرفتہ بود آنرا حسن پنداشتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب گوید کہ این مرد رفع دین ما نمودہ و اہانت ملت ما فرمودہ صـ ۲۷۸ مکتوب ۲۵۵ جلد اول۔

ترجمہ۔ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت مہدی اپنے زمانہ سلطنت مین جب دین کی ترویج کرین گے اور احیائے سنت فرما دینگے مدینہ کا ایک عالم کہ بدعت کا معمل ہو گا اور اسکو حسن سمجھ کر دین مین ملحق کئے ہو گا تعجب سے

کہیگا کہ یہ شخص یعنی امام مہدی ہمارے دین اسلام کو خراب کرتا ہے

اور ہمارے مذہب کو برباد کرتا ہے۔

اس عبارت کے بعد ایک جملہ یہ بھی ہے

حضرت مہدی امر بکشتن آن عالم فرماید | حضرت مہدی اس عالم کی مار ڈالنے کا حکم فرمائینگے

مگر مولویصاحب نے اس جملہ سے مرزا صاحب کی مہدویت کو گشتہ ہوتے ہوئے دیکھکر اسکو نقل نہین کیا۔ کیا یہ جملہ حقیقت کے تہ تک پہونچانے مین مدد نہین کرسکتا تھا۔ یہ کیسی ایمانداری ہے؟ کہ حقیقت کی تہ تک پہونچانیکے لیے جو عبارتین نقل کیجائین ان مین سے کسی کا ما سبق اور کسی کا مالحق حذف کردیا جائے بہرکیف مین بھی مولوی صاحب کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرتا ہون کہ مذکورہ بالا دونون عبارتین حقیقت کے تہ تک پہونچنے مین بہت کچھ مدد کرسکتی ہین خاصکر دوسری عبارت جس سے یہ باتین ثابت ہوتی ہین۔

(۱) حضرت امام مہدی صاحب سلطنت ہونگے۔

(۲) مدینہ کا ایک عالم آپ کو مخرب دین کہے گا۔

(۳) حضرت امام مہدی اس عالم کے قتل کا حکم دین گے۔ اگر نظری حجاب مانع نہو تو آفتاب نیمروز کیطرح مرزا صاحب متوفی کی مہدویت کی حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کیا مولوی صاحب یہ ثابت کرسکتے ہین کہ مرزا صاحب کو سلطنت ملی؟ اور اونہون نے ایک مدعی عالم کی قتل کا حکم دیا۔ جسنے ان کو مخرب دین کہا تھا؟ اور اگر نہین ثابت کرسکتے

ہین اور ہرگز ہرگز نہین ثابت کر سکتے - تو اون کو اس بات کے ماننے
مین کیا عذر ہے؟ کہ ان ہی کے پیش کردہ حوالے کی رو سے مرزا صاحب
کی مہدویت ہوا ہوگئی - ولنعم ما قیل ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ کہ سر پہ چڑھ کے بولے

تیسری بددیانتی مولوی صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۸ مین علاوہ
مولف فیصلہ آسمانی پر - "حدیث ارحنی ارحنی قطعت وتینی
کی نسبت یہ الزام دیتے ہین کہ" پوری حدیث اور سند نقل نہین کی
جس سے معنی پر روشنی ڈال جاتی اور راوی کی تنقیح کیجاتی - مگر خود بھی
صفحہ ۵۵ مین ایک حدیث عمدۃ القاری سے اور ایک جمع الجوامع سے
نقل کی ہے اور کسکی سند بیان نہین کی جس سے راویون کی تنقیح
کیجاتی - اور صفحہ ۵۸ مین حضرت مجدد صاحب کے مکتوبات کی جلد اول
صفحہ ۲۲۲-۲۲۳ سے ایک طویل عبارت نقل کی ہے جسمین ایک حدیث
بھی ہے اس حدیث کی سند بیان کرنا تو درکنار خود مجدد صاحب نے
جو اس حدیث پر ایک سنگین اعتراض کرکے ایک ضعیف جواب دیا
ہے جس سے اس حدیث کا ناقابل احتجاج ہونا ثابت ہوتا ہے اسکو
بھی نقل نہین کیا - مجدد صاحب اس حدیث کی بارہ مین یہ لکھتے ہین -

وایں فقیر این نقل را نمی پسندد و تجویز خطا بر جبرئیل امین
نمی نماید کہ حامل وحی قطعی اوست - و تجویز خطا بر حامل وحی
نمودن مستبشع می داند مگر آنکہ گویم عصمت و امانت و عدم

احتمال خطائے او مخصوص بوحی ست کہ تبلیغ است از قبل حق

سبحانہ درین خبر از قسم وحی نیست بلکہ اخبار ست از علمی مستفاد

از لوح محفوظ است کہ محل محو و اثبات است پس خطار ادرین خبر

مجال پیدا شد بخلاف وحی کہ مجرد تبلیغ است فافترقا

کالفرق بین الشہادۃ والاخبار فان الاول

معتبر فی الشرع لا الثانی مکتوب ۲۲۷ جلد اول صفحہ ۲۲۲

ترجمہ یہ فقیر اس نقل کو پسند نہین کرتا ہے اور جبرئیل مین پر خطا تجویز نہین کرتا ہے

اسلئے کہ وہ قطعی کا حامل ہے۔ اور حامل وحی پر خطا تجویز کرنیکو برا جانتا ہے

اسکا کوئی جواب نہین ہو سکتا ہے) مگر یہ کہ مین کہون کہ جبرئیل کی

امانت اور انکا خطاسے محفوظ رہنا وحی کی ساتھ مخصوص ہے جو خدا کی

طرف سے تبلیغ ہے۔ اس خبر مین (کوئی بات) وحی کی قسم سے نہین ہے

بلکہ ایک علم سے اخبار ہے اور لوح محفوظ سے مستفاد ہے۔ جو محو و اثبات

کا محل ہے پس اس خبر مین خطا کا موقع نکل آیا بخلاف وحی کے جو کہ مجرد

تبلیغ ہے۔ پس دونون مین فرق ظاہر ہو گیا جیسا کہ گواہی اور اخبار مین

فرق ہے۔ اس لئے کہ گواہی شریعت مین معتبر ہے اور اخبار نہین۔

علاوہ اس کے نفس حدیث ہی مین بعض مضامین ایسے ہین جنسے اس حدیث

کی حقیقت ظاہر ہو رہی ہے مگر مولوی صاحب نے اس مضمون کو بھی نقل نہین کیا

مولوی صاحب نے اپنے رسالہ مین جو عبارت نقل کی ہے اسکے بعد ہی مکتوبات

مین یہ عبارت ہے۔

زیر بستر او مار کلانی یافتند کہ مردہ بود درون آن مار آنقدر حلوا کوفتہ اند

کہ از بسیاری حلوا جان دادہ است۔

ترجمہ اس کے بستر کے نیچے ایک مرا ہوا بڑا سانپ پایا لوگون نے اس سانپ

کے پیٹ مین اسقدر حلوا بھرا تھا کہ حلوا کی زیادتی کیوجہ سے وہ مرگیا۔

اب مولوی صاحب فرمائین کہ یہ نظر کی کوتاہی ہے یا دیدہ و دانستہ فریب دہی؟

کیا اس قسم کی روایتون سے وہ سنت اللہ ثابت کر سکتے ہین۔ کیا اس روایت

کے مضامین حضرت موسی اور ستر ہزار فرشتے والی روایت سے کچھ کم

ہین ؟ خوف خدا دل مین رکھکر جواب دین اور بطریق محدثین اس روایت کی

صحت ثابت کرین ودونہ خرط القتاد۔

چوتھی بددیانتی مولویصاحب اپنے رسالہ کے ص۱۰۳ مین علامہ

ممدوح پر یہ الزام لگاتے ہین کہ "خدائے قدوس کے اسمائے متبرکہ مین

مُضِل کو شمار کرنا ابو احمد صاحب ہی کا اجتہاد ہے" پھر ص۱۰۴ مین

لکھتے ہین "کاش اسمائے الہی جو کتب متداولہ مثل جلالین شریف

و ترمذی شریف وغیرہ مین مذکور ہین اسیکو ابو احمد صاحب دیکھ لیتے

تو ایسی ٹھوکر نہ کھاتے" مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب جلالین شریف

اور ترمذی شریف وغیرہ کا بغور مطالعہ کرین اور یہ بتائین کہ کیا ان

کتابون مین یہ لکھا ہے کہ اسمائے الہی نہین نامون مین منحصر ہین ؟

کاش مولویصاحب بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات دیکھ لیتے

تو اون کو معلوم ہو جاتا کہ اسمائے الہی نودونہ نام ہی مین منحصر نہین ہین

بلکہ اسمائے الٰہی کا شمار ایک ہزار تک پہونچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی
پوری بحث جواب رسالہ مین کیجائیگی۔ سردست مکتوبات مجدد الف
ثانی رح سے ہم یہ دکھلاتے ہین کہ مجدد صاحب نے بھی خدا کا ایک نام مضل
بھی لکھا ہے۔ عارفین کاملین کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین ؎

چنانکہ اسلام را مستحسن میداند کفر را آنجا نیز حسن می یابد و ہر دو را
مظاہر اسم الہادی و اسم المضل یافتہ از ہر دو خط میگرد د
متلذذ میگرد د مکتوب ۳۳ جلد سوم صـ ۶۴ ۔

ترجمہ جس طرح اسلام کو مستحسن جانتا ہے کفر کو بھی وہان حسن پاتا ہے اور
دونون کو خدا کے (دو نامون) ھادی اور مضل کا مظہر پاکر
حظ اور لذت لیتا ہے۔

مولویصاحب فرمائین کہ یہ اونکی کوتاہ نظری ہے۔ یا محض افتراپردازی
افسوس ہو کہ مولویصاحب پر یہ مصرع پورا پورا صادق آرہا ہے ؎

مین الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

پانچوین بددیانتی مولوی صاحب اپنے رسالہ کے صـ ۱۴۴ مین
آیہ کریمہ لو تقول علینا بعض الاقاویل کے متعلق علامہ ممدوح
کے اس بیان کے غلط کرنیکے لئے کہ "اس بعض کے لفظ نے جھوٹی تہمت
کو خارج کردیا" لکھتے ہین "اب آیت کا مطلب کسقدر صاف ہوگیا کہ
قران مجید کو اقوال مفترات جانتے تھے۔ اور اسی کے بارہ مین حضور
پرنور پر تقول کا الزام لگاتے تھے" پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ (پس

بعض الاقاویل سے بیشک ہذا القرآن مراد ہے) جب ہی تو آیت کی ابتدا تنزیل من رب العلمین سے ہوئی۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب علامہ ممدوح کے مخالفت مین ایسے گرے ہین کہ اپنے پیر و مرشد مرزا صاحب متوفی کے قول کو بھی بھلا دیتے ہین یا قصداً نظر انداز کر دیتے ہین۔ مرزا صاحب متوفی اپنے خط مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۳ء مین لکھتے ہین " خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اسکی رگ جان قطع کیجاتی "۔ آئینہ حق نما صنہ ۱۵ اب مولوی صاحب یا تو مرزا صاحب کے نافہمی کو تسلیم کرین یا اپنی غلطی بلکہ تحریف کا اقرار کرین۔

مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ " جب ہی تو آیت کی ابتدا تنزیل من رب العالمین سے ہوئی " صریح غلطی ہے یا محض بے علمی۔ تنزیل من رب العالمین سے آیت کی ابتدا نہ تو ترکیب الفاظ کے لحاظ سے ہوسکتی ہے اور نہ مضمون کے لحاظ سے۔ اسلئے کہ ترکیب الفاظ کے لحاظ سے تنزیل من رب العالمین انّ کی (جو انہ لقول رسول کریم مین مذکور ہے) چوتھی خبر ہے اگر ہو مبتدا محذوف مانین تو یہ خبر جملہ ہوگی ورنہ مفرد۔ اس آیت کو ما بعد کی آیت کیساتھ ترکیب الفاظ کے لحاظ سے کوئی تعلق نہین ہے اور مضمون کی " ابتدا " فلا اقسم بما تبصرون و ما لا تبصرون سے ہوئی ہے۔ چونکہ انہ لقول رسول کریم سے یہ شبہہ پیدا

ہو سکتا تھا کہ یہ کلام الہی نہین ہے اسلیے اس شبہ کے دور کرنیکے
لئے صاف لفظ مین فرما دیا گیا۔ کہ تنزیل من رب العالمین
یعنی قرآن پروردگار کے یہان سے نازل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ تفسیر
ابن کثیر اور تفسیر خازن اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے تفسیر کبیر کی عبارت یہ ہے۔

لما قال فیما تقدم انه لقول رسول کریم اتبعه
بقوله تنزیل من رب العالمین حتی یزول الاشکال
جلد ۸ صہ ۲۹۱

ترجمہ چونکہ پہلے یہ کہا گیا کہ انه لقول رسول کریم یعنی یہ قرآن
رسول کریم کا قول ہے اس سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ یہ کلام
الہی نہین ہے اسلیے) اسکے بعد یہ فرمایا کہ تنزیل من رب العالمین
یعنی یہ قرآن خدا کے یہان سے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ شبہ زائل ہو جائے۔
تفسیر کشاف صہ ۱۵۲۴ جلد ۲ اور تفسیر مدارک صہ ۱۳۰ مین اسطرح ہے۔

(تنزیل) هو تنزیل بیانا لانه قول رسول نزل علیه من
رب العالمین۔

ترجمہ وہ تنزیل ہے یہ بیان ہے اسبات کا کہ قرآن رسول کا قول اس معنی
کر ہے کہ ان پر اُتارا گیا ہے پروردگار عالم کے یہان سے۔
اب کوئی سلیم الذہن عربی دان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آیت کی ابتدا
تنزیل من رب العالمین سے ہوئی ہے؟ ہرگز ہرگز نہین بلکہ ترکیب
الفاظ اور مضمون دونون کی انتہا تنزیل من رب العالمین پر ہوئی

ہے اور و لو تقول علینا سے دوسرا مضمون شروع ہوا ہے
جیسا کہ داؤد استیناف سے ظاہر ہے۔
اور لطف تو یہ ہے کہ مولوی صاحب بعض الاقاویل سے ہذا القرآن
مراد ہونے کو اس ابتدا کا سبب ٹھہراتے ہین ماشاء اللہ کیا تبحر علمی ہے
اور کیا قرآن دانی ولنعم ما قیل ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

چھٹی بد دیانتی مولویصاحب اپنے رسالہ کے صـ ۲۳ و ۲۴ میں
آیہ کریمہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل کے متعلق لکھتے ہین "
ناظرین! قرآن مجید کے الفاظ سیاق و سیاق سے تو آپ سمجھ چکے
اب ہم آپ کو مفسرین کی بھی رائے بتاتے ہین کہ انہون نے بھی
جلدی ہی ہلاک ہونا آیت سے سمجھا ہے تفسیر کشاف سے ہم آیندہ نقل
کرینگے یہان تفسیر ابن کبیر نقل کرتے ہین۔

او قال شیئا من عندہ فنسبہ الینا ولیس کذلک لو
جعلناہ بالعقوبۃ جلد عاشر صـ ۱

ترجمہ یا کچھ اپنی طرف سے کہا اور اسکو میری طرف منسوب کیا اور حالانکہ
ایسا نہین ہے ہم اس کے عذاب کرنے مین جلدی کرتے ہین۔
اور یہ سمجھنا ان کا بطریق اشارۃ النص ہے۔ کیونکہ آیت کے الفاظ سے
تبعًا یہ بات سمجھی جاتی ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین مین کہتا ہون
کہ لو جعلناہ بالعقوبۃ لاخذناہ بالیمین ثم لقطعنا منہ

منہ الوتین کا خلاصہ ہے جلد سزا دینا آیت سے تبعاً ہمین بلکہ اصالۃً
سمجھا جاتا ہے اسلئے کہ یہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ہے جسمین مقدم تالی کو مستلزم
ہوتا ہے - آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارا رسول کچھ بھی افترا کرتا تو ہم فوراً
اوسکو ہلاک کر دیتے - اور ظاہر کلام سے یہی مقصود ہے پس جلد ہلاک
کیا جانا عبارۃ النص سے ثابت ہوا نہ کہ اشارۃ النص سے ورنہ مولویصاحب
یہ ثابت کرین کہ یہان پر عبارۃ النص سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ اور یہ بھی
ثابت کرین کہ یہ بات (جلد ہلاک ہونا) کن الفاظ سے تبعاً سمجھا جاتا ہے
ہان یہ بھی بتائین کہ ہلاکت سے کیا مراد ہے؟ اگر معمولی ہلاکت مراد ہے
تو یہ معیار صداقت نہین ہو سکتی ہے اسلئے کہ معمولی ہلاکت تو سب
ہی کیلئے ہے - اور اگر کسی خاص قسم کی ہلاکت مراد ہے تو اسکی تصریح
کر لی جاہے -

مولوی صاحب نے الفاظ سیاق وسیاق کے متعلق کچھ بھی نہین لکھا -
آیت لکھکر صرف اسکا ترجمہ کر دیا ہے - پھر یہ لکھنا انکا محض فریب نہین
تو کیا ہے؟ " ناظرین! قرآن مجید کے الفاظ سیاق وسیاق سے تو
آپ سمجھ چکے "

ساتوین بددیانتی مولویصاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۳۸ مین لکھتے
ہین " کیونکہ کچھ افترا کا جب یہ حال ہے تو بہت افترا اور کل افترا کا کیا حال
ہوگا - اور چونکہ لفظ سے یہ معنی تبعاً سمجھا جاتا ہے اسلئے کہہ سکتے ہین کہ یہ معنی

کسی معنی کا تبعاً سمجھا جانا معتبر نہیں ہے۔ بلکہ اس معنے کو نظم کلام سے

از روئے لغت کے سمجھا جانا چاہیے۔ آیت مین کوئی لفظ ایسا نہیں ہے

جس کے معنی لغت کے رو سے بہت افترا یا کل افترا ہو۔ کیا یہ صریح

بد دیانتی نہیں ہے کہ کسی فن کے اصطلاحی الفاظ کو غلط معنی مین استعمال

کر کے لوگون کو دھوکھا دیا جائے۔ مولویصاحب نور الانوار کی اس

عبارت کو پیش نظر رکھکر جواب دین۔

اما الاستدلال باشارۃ النص فهو العمل بما ثبت بنظمه

لغة لكنه غير مقصود ولا سيق له النص وليس بظاهر من كل وجه

ترجمہ استدلال اشارۃ النص کے ساتھ عمل کرنا ہے اس چیز (معنی) کے

ساتھ جو نظم کتاب سے از روئے لغت کے ثابت ہو لیکن وہ غیر مقصود ہو اور نہ اسکے

لئے کلام مسوق ہوا ہو اور نہ وہ ہر طرح سے ظاہر ہو۔

آٹھوین بددیانتی مولوی صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۳ مین لکھتے ہین کہ

اب ہی مدت ۲۳ برس ہے سوائے ناظرین با انصاف! یہ کیسی کھلی بات

ہے کہ اللہ جل شانہ نے جب آیت مین یہ فرمایا۔ کہ۔ اگر میرا نبی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر افترا کرتا اور مفتری علی اللہ

ہوتا تو ہم اسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر رگ جان کاٹ دیتے یعنی

جلد ہلاک کر دیتے۔ اور آپ جانتے ہین کہ اس معنی کی صحت حضور

پر نور کی وفات پر موقوف ہے چنانچہ جب آپ اپنی طبعی موت سے وصال

پا گئے۔ اور رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ آیت کے معنی کی صحت ثابت

ہوئی اور یہ زمانہ زمانہ نزول وحی سے ۲۳ برس کا زمانہ تھا تو ذی
عقل سلیم الفطرت کا دل اس بات پر گواہی دیگا کہ بے شک زمانہ
معیار صداقت ۲۳ ہی برس ہونا چاہیے۔ گویا یہ ۲۳ برس بطریق
اقتضاء النص ثابت ہوا۔ مولویصاحب کا یہ بیان بچند وجوہ باطل ہے
(۱) جب آیت کا مطلب یہ ہے کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے تو ۲۳ برس
کی مدت معیار صداقت نہیں ہوسکتی اسلیے کہ ۲۳ برس سے کچھ کم مدت
مثلاً ۲۳ برس اور چند مہینے کو کوئی ذی شعور جلدی نہیں کہہ سکتا۔
(۲) جن سچے نبیوں کی نبوت کا زمانہ ۲۳ برس سے کم ہے وہ حضرات
سچے بھی نہیں ثابت ہوسکتے (نعوذ باللہ منہ)
(۳) جب آیت کی معنی کی صحت حضور پر نور صلے اللہ علیہ والہ
وسلم کی وفات پر موقوف ہے تو قبل وفات آیت کے صحیح معنی معلوم نہیں
ہوسکے اور اوس سے لازم آتا ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیت کے صحیح معنے نہیں سمجھا ہو (نعوذ باللہ منہ)
(۴) بقول مولویصاحب یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کی صداقت ثابت کرنیکے لیے استدلالاً پیش کی گئی ہے اور یہ
ظاہر ہے کہ نبوت کی صداقت کا ثبوت نبی کی زندگی میں ہونا چاہیے
اور جب اسکے معنی کی صحت اونکی وفات پر موقوف ہو تو پھر آپکی زندگی
مین یہ دلیل صدق نبوت کیونکر ہوسکتی ہے؟ اور آپ نے یہود و نصاریٰ

ثابت ہوتی ہے وہ نص پر مقدم ہوتی ہی جیسا کہ نور الانوار مین لکھا ہے

اما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل النص الا بشرط تقدمہ

ترجمہ لیکن ثابت باقتضا النص وہ چیز ہو کہ نص عمل نہین کرسکے مگر اس شرط پر کہ وہ چیز نص پر مقدم ہو

اور یہ ظاہر ہے کہ زیر بحث آیت مین ۲۳ برس کی مدت کسی طرح نص پر

مقدم نہین ہوسکتی - پس یہ کہنا کہ ۲۳ برس کی مدت باقتضا النص

ثابت ہے محض غلط ہے -

ناظرین! ۲۳ برس کی مدت کا معیار صداقت ہونا تو باطل

ہوچکا اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلعم کا دعویٰ حق

کے بعد تھوڑی مدت بھی سلامت باکرامت رہنا آپ کی صداقت کے

اثبات کیلئے کافی ہے ۲۳ برس کی مدت کی ہرگز ضرورت نہین -

اب رہی یہ بات کہ زیر بحث آیت کسکے حق مین ہے؟ تمام مفسرین

کا اتفاق ہے کہ تقول کی ضمیر کا مرجع رسول ہے جو ابتدائے آیت

انہ لقول رسول کریم مین مذکور ہے - اور یہان پر رسول

سے یا جبرئیل مراد ہین یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - تفسیر بیضاوی

فتح البیان - خازن - کبیر وغیرہ مین رسول کے متعلق لکھا ہے -

ھو محمد او جبرئیل علیہما السلام ترجمہ رسول سے مراد محمد یا جبرئیل علیہ السلام ہین

اگر جبرئیل مراد لئے جائین تو یہ آیت ما منکم من احد عنہ حاجزین (؟) سے خارج ہو

جاتی ہے اور مرزا صاحب کا استدلال سرے سے ہوا ہوجاتا ہے -

اور اگر آنحضرت صلعم مراد لئے جائین جب بھی مرزا صاحب کا استدلال

غلط ہو جاتا ہے مگر مولوی صاحب تفسیر اتقان سے محمد بن کعب کا یہ قول نقل کر کے

ان الایۃ تنزل فی الرجل ثم تکون عامۃ ۔ القاء ربانی صفحہ ۱۴۵

ترجمہ بیشک آیت ایک شخص خاص کے بارہ میں نازل ہوتی ہے پھر عام ہوتی ہے

اس آیت کو آنحضرت صلعم کے ساتھ خاص نہیں کرتے ہیں بلکہ عام کرنا چاہتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اسکے عموم کو تسلیم بھی کر لیں تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ خاص نہیں رہے گی بلکہ آپ کے سوا اور رسولوں کو بھی شامل ہوگی یہ مطلب تو کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ رسول اور غیر رسول دونوں کو شامل ہوگی ۔ اور اگر اسکو بھی مان لیں کہ رسول اور غیر رسول دونوں کو شامل ہے جب بھی یہ آیت اس مفتری کے ساتھ خاص نہوگی جو مرزا صاحب کا ہیر و ہے یعنی جو " کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر ۔ یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعوی کرے کہ یہ باتیں خدائے تعالی کی طرف سے ہیں اور اُسنے مجھے الہام کیا ہے اور ان باتوں کے بارے میں میرے پر اسکی وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ کوئی وحی نازل نہیں ہوئی " صفحہ ۹۹ القاء ربانی ۔ مرزا صاحب یا مولوی صاحب کسی دوسری آیت یا صحیح حدیث یا تفسیر سے یہ ثابت نہیں کر سکے کہ یہ آیت اسی خاص قسم کے مفتری کے ساتھ خاص ہے جو مدعی نبوت بھی ہو ۔ پس مولوی صاحب ہی کے دعویٔ عموم کے رو سے یہ آیت ہر ایک الہام مفتری کو شامل

ہوگی جو تقول علی اللہ کا مصداق ہو۔ اور تقول کے معنی خود مولوی صاحب بیضاوی سے نقل کرتے ہین ؎

سمی الافتراء تقولا۔ یعنی افترا تقول کے نام سے موسوم ہے؎

پس تقول علینا کا مطلب یہ ہوا کہ افتری علینا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص افترا کرے ہم پر تو ہم اسکو فوراً ہلاک کردینگے۔ اب مولویصاحب پر لازم ہے کہ قرآن مجید مین جن جن شخصون کو مفتری کہا گیا ہے سب کا فی الفور اور جلد ہلاک ہونا ثابت کرین اگر سب مفتریون کا جلد ہلاک ہونا ثابت نہ کرسکین تو انہین مفتریون کا ثابت کرین جو مدعی نبوت ہوے ہون صالح بن طریف کی مدت نبوت مین کلام کرنے کی اب ضرورت نہ رہی اسکا اور مسیلمہ کذاب۔ اور اسود عنسی کا فی الفور ہلاک ہونا ثابت کرین مین ڈنکے چوٹ کہتا ہون کہ مولویصاحب کیا انکی جماعت کے سارے علما مع خلیفہ جی نور الدین اس بات کو ہرگز ہرگز ثابت نہین کرسکتے ہین۔ اس تقریر سے آفتاب نیمروز کے طرح یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ آیت عام نہین ہوسکتی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے یا سچے رسولون کے ساتھ۔

اور یہ کہنا کہ ؎ دنیا مین صدہا دو مرے لوگ وہی گناہ کرین تو خدا کو خبر بھی نہو۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا گناہ خدانخواستہ کرین تو ہلاک کردے جائین ؎ القادر ربانی صفحہ ۱۲۳ حاشیہ اعجاب اور

خدا کے بزرگ کی شان مین گستاخانہ کلام ہے اللہ تعالےٰ کو سب کی
خبر ہے اور خوب خبر ہے اور اسنے اپنی مقدس کتاب مین جو جوامع الکلم ہے
ایسے مفتری لوگوں کی سزا صاف لفظون مین بیان کردی ہے۔ قال اللہ تعا
ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحی الی
ولم يوح اليه شیء ومن قال سانزل مثل ما انزل الله
ولو ترى اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائكة باسطو
ایدیهم اخرجوا انفسكم- اليوم تجزون عذاب الهون
بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اياته تستكبرون
ترجمہ اس سے بڑھکر کون ظالم ہوسکتا ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا یہ
کہا کہ مجھپر وحی آئی ہے حالانکہ اسپر کوئی وحی نہین آئی یا کوئی اپنے کمال کے
غرہ پر یہ کہے کہ جیسی کتاب رسول پر اتری ہے ہم بھی ایسی کتاب بنا سکتے ہین
(اپنی زندگی مین جو چاہین کہتے رہین) اے مخاطب اگر تو ان ظالمون کا حال
مرتے وقت دیکھے کہ موت کی کیسی سختی ان پر ہوگی اور فرشتے انکی طرف ہاتھ
بڑھاتے ہونگے اور یہ کہتے ہونگے کہ اپنی جانون کو نکالو (ابتک تو تم نے
چین کیا یا جسطرح رہے) مگر آج وہ دن ہے کہ تمہارے جھوٹ کی سزا مین
تمہین ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ تم وہی ہو کہ خدا کی نشانیون کو حقیر
سمجھتے تھے اور اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے تھے۔
اس آیت کے متعلق علامہ ابواحمد رحمانی نے فیصلہ آسمانی مین صفحہ ۵۰
[illegible]

اللہ تعالیٰ نے مشرکون کو۔ اہل کتاب کو۔ الہام ووحی کا جھوٹا
دعوے کرنیوالون کو۔ کلام الٰہی کے نہ ماننے والون کو۔ سب کو
ایک طرح ظالمون مین شمار کر کے ان کی حالت بیان کی ہے

مولوی صاحب اسکے جواب مین چند باتین پیش کرتے ہین۔

(ا) اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ مسیلمہ۔ اسود
عنسی۔ سجاج اور ایسی ہی لوگون کے حق مین وارد ہوئی ہے ص ۱۲۰
اسکا جواب یہ ہے کہ مولویصاحب اتقان سے یہ قاعدہ نقل کرتے
ہین جیساکہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے کہ "

ان الآیہ تنزل فی الرجل ثم تکون عامہ ص ۱۴۵

ترجمہ بیشک آیت ایک شخص خاص کے بارہ مین نازل ہوتی ہے پھر عام ہوتی ہے۔
پھر اس آیت یا دوسری پیش کردہ آیتون کے جواب مین کس منہ
سے شان نزول پیش کرتے ہین؟ کیا اتقان مین یہ بھی لکھا ہے کہ یہ
قاعدہ صرف آیۃ کریمہ لو تقول علینا الآیہ کے عموم ثابت کرنیکے
لئے بنایا گیا ہے اور آیتون کے لئے نہین ہے علاوہ اسکے اس آیۃ
کے متعلق فتح البیان سے خود ہی نقل کرتے ہین۔

قال اهل العلم قد دخل فی حکم هذه الآیہ کل
من افتری علی اللہ کذبا فی ذلک الزمان و بعدہ
لانہ لا یمنع خصوص السبب من عموم الحکم ص ۱۲۱ القادیانی

جو خدا پر جھوٹ افترا کرتے ہین اس زمانہ مین اور بعد اسکے سب داخل ہین

اسلئے کہ خصوص سبب عموم حکم کو منع نہین کرتا "

پھر تفسیر بیضاوی اور جلالین سے شان نزول نقل کرنیکا بجز رسالہ بڑھانے

کے سوا اور کیا فائدہ ہے ۔ یہ کہنا بھی صحیح نہین ہے کہ " یہ آیت مسیلمہ ۔

اسود عنسی ۔ سجاج اور ایسے ہی لوگون کے حق مین وارد ہوئی ہے "

اسلئے کہ مسیلمہ وغیرہ کے ایسے وہی لوگ کہلا سکتے ہین جو جھوٹے مدعیان

نبوت ہون حالانکہ اس آیت کے شان نزول مین ان لوگونکو بھی لکھا

ہے جو اپنی طرف سے شرعی احکام بنایا کرتے ہین ۔ گو مدعی نبوت نہون

بیضاوی مین مسیلمہ اسود عنسی کی مثال دینے کے بعد یہ بھی لکھا ہے ۔

او اختلق احکاما کعمرو بن لحی و متابعیہ

ترجمہ یا بنائے احکام جیسے عمرو بن لحی اور اسکے متابعت کرنیوالے "

پھر آگے چلکر " بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق " کے متعلق لکھا ہے "

کادعاء الولد والشریک لہ ودعوی النبوۃ والوحی کاذبا

ترجمہ یعنی خدا پر غیر حق کہنے والے وہ سب لوگ ہین جو خدا کے لئے

بیٹا یا شریک ٹھہرائین یا جھوٹی نبوت و وحی کا دعوے کرین "

چونکہ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نصاری مشرکین جھوٹے

مدعیان نبوت ۔ اپنے جی سے شرعی احکام بنانیوالے سب کی سزا ایک سان

بیان کی گئی ہے ۔ اور اس سے مرزا صاحب کا دعوے اس خاص

قسم کے مفتری کے بارہ مین جو انکا ہیرو ہے خاک مین ملجاتا ہے ۔

اسلئے مولویصاحب نے اس عبارت کو نظرانداز کر دیا - یہ ہے مولویصاحب کی دیانتداری -

(۳) اور میرے ناظرین جب اچھی طرح واقف ہو چکے ہین کہ آیت کے شان نزول والے کسقدر جلد ہلاک ہوئے تو ہمکو اس معاملہ مین زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین " صا ۱۲۱ -

اسکا جواب یہ ہے کہ مولویصاحب کے ناظرین شاید واقف ہوئے ہون یا مولویصاحب کا چہرہ دیکھکر واقف ہوجانیکا اقرار کرلین مگر مولوی صاحب کی کتاب کے ناظرین ہرگز واقف نہین ہوئے ہین اسلئے کہ مولویصاحب نے اپنے رسالہ مین کہین یہ ثابت نہین کیا ہے کہ جسطرح کا جلد ہلاک ہونا آیت کا مدلول ہے اسی طرح پر مسیلمہ اسود عنسی - عمرو بن لحمی وغیرہ کی ہلاکت ہوئی -

(۴) اور اگر مان لین کہ تمام قسم کے مفتریون کو شامل ہے تو جو دعوٰے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس خاص قسم کا مفتری جلد ہلاک ہو جاتا ہے اسکے خلاف کون لفظ ہے " صا ۱۲۱ -

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت مین نزول وحی کے جھوٹے مدعیون اور دیگر اقسام کے مفتریون سب کی سزا یکسان بیان کی گئی ہے اور چونکہ جلد ہلاک ہونا دیگر اقسام کے مفتریون کی سزا نہ تو قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے اور نہ وقعات و مشاہدات سے اسلئے یہ سزا (جلد ہلاک ہونا) جھوٹے مدعیان وحی کی بھی نہین ہوسکتی ہے

بلکہ ایک دوسری آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مفتریونکو دنیا مین مہلت دیجاتی ہے۔ قال اللہ تعالےٰ۔

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع قلیل ولھم عذاب الیم سورہ نحل پارہ ۱۴ رکوع ۲۱

ترجمہ بیشک جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہین فلاح نہین پاتے ہین (ان کیلئے) تھوڑا سا (دنیاوی) فائدہ ہے انکے لئے دردناک عذاب ہے (آخرۃ مین)

(۴) پھر آیت مین کونسا لفظ ہے جس کے یہ معنی ہین کہ اسکے قبل وہ عذاب مین مبتلا نہین ہوئے" صہ ۱۲۱۔

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک آیت مین ایسا لفظ موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے قبل عذاب نہین ہوا۔ لفظ تو بہت صاف ہے مگر بحکم "علی ابصارھم غشاوۃ" اگر کسیکو معلوم نہو تو دوسرے پر کیا الزام ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

تعجب تو یہ ہے کہ الیوم تجزون کو خود نقل بھی کرتے ہین اور اتنا نہین سمجھتے ہین کہ اس جملہ مین مفعول فعل پر مقدم ہے اور مفعول کا فعل پر مقدم ہونا تخصیص پر دلالت کرتا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ اسکے قبل عذاب نہین ہوا کیا عربی کی مختصرات مین یہ نظر سے نہین گذرا ہے کہ یوم الجمعۃ صمیت سے تخصیص سمجھی جاتی ہے"

اب ناظرین انصاف کرین کہ کسکی علمی کوتاہی ثابت ہوئی - علامہ ممدوح کی یا خود مولویصاحب کی ؟

اب مین مذکورہ بالا آیت کے متعلق تفسیر فتح العزیز مصنفہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے چند اقتباسات ذیل مین درج کرتا ہون جس سے آیت کے صحیح مطلب سمجھنے مین ناظرین کو سہولت ہوگی اور مولویصاحب کے غلط بیانات کی قلعی بھی کھل جائیگی - شاہ صاحب فرماتے ہین -

(۱) ولو تقول علینا - یعنی اگر بفرض محال بربستہ بگوید آن رسول بر ما بقوت فصاحت و بلاغت خود بعض الاقاویل یعنی بعضے از سخنان کہ ابعاض آیات باشند زیرا کہ اگر جمیع اقاویل را یا آیات تامہ طویلہ را بر می بست او را در آنقدر فصحا و بلغا معارضہ کردہ خفیف و ملزم می ساختند لاخذنا منہ بالیمین یعنی البتہ فے الفور او را ہلاک کنیم باین طریقہ کہ بگیرم از وے دست راست او را ثم لقطعنا منہ الوتین یعنی باز ببریم بشمشیر بر رگ دل او را کہ حیات او بہمان رگ است و او را فرصت ندہم - و این طریق تصویر حال واجب القتلے است کہ بادشاہان بحضور خود او را بسیاست میرسانند و جلاد را حکم میفرمایند کہ او را بکشد -

(۲) درین جا سوالے ست صعب و آن آنست کہ اگر این

شرط وجزا درست باشد وملازمت بین المقدم والتالی کلیۃ

صادق باشد لازم آید کہ ہیچکس بعد از افتراء بر خدا زندہ نماند

حالانکہ مفتریان بسیار مثل مسیلمہ کذاب اسود عنسی و

دیگر متنبیان گذشتہ اند کہ طومار طومار افتراآت بر خدا

بستہ اند وہرگز این مواخذہ بر آنہا جاری نشدہ۔

جوابش آنست کہ ضمیر تقول راجع بر رسول است نہ بہر

فرد انسانی واگر بالفرض المحال رسول افترا نماید او را این

عقوبت عاجلہ لازم الوقوع است زیرا کہ تصدیق او بمعجزات

واقع شدہ است پس او را اگر تعجیل در عقوبت نکنند تلبیسے لازم

آید کہ لا یمکن دفعہ و آن منافی حکمت است

بخلاف غیر رسول کہ بدون تصدیق معجزہ کلام او خرافاتے

بیش نیست و اصلا جائے التباس و اشتباہ نے آرے

او را تصدیق بمعجزہ از محالات است انتہی۔

(۲۲) بالجملہ اگر رسول مصدق بالمعجزات این قسم

افترا نماید البتہ باین عقوبت گرفتار شود انتہی۔

(ترجمہ)

ولو تقول علینا۔ یعنی اگر بفرض محال وہ رسول اپنی فصاحت

وبلاغت کی قوت سے ہم پر افترا کرے۔ بعض الاقاویل یعنی

بعض باتیں جو آیات کے ٹکڑے ہوں (بعض باتیں) اسلئے کہا کہ اگر

کل باتیں یا چند پوری اور طویل آیتیں افترا کرتا تو اسقدر ہین فصحا

بلغا معارضہ کر کے اسکو خفیف اور ملزم کر دیتے لاخذنا منه بالیمین یعنی

البتہ فی الفور ہم اسکو ہلاک کر دیتے اس طریقہ پر کہ اوسکا داہنا ہاتھ پکڑتے۔

ثم لقطعنا منه الوتین۔ یعنی پھر کاٹ دیتے توڑ دیتے اسکے دل کی

رگ کو اسلیے کہ اسی رگ سے زندگی ہے اور اسکو فرصت نہ دیتے۔ اور طریقہ

اس واجب القتل کے حال کی تصویر ہے جسکو سلاطین اپنے سامنے سزا دیتے

ہین اور جلاد کو حکم کرتے ہین کہ اسکو مار ڈالے۔

(۲) یہان پر ایک سخت سوال ہے کہ اگر یہ شرط و جزا درست ہے اور

مقدم و تالی کے درمیان ملازمت پوری طرح سے صادق ہے تو لازم آتا

ہے کہ کوئی شخص خدا پر افترا کرنے کے بعد زندہ نہ رہے حالانکہ بہت سے

مفتری مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور دوسرے جھوٹے مدعیان

نبوت گذرے ہین جنہون نے دفتر کا دفتر خدا پر افترا کیا ہے اور یہ مواخذہ اُن پر

جاری نہین ہوا۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تقول کی ضمیر (سچے) رسول کی طرف راجع ہے

ہر فرد انسان کی طرف نہین ہے یعنی اگر بفرض محال (سچا) رسول افترا

کرے تو اوسکے لئے اس جلد سزا کا واقع ہونا لازمی ہے اسلیے کہ اسکی

تصدیق معجزات سے ہو چکی ہے۔ اگر اسکی سزا اس جلدی نکرین تو ایسا

شبہ لازم آئیگا جسکا دور کرنا ناممکن ہے اور یہ بات حکمت کے منافی ہے

بخلاف غیر رسول کے (یعنی اگر جھوٹا رسول افترا کرے تو اوسکے لئے یہ

سزا نہین ہے اسلئے کہ اسکی تصدیق معجزہ سے نہین ہوئی ہے) اور بغیر تصدیق

معجزہ کے اس کا کلام محض خرافات سے زیادہ وقعت نہین رکھتا اور

اوس کے کلام (کے افترا ہونے) مین کوئی شبہ نہین ہو سکتا۔

ہان اسکی تصدیق معجزہ سے محال ہے۔

(۳) حاصل کلام یہ ہے کہ جس رسول کی تصدیق معجزات سے ہو چکی ہے

(سچا رسول) اگر اس قسم کا افترا کرے (بعض باتین اپنی طرف سے بنا کر

اسکو خدا کا کلام کہے) تو البتہ اس سزا مین گرفتار ہو گا یعنی فی الفور ہلاک ہوگا

مذکورہ بالا اقتباسات سے مفصلہ ذیل باتین ثابت ہوتی ہین۔

(۱) بعض الاقاویل سے بعض باتین مراد ہین کل اقاویل

یا آیات تامہ طویلہ مراد نہین۔

(۲) یہ آیت سچے رسول کے بارے مین ہے جھوٹے مدعیان نبوت

اس مین داخل نہین ہین۔

(۳) سچا رسول اگر کچھ بھی افترا کرے تو فوراً ہلاک ہو اسکو کچھ بھی مہلت

نہین مل سکتی۔

(۴) جھوٹے مدعیان نبوت کے کلام سے سلسلہ نبوت و رسالہ مین

کوئی اشتباہ نہین واقع ہو سکتا ہے۔ اور ان امور کے ثابت ہونے سے

مولویصاحب کا یہ کہنا کہ بعض الاقاویل سے ھذا القرآن مراد ہے اور

یہ آیت سچے اور جھوٹے دونون قسم کے رسولون کو شامل ہے اور آیت

کے معنی کی صحت کیلئے ۲۳ برس کی مدت معیار ہے اور جھوٹے رسول کے

کلام سے سلسلہ رسالت و نبوت مشتبہ ہو جاتا ہے۔ محض لغو اور
باطل ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

نوین بددیانتی علامہ ممدوح نے آیۃ کریمہ یصبکم بعض
الذی یعدکم؛ کے متعلق چند توجیہین لکھی ہین منجملہ
اون کے ایک یہ ہے کہ یہان پر بعض کو بمعنی کل لینا چاہیے۔
کیونکہ بعض بمعنی کل بھی آیا ہے مولویصاحب علامہ ممدوح کے اس
قول کو غلط ثابت کرنے کے لئے اپنے رسالہ کے صہ ۹۰ مین بیضاوی
کا یہ قول نقل کرتے ہین؛

تفسیر البعض بالکل کقول لبید - مردود

یعنی تفسیر بعض کا کل کے ساتھ جیسا کہ قول لبید مین ہے مردود ہے؛
اور تفسیر فتح البیان مین علامہ ممدوح کے قول کی مطابق اس آیت کے
متعلق جو یہ لکھا ہے۔

والبعض قد یستعمل فی لغۃ العرب بمعنے الکل۔

اور بعض کبھی لغت عرب مین کل کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے؛
اسکا یہان پر ذکر تک نہین کرتے اور اپنی کمال تقوے شعاری اور
دیانتداری سے صاحب فتح البیان کے اس قول کو بعض الاقاویل
کے تحت مین ذکر کرتے ہین اور بعض بمعنی کل لیتے ہین۔ مین کہتا ہون
کہ مولویصاحب فتح البیان والے کے اس قول (والبعض قد یستعمل
فی لغۃ العرب بمعنی الکل) کو صحیح مانتے ہین یا نہین بر تقدیر

اول علامہ ممدوح کے قول کو تسلیم کر لینا ہے اور بیضاوی کا قول
پیش کرنا محض لغو ہے اور بر تقدیر ثانی بعض الاقاویل کے تحت مین
اسکا ذکر کرنا غلط ہے بلکہ صریح فریب ہی ہے - علاوہ اسکے بیضاوی
کی عبارت کے مطلب سمجھنے مین بھی مولویصاحب نے اپنی خوش فہمی کا
ثبوت دیا ہے - اسلئے کہ بیضاوی کے قول کا صحیح مطلب یہ ہی کہ
لبید کے اس قول " اویر تبسط بعض النفوس حمامھا "
کی مثال دیکر بعض کو بمعنی کل لینا مردود ہے اسلئے کہ لبید نے یہانپر
بعض کو بمعنی کل نہین لیا ہے بلکہ بعض سے اپنی ذات مراد لی ہی
بیضاوی کا ہرگز یہ مطلب نہین ہے کہ بعض کا استعمال بمعنی کل صحیح
نہین ہے - مولویصاحب اپنی ہی اس فصیح اُردو عبارت پر ذرا
غور کرین " تفسیر بیضاوی تو لبید کے حوالہ سے بعض کے معنی کل کے
جو بعضون نے لکھے ہین اسکو مردد کہا ہے " اور یہ بھی بتا ئین کہ
تفسیر بعض کا - کہان کی زبان ہے ؟ افسوس ہے کہ مخالفت حق کے
وجہ سے مولویصاحب کی قوت ممیزہ ایسی سلب ہو گئی ہے کہ معمولی
الفاظ کی تذکیر و تانیث بھی ان کے سمجھ مین نہین آتی ہے -

دسوین بددیانتی مذکورہ بالا آیت کی دوسری توجیہ یہ ہی
کہ وعیدین دو قسم کی ہوتی ہین -

(۱) دنیاوی عذاب کی -

(۲) آخروی عذاب کی - اس آیت مین اور اسکے مثل دوسری

آیتون مین جو آنحضرت صلعم کے بارے مین وارد ہین بعض الذی

یعد کم سے دنیاوی عذاب مراد ہے اور ظاہر ہے کہ دنیاوی

عذاب بعض وعید ہے علامہ ممدوح نے اس توجیہ کو تنزیہ بانی مین

بیان کیا ہے - اور بیضاوی مین بھی یہ توجیہ موجود ہے اس توجیہ

پر نہ تو کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے اور نہ مرزا صاحب متوفی کا

استدلال قایم رہسکتا ہے - اسکا جواب تو درکنار مولویصاحب نے

اسکا ذکر تک نہین کیا - مولویصاحب بیضاوی سے اسکے ماقبل

اور مابعد کی عبارتین نقل کرتے ہین - اور درمیان کی عبارت چھوڑ

دیتے ہین - بیضاوی مین ان دونون قولون کے درمیان جن کو

مولویصاحب نے نقل کیا ہے یہ عبارت موجود ہے -

او یصبکم ما یعد کم من عذاب الدنیا و ~~ھو~~ بعض

المواعید -

ترجمہ رسول جو کچھ دنیاوی عذاب کا تم سے وعدہ کرتے ہین

وہ تم پر ضرور پہونچے گا اور دنیاوی عذاب بعض مواعید ہے "

یہ ہین مولوی صاحب کی ایمانداری اور دیانتداری کے دس نمونے

تلک عشرۃ کاملۃ -

اب مولویصاحب کی اُردو دانی اور صریح صریح کذب بیانی ملاحظہ ہو

(مولویصاحب کی اُردو دانی) مولویصاحب اپنے رسالہ مین جا بجا

علامہ ممدوح کی اُردو دانی پر مُنہ آئے ہین مگر خود انکی اور ان کے پیر

ومرشد مرزا صاحب متوفی کی اُردو دانی اسی ایک جملہ سے

ظاہر ہوتی ہے جو مولویصاحب کے رسالہ کے صـ۲۱ مین ہے۔

مرزا صاحب پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ کا ذکر کر کے اپنی نسبت

لکھتے ہین "لیکن لعد اسکے ان کو میری نسبت بکثرت واتیتین

پہنچ گیئین کہ اس شخص کی قلم۔ عربی نویسی مین دریا کی طرح

چل رہی ہے" مذکر کو مونث سمجھنا اولٹی سمجھ نہین ہے تو کیا ہے

اُردو خوان بچے بھی جانتے ہین کہ قلم مذکر ہے مگر پنجابی سلطان القلم

اسکو مونث بتاتے ہین۔ اور ان کے ایک بنگالی ایڈوکیٹ

نہایت ہی دلیری سے اسکو نقل کرتے ہین اور لطف یہ ہے کہ

ایسے شخص کی اُردو دانی پر حملہ کرتے ہین جو اُردو کی دار السلطنت

کے قریب کا رہنے والا ہے اور اہل زبان ہونے کا دعوے کر سکتا ہے

مولویصاحب ذرا دیوان ذوق اُٹھا کر دیکھین ردیف الالف مین

پہلا شعر یہ ہے۔ ؎

ہو احمد خدا مین نہ ل جو مصروف رقم میرا الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

نہین معلوم یہ ٹھوکر کسکو لگی ہے؟ مولوی صاحب کو یا مرزا

صاحب کو۔

مولویصاحب اپنے رسالہ کے صـ۱۴۳ مین لکھتے ہین۔ مگر ناظرین

یہ ٹھوکر بوجہ نہین غور کرنے لفظ تقول اور اقاویل کی حاصل ہوئی ہے

ہمارے ناظرین ذرا مولویصاحب سے دریافت کیجیے کہ

ٹھوکر حاصل ہوئی کہان کا محاورہ ہے؟ دہلی کا یا لکھنؤ کا؟ گورداسپور کا
یا بھاگلپور کا۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔

مولویصاحب شکایت کرتے ہین کہ علامہ ابو احمد رحمانی نے مرزا
صاحب کی عربی عبارتون مین صرفی۔ نحوی۔ اور فصاحتؔ بلاغت
کی رو سے دو چار غلطیان بھی نہین دکھائین جواباً گزارش ہے کہ آپ
گھبرائیے نہین عنقریب ایسے رسالے شائع ہونگے جنمین مرزا صاحب کی
عربی دانی۔ فارسی دانی۔ اُردو دانی۔ کی قلعی کھولی جائیگی اور ان
کے علمی مبلغ پر پوری روشنی ڈالی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ ہ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیون۔
آگے آگے دیکھہ تو ہوتا ہے کیا۔

(مولویصاحب کا سفید جھوٹ) مولویصاحب اپنے رسالہ کے صـــ ۲۲
مین احمد بیگ کی موت والی پیشنگوئی کی نسبت لکھتے ہین۔ اور شیخ
بٹالوی ایسا معاند بھی مان گیا کہ پوری ہوئی چنانچہ اسنے پرچہ
اشاعۃ السنہ مین لکھا ہے کہ اگرچہ یہ پیشنگوئی پوری ہوگئی مگر یہ الہام
سے نہین بلکہ علم رمل یا نجوم وغیرہ کے ذریعہ سے کی گئی"
حالانکہ یہ محض جھوٹ ہی شیخ ممدوح نے تو اس پیشنگوئی پر پچاسی ۸۵
سوالات جرح کرکے اسکو مجروح اور نیم لسمل بلکہ مردہ کردیا ہے۔ اور ہرگز
ہرگز انہون نے اس پیشنگوئی کے پوری ہونے کو نہین مانا ہے
چنانچہ وہ لکھتے ہین " نمبر ۲ مین جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ

کے پورے ہونے کا صاحب اشاعۃ السنہ نے اعتراف کرلیا ہے
یہ بھی سفید جھوٹ ہے اور دروغ گویم بروئے تو کا مصداق۔ کادیانی
سچا ہے تو بتاوے کہ صاحب اشاعۃ السنہ کا اعتراف کس صفحہ مین
مرقوم ہے اشاعۃ السنہ صفحہ ۳۹ جلد ۱۵ -
نمبر ۲ مین تو اسکے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے "دیکھو اشاعۃ
السنہ نمبر ۶ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۱ -
چونکہ مرزا صاحب تصحیح نقل نہین کر سکے اور ان کا جھوٹ دنیا پر ظاہر
ہو چکا تھا اسلیے مولویصاحب نے اشاعۃ السنہ کی جلد - نمبر صفحہ کا
پتہ نہین دیا - اگر مولویصاحب اپنے کو اور نیز مرزا صاحب کو سچا ثابت
کرنا چاہتے ہین تو اشاعۃ السنہ کی جلد - نمبر صفحہ کا پتہ بتا دین
ورنہ مرزا صاحب کو اذا حدث کذب کا مصداق سمجھین اور
اپنی نسبت اس حدیث پر غور کرین -

کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع -

انسان کے جھوٹے ہونیکے لیے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے (بلا تحقیق) بکو بیان کرے -

(مولویصاحب کا سیاہ جھوٹ) مولویصاحب صفحہ مذکورہ مین علامہ ممدوح
کی نسبت لکھتے ہین " نکاح والی پیشنگولی کو صرف عظیم الشان
نشان کہتے ہین ناظرین کو دھوکا دیا ہے "
مین کہتا ہون کہ مولویصاحب کا یہ کہنا محض جھوٹ ہے ہرگز ہرگز علامہ
ممدوح نے نکاح والی پیشنگولی کو صرف عظیم الشان نشان نہین

کہاہے بلکہ اُنہون نے بہت ہی عظیم الشان نشان کہا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اس قول "وہ پیشینگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے" کے متعلق یہ لکھا ہے "کہ اُردو کے محاورہ مین معمولی عظمت کی شے کو عظیم الشان نہین کہتے بلکہ اسکے لئے بڑی عظمت کا ہونا ضرور ہے۔

آب اس بڑی عظمت مین تین درجے ہو سکتے ہین اسکے ادنیٰ درجے کو عظیم الشان کہین گے۔ متوسط درجے کو بہت عظیم الشان کہین گے اور سب سے اول درجہ کو بہت ہی عظیم الشان کہین گے۔ مرزا صاحب نے اس نشان کے لئے یہی لفظ لکھا ہے" دیکھو فیصلہ آسمانی حصہ دوم ص۸۔ مولویصاحب نے مرزا صاحب کا اپنی چھ پیشینگویون کو عظیم الشان نشان کہنا ثابت کیا ہے مگر یہ ثابت نہ کر سکے کہ مرزا صاحب نے نکاح والی پیشینگوئی کے سوا اور کسی پیشینگوئی کو بھی بہت ہی عظیم الشان نشان کہا ہے۔ پھر علامہ ممدوح پر دھوکا دینے کا الزام لگانا جھوٹ نہین ہے تو کیا ہے؟ یہ ہے مولویصاحب کے سیاہ جھوٹے مین ایک دوسرا سیاہ جھوٹ۔

(مولویصاحب کے تحقیق کے رو سے مرزا صاحب کا جھوٹ) مولویصاحب اپنے رسالہ کے ص۳۳ مین لکھتے ہین "ابو احمد صاحب کا یہ لکھنا کہ اولاد کا کفو باپ کے لحاظ سے ہوتا ہے نکاح ہونے پر مرزا صاحب کا لڑکا غیر کفو مین ہو گیا اور محمدی بیگم کی لڑکی غیر کفو مین آئی بالکل جھوٹ

اور افترا ہے ہر گز اسلامی تحقیق یہ نہین ہے - ہان باپ کے لحاظ

سے بھی ہے مگر صرف یہی نہین ہے -

پھر فتاوے اور مختار اور ہدایہ سے یہ دکھلاتے ہین کہ عجم مین - جہتہ

اسلام - دین - مال - حرفے - پیشے - وغیرہ مین بھی کفو کا اعتبار

کیا جاتا ہے - مین کہتا ہون کہ باپ کے لحاظ سے کفو کا ہونا ماننا علاوہ

ممدوح پر کذب و افترا کا الزام لگانا صریح فریب دہی ہے یا سمجھ

کی کوتاہی اور کفو مین جہتہ اسلام وغیرہ کے معتبر ہونیکو پیش

کرنا مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنا ہے - اسلئے کہ مرزا صاحب

لکھتے ہین "لوٹانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکی غیر کفو مین چلی گئی ہے

یعنی اسکا نکاح غیر کفو مین ہوا ہے اب لوٹ کر کفو مین آئے گی یعنی

میرے نکاح مین مین اسکا کفو ہون " اب مولویصاحب بتلائین کہ

اسلامی تحقیق کی رو سے سلطان محمد اس لڑکی کا کفو ہے یا نہین

اگر ہے اور ضرور ہے تو مرزا صاحب اس قول مین جھوٹے ہوے

یا نہین ؟ کہ اس کا نکاح غیر کفو مین ہوا ہے -

الحمد للہ کہ مولویصاحب کی تحقیق کے رو سے بھی مرزا صاحب جھوٹے

ثابت ہوے - وھو المطلوب -

(مولویصاحب کی ناکامی) مولویصاحب نے پیشینگوئیون اور الہام

و وحی کے بارہ مین پانچ منہاج نبوت قایم کیے ہین - انکے ثبوت

مین جس کید و دجل سے کام لیا ہے اور جسطرح کی ردائیون سے

انشاء اللہ کان کیا ہے اگی پوری حقیقت تو انشاء اللہ تعالی جواب رسالہ میں کھولی

جائیگی اسوقت ہم صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان پانچوں منہاج

نبوت میں سے کسی سے بھی یہ ثابت ہوا کہ کسی نبی نے اپنی کسی پیشنگوئی کو اپنی

صداقت کا بہت ہی عظیم الشان نشان قرار دیا ہو اور لوگوں کو اسکے پورے

ہونیکا انتظار کرنیکو کہا ہو۔ اور پھر کسیوجہ سے وہ پیشنگوئی پوری نہین ہوئی ہو

یا یہ ثابت ہوا۔ کہ کسی نبی نے اسطرح پیشنگوئی کی ہو کہ فلان شخص اتنی

مدت مین مرجائیگا اور جب وہ شخص اس مدت مین نمرا تو یہ کہا۔ کہ اسکا میری

حیات مین مرنا ضروری اگر میری حیات مین نمرے تو مین جھوٹا ہوں ہر ایک

بدے بدتر ہوں مین اسکو اپنے صدق و کذب کا معیار مقرر کرتا ہوں مین جو

جبتک اپنے رب سے خبر نہین پائی اسبات کو نہین کہا یقینا سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ

ہے۔ وہی خدا جسکی باتین نہین ٹلتین۔ پھر ایسی موکد پیشنگوئی کو خدای بزرگ نے

کسیوجہ سے پوری نہین کی ہو مین بآواز بلند کہتا ہوں کہ مولویصاحب نے ۱۶۰ صفحے

سیاہ کر ڈالے ہین۔ مگر اس مضمون کو قرآن مجید اور صحیح حدیث ثابت کرنا تو تقریبا

محال ہی کسی بزرگ کے قول سے بھی ثابت نکر سکے اور انشاء اللہ تعالے مولوصاحب

یا انکی جماعت کا انسے کوئی بڑے عالم بھی قیامت تک ثابت نکر سکین گے

ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

اور جبتک اس مضمون کو ثابت نکرینگے مرزا صاحب صادق نہین سمجھے جا سکتے

بلکہ اپنے اقرار سے جھوٹے اور ہر ایک بد سے بدتر کہلانیکے مستحق رہین گے۔

المرء یوخذ باقرارہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔

ناظرین! آنحضرات نے ہمارے مذکورہ بالا بیانات سے یہ اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ مولویصاحب کا رسالہ بد دیانتیوں دروغگوئیوں کا اچھا خاصہ مجموعہ ہے۔ اب مین یہ دکھلاتا ہون کہ مولوی صاحب فیصلہ آسمانی کی اصل باتون کا جواب کچھ بھی نہین دیسکتے اور جو کچھ اُنہون نے لکھا ہے غلط اور محض غلط ہے سنئے! اور ذرا توجہ کے ساتھ سنئے۔!

اس زیر بحث پیشنگوئی مین تین باتین زیادہ تر قابل توجہ ہین۔

(۱) احمد بیگ کا تاریخ نکاح سے تین سال کے اندر مرنا۔

(۲) داماد احمد بیگ کا تاریخ نکاح سے ڈھائی سال کے اندر مرنا۔

(۳) محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے نکاح مین آنا۔

(۱) احمد بیگ نکاح کے چوتھے مہینہ مین مرگیا۔ مرزا صاحب اور اونکے متبعین کہتے ہین کہ احمد بیگ کی موت پیشنگوئی کے مطابق واقع ہوئی علامہ مولف فیصلہ آسمانی نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ " اُردو کی محاورہ کے موافق اگر احمد بیگ دو سال کے بعد تین سال کے اندر مرتا ہو وقت یہ کہنا صحیح ہوسکتا تھا کہ پیشنگوئی کے مطابق اسکی موت ہوئی اور جب دو چار یا چھ مہینہ مین مرگیا تو کوئی فہمیدہ محاورہ دان منصف مزاج نہین کہہ سکتا کہ پیشنگوئی کے مطابق مرا۔ مولوی صاحب نے اس اعتراض کا کوئی جواب نہین دیا صرف یہ کہکر ٹالدیا " کہ آپ کے بیان کے مطابق تو اگر ایکسال بھی کہا جاتا تو بھی پیشنگوئی کے مطابق موت نہین ہوئی۔ کیونکہ آپکے محاورہ مین دو چار یا چھ ماہ کی پیشنگوئی صحیح نہوگی جبتک

یہ نہ کہا جائے کہ چار مہینے چھ مہینے یا دس مہینے کے اندر مرجائیگا۔ آپ ناحق ایکسال کو صحیح قرار دیتے ہین "مین کہتا ہون اولاً مولویصاحب کا یہ کہنا محض جھوٹ ہی کہ "آپکے محاورہ مین دو چار یا چھ ماہ کی پیشینگوئی صحیح نہوگی جبتک یہ نہ کہا جا کہ چار مہینے چھ مہینے یا دس مہینے کے اندر مرجائیگا" اسلئے کہ علامہ ممدوح نے کہین ایسا نہین کہا ہے مولویصاحب اگر سچے ہین تو تصحیح نقل کرین ثانیاً مجرد اس کہدینے سے کہ ایکسال کو صحیح قرار دینے سے تین سال کا کہنا صحیح ہوگیا اعتراض کا جواب کیونکر ہوا۔

افسوس ہی کہ مولویصاحب نے یہ نہین سمجھا کہ اعتراض محاورہ کی لحاظ سے ہی لفظی معنی کے لحاظ سے نہین ہی۔ اسکا تحقیقی جواب تو یہ تھا کہ کسی اہل زبان کے کلام سے اعتراض کا غلط ہونا ثابت کرتے مگر ایسا نہین کرسکے۔ علاوہ اسکے ایک متوسط ذہن کا آدمی بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہی کہ مذکورہ بالا پیشینگوئی مین مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کی موت کی میعاد ڈھائی برس اور احمد بیگ کی موت کی میعاد تین برس مقرر کی ہی۔ ڈھائی سال اور تین سال کا فرق یہ ثابت کررہا ہی کہ داماد احمد بیگ کی موت پہلے ہوگی اور احمد بیگ کی موت اوسکے بعد۔ مگر واقعہ اسکے خلاف ہوا کہ احمد بیگ پہلے مرگیا اور اوسکا داماد ہنوز زندہ ہی اب کون شخص کہہ سکتا ہی کہ احمد بیگ کی موت پیشینگوئی کے مطابق واقع ہوئی۔ الامن سفہ نفسہ۔

ہان یہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پچاسی سوالات جرح کا مولویصاحب نے بھی اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہی مگر یہ نہین بتایا کہ

مرزا صاحب نے یا ان کے متبعین مین سے کسی نے انکے جوابات بھی دیے ہین - پھر بغیر جوابات ان کے احمد بیگ کی موت کو پیشنگوئی کے مطابق کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے -

(۲) جب ڈھائی برس کی مدت ختم ہو گئی اور داماد احمد بیگ نہین مرا اور ہر طرف سے مرزا صاحب پر اعتراضات کی بوچھاڑ پڑنے لگی تب مرزا صاحب نے یہ جواب دیا کہ احمد بیگ کی موت کیوجہ سے اوسکے داماد کو دلپر شدید خوف وہراس وارد ہو گیا اور خدا نے اپنی سنت کے مطابق تاریخ عذاب کو دوسرے موقع پر ٹالدیا - علامہ ممدوح نے اس جواب کو بھی غلط ثابت کر دیا ہے کہ نہ تو داماد احمد بیگ ڈرا اور نہ سنت اللہ یہ ہے کہ ڈر جانے سے عذاب ٹلجاتا ہے - امر اول کے ثبوت مین یہ لکھا ہے کہ اگر خوف وہراس سے اسکی (سلطان محمد کی) ایسی حالت ہو گئی تھی جیسا کہ مرزا صاحب نے بیان کی ہے تو طبعی تقضایہ تھا کہ بے اختیار وہ مرزا صاحب کے پاس آکر توبہ کرتا اور بیعت کر لیتا مگر اوسنے تو کبھی ایسا نہین کیا - بلکہ ابتک وہ انکا منکر اور برا کہنے والا موجود ہے - علامہ ممدوح کے اس جواب کی تصدیق خود سلطان محمد کے اس خط سے ہوتی ہے جو انہون نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوالات کے جواب مین لکھا ہے - چنانچہ سلطان محمد لکھتے ہین -

" مرزا صاحب کو مین جھوٹا اور دروغگو جانتا تھا اور جانتا ہون - اور مین مسلمان آدمی ہون - خدا کا ہر وقت شکر گذار ہون - سلطان محمد بقلم خود "

دیکھو اشاعتہ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۱ - پورینوی مولویصاحب نے سلطان محمد کا جو خط اپنے رسالہ مین پیش کیا ہے اسکے مضامین تو ایسے ہین جس سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جواب رسالہ مین ہم اسکو ثابت کر دکھاینگے -

امر دوم کے ثبوت مین یہ لکھا ہے کہ بغیر ایمان لائے فقط خوف سے یا دلی خیال سے (اگرچہ وہ ابھی ہو) وعید نہین ٹل سکتی اسپر قرآن شریف اور حدیث صحیح دونون شاہد ہین قرآن مجید مین صاف ارشاد ہے -

لا یرد باسنا عن القوم المجرمین پارہ ۱۳ سورہ یوسف رکوع ۱۲

ترجمہ مجرمون سے ہمارا عذاب ٹلتا نہین ہے -

منکر نبوت بڑا مجرم ہے اور جب اسکے لئے کوئی وعید کر دیگئی تو جبتک وہ مجرم ہے یعنی ایمان نہین لایا اس سے وہ وعید نہین ٹلسکتی صحیح بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن خلف کے مارے جانیکی پیشنگوئی کی تھی اور اسکی وجہ سے وہ نہایت خوف زدہ ہو گیا تھا چنانچہ بخاری کے یہ الفاظ ہین " ففزع لذلک امیہ فزعا شدیدا - مگر اسکے وجہ سے وہ وعید نہین ٹلی اور پوری ہو کر رہی - مولویصاحب نے اسکا کوئی جواب نہین دیا مخالفین کے اعتراضات سے عاجز اکر مرزا صاحب نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ و ۳۲ مین پہلے یہ لکھا کہ (۱) " مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشنگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو اور اگر مین

اور اگر مین سچا ہون تو خدا یتعالیٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور انہم کی پیشینگوئی پوری ہوئی اصل مدعا تو نفس مفہوم ہی اور وقتون مین تو کبھی استعارات کو بھی دخل ہو جاتا ہے یہان تک کہ بائیبل کی پیشنگوئیون مین دنون کے سال بنائے گئے جو بات خدا کیطرف سے ٹھہر چکی ہے اسکو کوئی روک نہین سکتا" اس قول مین مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کی موت کا اپنی حیات مین ہونا ضروری بتایا ہے اور اسمین کوئی شرط نہین لگائی ہے بلکہ یہ کہکر کہ یہ تقدیر مبرم ہی جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہی اسکو کوئی روک نہین سکتا شرط کی نفی کردی ہے - پھر یہ لکھا - (۲) فیصلہ تو آسان ہی احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کھو کہ تکذیب کا اشتہار دے اور اوسکے بعد جو میعاد خدا یتعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون" اس قول مین مرزا صاحب اشتہار تکذیب لوانے پر خدا کی طرف سے ایک جدید میعاد مقرر کرنیکا وعدہ کرتے ہین اور اس جدید میعاد سے اسکی موت کے تجاوز کرنے پر بھی اپنے کو جھوٹا قرار دیتے ہین - اسی دوسرے قول کے بعد مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہین " اور ضرور ہی کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے - جبتک وہ گھڑی آجائے کہ اسکو بیباک کردے" ادنیٰ اردودان بھی سمجھ سکتا ہی کہ یہ وعید کی موت کا اشارہ اس وعیدی موت کیطرف ہی جو جدید میعاد مقرر کرنے پر موقوف ہی کیونکہ یہ عبارت مرزا صاحب کے دوسرے قول کے تین ہی سطر بعد ہی اور ظاہر ہی کہ یہ کا لفظ اسم اشارہ

مشار الیہ قریب کے لئے ہی ہرگز ہرگز یہ کا اشارہ قول اول کیطرف جو بعید ہے نہین ہو سکتا۔ پھر مرزا صاحب یہ لکھتے ہین "

(۳۲) سو اگر جلدی کرنا ہی تو اٹھو اور اسکو بیباک اور مکذب بناؤ اور تکذیب کا اشتہار دلواؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو"

اب مطلع صاف ہی کہ جلدی فیصلہ کرانے کیلئے اشتہار تکذیب وغیرہ کی ضرورت ہی اور جلدی نہین کرنیکی صورت مین اشتہار تکذیب وغیرہ کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ پہلے قول کے رو سے مرزا صاحب کی حیات کا انتظار کرنا ہوگا"

مولویصاحب اپنی کمال دیانت سے یا ذہانت سے اپنے رسالہ کے صہ۴۱ مین لکھتے ہین " اس حاشیہ مین پہلی عبارت جسکو ابو احمد رحمانی صاحب نے نقل کی ہے اسکے بعد یہ عبارت ہی جسکا صاف مطلب یہی ہے کہ اگر آپکی زندگی مین وہ تکذیب کا اشتہار دے اور بیباکی ظاہر کرے پھر اگر وہ حضرت مسیح موعود کے سامنے نہ مرجائے تو البتہ حضرت (معاذ اللہ) جھوٹے ہونگے " مین کہتا ہون کہ یہ فقط مولویصاحب کی زبان کی صفائی ہے۔ مرزا صاحب کی عبارت کا صاف مطلب وہ ہونا جو مولویصاحب کہتے ہین سیاہ جھوٹ ہے بلکہ صاف اور صحیح مطلب انکی عبارت کا وہی ہے جو مینے بیان کیا ہی کیونکہ اشتہار تکذیب وغیرہ جلدی فیصلہ کرانیکے لئے ہی اسکو مرزا صاحب کے اس قول کے ساتھ کوئی تعلق نہین ہے کہ نفس پیشنگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظاری کرو۔

ضروری ہے جب بھی مرزا صاحب کاذب اور ہر ایک بد سے بدتر ہوئے
سے بچ نہین سکتے ہین اسلئے کہ مرزا صاحب کی حیات مین انکا بیباک
ہونا اور تکذیب کرنا خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہے مرزا صاحب
انجام اتہم کے صـ ۲۲۴ مین لکھتے ہین۔

انی اراهم قد مالوا الی سیرهم الاولی وقد قست
قلوبهم کما هی عادة النوکی ونسوا ایام الفزع وعادوا
الی التکذیب والطغوی۔

ترجمہ مین دیکھتا ہون ان کو کہ اپنی پہلی عادتون کی طرف مائل ہوگئے
ہین اور ان کے دل سخت ہوگئے ہین جیسا کہ جاہلونکی عادت ہے اور
خوف کے دنون کو بھول گئے اور پھر تکذیب اور سرکشی کیطرف عود کر گئے"
اس تکذیب اور سرکشی کی اسقدر شہرت ہوئی کہ مرزا صاحب کو اسکی خبر ہوگئی
اور انہون نے اسکو یہانتک یقین کیا کہ اپنی کتاب مین لکھکر شائع بھی
کردیا۔ اور اشتہار سے جو مقصود تھا حاصل ہوگیا۔ مگر مرزا صاحب نے
نہ تو خدا سے جدید میعاد مقرر کرائی اور نہ داماد احمد بیگ انکی زندگی مین
مرا۔ بلکہ خود مرزا صاحب بھی اسکے زندگی مین مر گئے۔
مولوی صاحب نے مرزا صاحب کی عبارت کا جو صاف مطلب بیان کیا
ہے اسکے رد سے بھی مرزا صاحب نہایت ہی صفائی کیساتھ کاذب

صاحب کے متعدد اور تاکیدی الہامات ہین منجملہ انکے ایک یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس لڑکی کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اِس عاجز کے نکاح مین لائیگا " ایک زمانہ دراز تک مرزا صاحب کو اس نکاح ہونیکا یقین رہا یہانتک کہ جب عدالت مین سوال کیا گیا کہ آپ کو امید ہے کہ نکاح ہوگا تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ امید کیسی مجھکو تو یقین کامل ہے کیونکہ خدا کا کلام ہے پھر جب مرزا صاحب کو مایوسی ہوئی تو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی مین یہ لکھا کہ " اس نکاح کے ظہور کے لیے جو آسمان پر پڑھا گیا ہے ایک شرط بھی تھی جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ ہے کہ ایتھا المرءۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک - پس جب ان لوگون نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ گیا علامہ ممدوح نے اس جواب پر متعدد اعتراضات مختلف پہلوؤن سے کیے ہین منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ جملہ باعتبار عربی الفاظ اور ترکیب کے شرط نہین ہو سکتا کیونکہ اسمین کوئی حرف شرط نہین ہے اور اگر اس جملہ کا شرط ہونا مان لین تو یہ شرط پوری نہین ہوئی کیونکہ اس جملہ مین خطاب احمد بیگ کی خوشدامن کو ہے اور اُنے توبہ نہین کی اور اُسکے کسی دوسرے قرابتمند کے توبہ کرنے سے (اگر توبہ کرنا ثابت بھی ہو جائے) شرط پوری نہین ہو سکتی اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ

یہ ہے کہ اذا وجد الشرط وجد المشروط۔ مگر اس کا مطلب

ہین کہ جب ان لوگون نے شرط پورا کردیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر مین

پڑ گیا۔ یعنی قاعدہ کے خلاف اذا وجد الشرط فات المشروط۔

صادق آیا۔ مولویصاحب نے اس علمی اعتراض کا کوئی جواب نہین دیا

اور جو جواب دیا ہے۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مصداق ہے

مولویصاحب اپنے رسالہ کے صـ۴۸ مین لکھتے ہین :-

محمدی بیگم کا نکاح چونکہ اسکے شوہر کے مرنے پر موقوف تھا اور حضرت

مسیح موعود کی وفات تک وہ شوخ اور بیباک اور مکذب نہوا اسلئے

یہ نکاح مطابق پیشگوئی کے فسخ ہو گیا "

ناظرین! ذرا انصاف کے ساتھ غور کیجئے کہ اعتراض کیا ہے

اور جواب کیا دیا جاتا ہے۔ اعتراض تو یہ ہے کہ توبی توبی والا جملہ شرط

نہین ہو سکتا ہے اور اگر شرط ہے تو یہ شرط پوری نہین ہوئی اور اگر پوری

ہوئی تو نکاح کا ظہور ہونا چاہئے علمی قاعدہ سے اسکا جواب تو یہ تھا کہ

عربی قاعدہ کے روسے جملہ مذکورہ کا شرط ہونا ثابت کرتے پھر اس

شرط کے پوری ہونے کو دکھلاتے پھر نکاح کا ظہور ظاہر کرتے۔

مگر افسوس ہے کہ مولویصاحب باوجود دعوی قابلیت کے اپنا علمی

جوہر کچھ بھی نہین دکھا سکے۔ اور عوام کو فریب دینے کیلئے ایک

مہمل جواب دیدیا جو از سر تا پا غلط ہے اسلئے کہ محمدی بیگم کا نکاح

اسکے شوہر کے مرنے پر ہرگز ہرگز موقوف نہ تھا۔ اسلامی شریعت مین

طلاق اور خلع کی صورت بھی موجود ہے - اگر سلطان محمد احمد بیگ کی
موت کی وجہ سے پیشنگوئی سے ڈرجاتا اور اسکو اپنی جان کا خوف
ہوتا تو فطرتی تقاضا یہ تھا کہ وہ اپنی جان بچانے کیلئے اپنی بی بی کو
طلاق دیدیتا اور اوسوقت وہ بلا تکلف مرزا صاحب کے نکاح مین
آسکتی تھی - یا اگر مرزا صاحب کی کچھ بھی عظمت محمدی بیگم یا اسکے
خاندان والون کے دل مین ہوتی تو وہ خلع کرلے مرزا صاحب کے
نکاح مین چلی آتی - جو حسب الہامات مرزا صاحب بہت کچھ اسکے
حق مین باعث برکت ہوتا - مگر کچھ بھی نہوا - اور یہ کہنا بھی محض جھوٹ
ہے کہ مسیح موعود کے وفات تک وہ شوخ اور بیباک اور مکذب نہوا -
اسلئے کہ مین خود مرزا صاحب بھی کے کلام سے ابھی ثابت کر آیا ہون
کہ اسنے مرزا صاحب کی حیات مین دوبارہ سرکسی اور تکذیب کی
اور مرزا صاحب کو اسکی خبر بھی ہوئی یہانتک کہ اُنہون نے اپنی
کتاب مین لکھکر شائع بھی کردیا - پھر یہ کہنا کہ اسلئے یہ نکاح بھی مطابق
پیشنگوئی کے فسخ ہوگیا محض لغو اور بیہودہ بات ہے -
مرزا صاحب اس پیشنگوئی کو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کی پیشنگوئی کے ہمشکل کہتے رہے اور انکے متبعین بھی
کہتے ہین - مولویصاحب نے بھی اسبات کے ثابت کرنے مین بڑی
جانکاہی سے کام لیا ہے مگر افسوس ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے
یا کسی مرفوع متصل صحیح حدیث سے یہ ثابت نہ کرسکے کہ حضرت یونسؑ

نے تعیین مدت کے ساتھ وعدہ عذاب لیا تھا اور نہ یہ ثابت ہے

کہ عذاب نہیں آیا۔ اور جو روایتیں پیش کی ہیں کسیکی سند نہیں

بیان کی جس سے راویوں کی تنقیح کیجائے۔ اور اقوال مفسرین معارضہ

سے خالی نہیں ہیں اسلئے کہ اسی قسم کی دوسری روایات اور اقوال

مفسرین سے ہم مفصلہ ذیل باتوں کے ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں

(۱) حضرت یونس ع کا وعدہ عذاب بتعیین مدت کے ساتھ نہ تھا۔

(۲) یہ وعدہ عذاب شروع ہی سے شرطی تھا۔

(۳) عذاب آہی گیا۔

(۴) عذاب آتے ہی حضرت یونس ع کی قوم نے خالص توبہ کی

اور حضرت یونس ع پر ایمان لے آئی۔

(۵) اس خالص توبہ اور ایمان لانے کی وجہ سے خدا نے ان پر

رحم فرماکر کشف عذاب کردیا۔

(۶) عذاب آنیکے بعد ایمان کا مقبول ہونا اور اوس عذاب سے

بچ جانا حضرت یونس ہی کی قوم کے ساتھ مخصوص تھا۔ مرزا صاحب

کی زیربحث پیشنگوئی میں ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں

پائی گئی اسلئے یہ پیشنگوئی حضرت یونس ع کے قصہ کی ہمشکل نہیں

ہوسکتی ہے مرزا صاحب نے سلطان محمد کی موت کی میعاد ڈہائی

برس مقرر کی وہ میعاد ختم ہوگئی تب اپنی حیات میں اسکی موت کے

ہونیکو ضروری بتایا۔ اور یہ تقدیر نہیں ہونے کی اپنے جھوٹے ہونیکا

اقرار کیا ہے - پھر جلد فیصلہ کرانیکے لیے اشتہار تکذیب نہ لوٹنے
پر اسکی موت کے لیے خدا کی طرف سے جدید میعاد مقرر کرانے کا
وعدہ کیا اور اس جدید میعاد مین اسکے نہین مرنے پر بھی اپنے
جھوٹے ہونیکا اقرار کیا - پھر اسکی تکذیب کا اقرار بھی کیا مگر نہ تو خدا کی
طرف سے جدید میعاد مقرر کرائی - اور نہ انکی حیات مین اسکی موت آئی بلکہ خود
انکی حیات مین مر گئے اور وہ ہنوز زندہ موجود ہے -
اب مین مولویصاحب کو چیلنج دیتا ہون کہ وہ یہ ثابت کرین کہ حضرت
یونس علیہ السلام نے پہلے معین میعاد مقرر کی تھی جسطرح مرزا صاحب
نے کی وہ پوری نہوئی تو اپنی حیات کو میعاد ٹھہرایا - اور غلط ہونے پر
اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار کیا - پھر فیصلہ کا یہ طریق بتایا کہ قوم دوبارہ تکذیب
کرے تو جدید میعاد مقرر کیجائیگی اور اس جدید میعاد مین عذاب نہین آنے
پر بھی اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار کیا ہے - پھر قوم کے دوبارہ تکذیب کا
اقرار کیا مگر نہ جدید میعاد مقرر کی اور نہ انکی حیات مین قوم پر موعود عذاب
آیا - پھر خود انتقال کر گئے اور قوم عذاب سے محفوظ رہگئی - اگر اسطرح پر
ثابت کردین تو مجھ سے مبلغ سو روپیہ انعام لین - ورنہ اس بات کا
اقرار کرین کہ یہ پیشینگوئی حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کے ہمشکل
نہین ہے اور مرزا صاحب کا اسکو ہمشکل کہنا محض غلط اور باطل بلکہ
محض فریب اور دجل ہے -
مولوی ... کے جواب مین علاوہ

ممدوح کے خطوط شائع کرینگے اور شہادت آسمانی کا بھی جواب لکھینگے

اول کی نسبت گزارش ہے کہ جس قسم کے خطوط مرزا صاحب کے

پیش کئے گئے ہین - اگر علامہ ممدوح کے اسی قسم کے خطوط آپکے

پاس ہین تو بلا تکلف شائع کرین ورنہ معمولی خطوط پر نکتہ چینی کرنے

سے حصہ اول کا جواب نہین ہو سکتا - اور دوم کی نسبت گزارش ہے

کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے اس مضمون کو پیش نظر

رکھکر شہادت آسمانی کا جواب لکھین -

مجدد صاحب فرماتے ہین

در حدیث آمدہ است کہ اصحاب کہف اعوان حضرت مہدیؑ

خواہند بود و حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در زمان

وے نزول خواہند کرد و او موافقت خواہد کرد با حضرت عیسےٰ

علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰہ والسلام در قتال دجال و در زمان ظہور

سلطنت او در چہار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد

و در اول آن ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زمان بر خلاف

حساب منجمان - بنظر انصاف باید دید کہ این علامات دران

شخص میت بودہ است یا نے ؟

مکتوب ۶۷ جلد ثانی صـ ۱۳۳

ترجمہ حدیث مین آیا ہے کہ اصحاب کہف حضرت مہدی کے مددگار

ہونگے اور حضرت عیسےٰ ان کے زمانہ مین نزول کرینگے اور وہ (مہدی)

دجال کی لڑائی مین حضرت عیسیٰ کی موافقت کرینگے اور ان والے (مہدی)

کی سلطنت کے ظہور کے زمانہ مین چودھوین شہر رمضان کو سورج

گرہن ہوگا - اور اسی مہینہ کی پہلی کو چاند گرہن ہوگا - زمانہ کی عادت

کے خلاف نجومیون کے حساب کے خلاف - انصاف کی نظر سے دیکھنا

چاہئے کہ یہ علامتین اس مردہ شخص مین پائی گئین ہین یا نہین

(جسنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا)

مذکورہ بالا عبارت سے دو باتین ثابت ہوتی -

(۱) حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دو شخص ہین

اس سے مرزا صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہوگیا کہ ہم ہی عیسےٰ بھی ہین

اور مہدی بھی -

(۲) حضرت مہدی کے زمانہ مین نجومیون کے حساب کے

خلاف چاند گرہن پہلی رمضان کو ہوگا اور سورج گرہن چودھوین

رمضان کو - اس سے مرزا صاحب کا یہ قول باطل ہوگیا کہ چاند

گرہن تیرہوین کو ہوگا اور سورج گرہن اٹھائیس تاریخ کو -

دیکھنا ہے کہ مولویصاحب اور ان کے امام و مطاع خلیفہ جی نور الدین

مجدد صاحب کے اس قول کا کیا جواب دیتے ہین ؟

ھذا ما اوردنا ایرادہ فی ھذا المختصر و اٰخر دعوینا

ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید

المشتہر

راجی فضل رب الثقلین ابوالخیر

سید محمد انور حسین

صانہ اللہ عنہ

موبقات الدارین

ساکن محلہ مہولی

شہر مونگیر

مورخہ پنجم جمادی الاول ۱۳۳۲ھ مطابق ۲ ر اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

بشنوید ای مومنان کلکتہ کز قادیان
رخنہ در دین محمد مصطفٰی خواہد شدن

ہر کہ ناموش مستحق لعنت و نفرین ہست — چون محمد زینت صل علی خواہد شدن
نسبت فخر غلامی خوش نیامد با رسول — میرزا اینک غلام بیوفا خواہد شدن
عیسی مریم شد و ہم موسی عمران شد — مبتلای مرض مالیخولیا خواہد شدن
قصہ دیرینہ ظلم یزیدی پر جفا — حالیا تازہ ز دست میرزا خواہد شدن
نصرت دین محمد را جب آمد بر ہمہ — کیست آن کس؟ ہمچو شوق جان خواہد شدن

۱۳۲۶

مرزا مسیحِ دجال کا بستۂ سرِ راز

تاریخ کا تخرجہ ہے دلچسپ — بے باک عیاں ہے سال ہجری

دجالیت کا واقعہ پرسوز گداز

۱۹۰۸ء

دونا کر لو عدد کو اس کے — اور دجل کا دل بڑھا کے لیجے

مصنفہ

عالیجناب علامۂ زمن حکیم مولوی ملک نظیر احسن صاحب بہاری سابق مرید باختصاص مرزا صاحب، بحمدہٖ تعالٰی الحال تائب، مصنف "مسیح کاذب" وغیرہ رسالجات در رد مسیح کذاب پنجاب، مقامی خانقاہ رحمانیہ مونگیر

شاگرد رشید شاعر شیرین زبان سرکوب میرزائے قادیان
حضرت استادی مولنا شور عظیم آبادی ثم الہ آبادی

سرمہ مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے — کہ رہے چشم خریدار پہ احسان اتنا

جسکو ملک التصور ایک مرید مرزا صاحب نے ۱۳۲۱ھ میں مطبع کلیمی پریس کلکتہ سے شایع کیا ہے۔ اس پر حضرت استادی مولانا شور عظیم آبادی کا کہا ہوا خمسہ واقعات مرزا پر مع دلچسپ ہدیہ ناظرین ہے۔ مرزا کے مصرعوں پر خط امتیازی پڑا ہے۔ ان مصرعوں کو الہامی سمجھیے تو بجا ہے:-

دل لگا کر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو ۔ میرزا کی گالیوں کو سوسو زایا جھوم کر گنو
قول ہے کچھ، فعل ہے کچھ، پالیسی انکی سنو ۔ گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھا دو انکسار

اپنا روپیہ[1] مانگنے پر جو کریں سب و ستم ۔ کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ وہ مارے نہ دم
میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم ۔ چپ رہو تم دیکھکر انکے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گرد ہ مارین، اور کریں حال زار

مار[2] نے ہم کیوں لگے؟ اور کیوں کرینگے حال زار ۔ مفت کی تہمت نہ دو، شرماؤ اپنے دل میں یار
اپنے منہ سے کہتے ہو ایسا مجھ پر تیری مار ۔ کون سلطان[3] القلم ایسا لکھیگا دلفگار
شرم کی یہ بات ہے، ہم کیا جتائیں بار بار

---

[1] سراج المنیر و براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتاب نہ ملی تو واپس مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اٹھا نہ رکھی ۱۲ دیکھو عصائے موسیٰ - اور چودھویں صدی کا مسیح رسالہ ہر۔ [3] واہ ری مرزا سلطان القلم "گرد ہ مارین" آپ ہی کی زبان سے زیبا ہے"

غیرتِ حق میرزا جی کی ہوئی جب سدِ راہ — خود بقولِ میرزا جو تھا شریر و پرگناہ

مفتری صادق کے آگے ہوگیا مرکر تباہ — مفتری ہوتا ہی آخر اس جہان مین روسیاہ[1]

جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار

میرزا صاحب کے رگ ریشے سے واقف تھے بہی — ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرت سری

تنگ آکر انکے حملوں سے یہی کہتے نبی — تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوائین وہ ایسے اشتہار
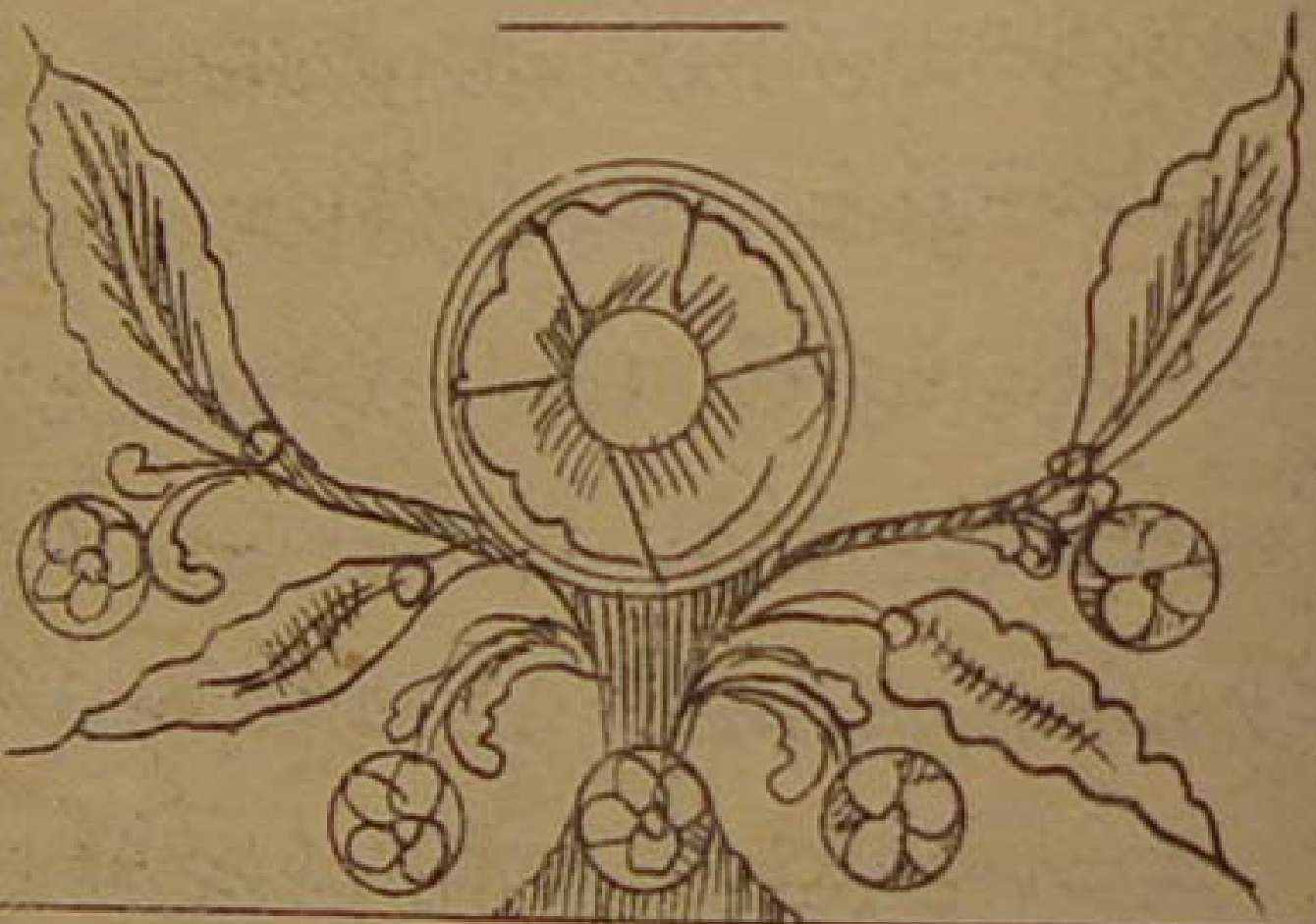
[1] خود مرزا صاحب کے قول کے موافق "مفتری ہوتا ہے آخر الخ" روسیاہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو ہیضہ مین اجزاے منہضمہ وغیر منہضمہ قے مین نکال کر آخر روسیاہ ہلاک ہوئے اور حکیم نور الدین نے پردہ داری کرکے لاش کسی کو دیکھنے نہ دی - ۱۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم

الاسلام دینا

خلاصہ ترجمہ آیت شریف: - یعنی ای محمد آج ہم نے تمہارا دین کمال کو پہونچا دیا اور تم پر

اپنی نعمتیں بھی پوری کر دین، اور پسند کر لیا تمہارا دین اسلام۔

میرے اسلامی بزرگو! بھائیو! اور عزیزو! اس ارشاد قرآنی پر جو مردود بارگاہ

الٰہی تھا وہ ایمان نہ لا سکا بلکہ اُس نے اپنی شیطنت سے مسلمانوں کی متفقہ جماعت مین تفرقہ

انداز ہو کر دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر مردار جہنمی بنایا یہ نئی قسم کا مہدی اور

مسیح بنا کہ کسی ایک آریہ، ہندو کرسٹان، یا یہود کو تو مسلمان بنانے سے مجبور رہا، مگر

۴۰ کروڑ مسلمانوں کو کافر البتہ بنا دیا۔ واہ رے مرزا سہ این کار از تو آید و مرزا چنین

کنند ؂ یہ مثل تم پر پوری صادق آئی ...... ہاتھی اپنی ہی فوج کو ہلاک کرے

مسلمانو! دین اسلام کوئی نیا دین نہیں ہی جو اسکے سمجھنے مین اس زمانے کے

لوگوں کو کوئی تردد حائل ہو۔ تیرہ سو برس سے زاید کا زمانہ گذرا کہ حضرت سرور کائنات

مفخر موجودات صلعم پر جب یہ آیت تکمیل اسلام اور اتمام نعماء دینی کی بشارت قرآنی

نازل ہوئی تو نبض شناسان وحی قرآنی جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے تاڑ لیا کہ شان

آیت کریمہ کی بہ کراب وصال ذات، بابرکات کا زمانہ قریب آگیا، کیونکہ جس کام

آپ مبعوث من اللہ ہوئے تھے اُسکی تکمیل کی سند اور اتمام نعمت کی حجت ختم
ہو گئی۔ چنانچہ بعد حجۃ الوداع کے ایسا ہی ہوا بھی۔ کہ آنحضرت صلعم عالم آخرت کو
تشریف فرما ہو گئے۔ وترکت فیکم الثقلین الخ فرما گئے۔ صاحبو! یہ حدیث
اسقدر متواتر اور صحیح مشہور ہی کہ فرقہ اہل اسلام۔ سنی، شیعہ، معتزلہ، مقلد۔ اور
اہلحدیث سبھوں نے اسکی صحت مین آمنا و صدقنا کہا۔ جن دو چیزون کو آنحضرت
صلعم نے ہملوگون کے لئے چھوڑین (۱) تو قرآن کریم ہے اور (۲) اہلبیت اطہار
یہ متفقہ مسئلہ جمہور اسلام کا ہے۔ قرآن کریم تو مرزائے مردود علیہ ما یستحقہ نے
کاٹ چھانٹ آیۃ خاتم النبیین کا صاف انکار ہی کر دیا جسمین اُس کی
نبوت کاذبہ کی مداخلت کا رستہ بند ہو جائے۔ اُس پر طرہ یہ کہ یاتی من بعد
اسمہ احمد کی آیت اپنی ذات انجس النجاسات پر ڈھال لی۔ اور کور باطنونکا
نبی بن گیا۔ اب باقی رہی اہلبیت اطہار علیہم السلام و رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین
تو مرزا کی نبوت کے سامنے صحابہ اور اہلبیت کی حقیقت ہی کیا رہ گئی۔ ان سے
کہیں بڑھکر وہ اپنے کو شمار کرتا ہے اور اپنے قصیدہ اعجازیہ مین لکھتا ہی:

فانی اوید کل ان وانصر	وشتان بینی و بین حسینکم
الی ھذہ الایام تبکوا وتنصر	فاما حسین فاذکروا دشت کربلا

غرضکہ مرزائے مردود نے خاک بدہان ناپاکش ایسے ایسے کلام عفیف سے
اہل بیت کی دھجیان اوڑائین۔ مسلمانو! خدا کے لئے جواب دو یہ کام مسلمان کا

کام ہے؟ یا خارجیون ملحد و زندیق کا؟ مجھے تعجب ہے کہ باینہمہ لوگ نا واقفانہ ان کو
ابھی تک مسلمان جانکر انسے ملتے جلتے ہین ۔ یہ خبر نہیں کہ جب شفیع محشر کا سامنا ہوگا اور
اور آپ ایسے مسلمانون سے یہ پوچھین گے کہ تم میرے حسین کے دشمنون سے دوستی کرو اور مجھ سے
شفاعت کی امید رکھو ۔ اسوقت کیا جواب آپسے ہو سکے گا ۔ شرم ہزار شرم ۔
صاحبو! اسوقت سے لیکر اس چودھوین صدی تک جمیع افراد اسلام کا قبلہ ایک ،
رسول آخر الزمان خاتم سروران ایک ، دین اسلام ایک ، کتاب ایک ، مگر آخری زمانہ
مین جو فتنہ کا زمانہ ہے ، ایک مکار ، غدار ، مفتری ، دوکاندار جو فروش گندم نما ،
کذاب ، دجال ، پنجاب کے قریہ قادیان سے قرن شیطان بنکر نکلا اور اپنا نام
مرزا غلام احمد ، حنفیون کو دھوکا دینے کیلئے پہلے مقلد ، پھر مولوی محمد حسین بٹالوی
کو فریب دینے کیلئے غیر مقلد ، بعدہٗ مجدد ، اسکے بعد مہدی موعود ، پھر مسیح کا مثیل ، اسپر
بھی بس نہ کرکے خود مسیح ابن مریم ، اور ہندوؤن کو پھانسنے کیلئے کرشن اوتار کا روپ
لایا ۔ اور مرنے کے قریب ہو چکر تو (نعوذ باللہ من ذلک) اپنے کو یاتی من بعدی اسمہ احمد
کا مصداق ٹھہرایا (خاک در دہانش و ہزارہ لعنت مصنفہ مرزا بر روح در دانش)
مسلمانو! خاصکر کلکتہ کے بزرگوارو!! سب سے پہلے آپ لوگ اس ناچیز سے واقف ہو جائیے
مین حلفاً قسم شرعی کھاکر کہتا ہون کہ مین زمانہ دراز تک مرزا صاحب کے فریب کا نیک نیتی
سے دلدادہ رہا ہون ، اور مین انکا قدیم مزاج شناس ہون ۔ مرزا صاحب کے تمام راز
باطنی کا مین محرم راز ہون ۔ اور قادیان کی خوب ہوا کھائے ہوئے ہون در اندر حال

حضرت جی کا میرے سینہ بے کینہ مین بھرا ہے۔ کلکتہ مین ابھی تو دو چار چھوکرے ،انٹے بوکرا

خرگوش پکڑنے والے زیادہ شمار مین نہین آسکتے۔ ہان چند بھاڑے کے ٹٹو ، ڈپو چلانے کو

ٹھیکہ پر آئے ہین وہ ہفتہ مین ایک اشتہار چھوٹا چھپوا کر صاحبزادہ محمود کو اپنی ڈائری

کارگزاری کی بھیجتے ہین اور ماہانہ لیتے ہین ۔ الغرض جب مرزا نے حد سے گذر کر نبوت کے

دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا تو سب سے پہلے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور،

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ، حکیم مولوی مظہر حسین صاحب لودھیانہ

سید عباس علی صاحب رئیس ، صوبہ دار میجر سید امیر شاہ صاحب بست سالہ وغیرہم

سیکڑون اہل علم اور واقفکار صحبت دیدہ اشخاص اور اُسکے بعد یہ راقم بھی مرزا کے

دام تزویر سے علیحدہ ہوکر مرزا صاحب کو ملحد و مرتد سلام سمجھکر اُنکے مذہب جدیدہ پر

لعنت بھیجکر (الحمد للہ علےٰ احسانہ) اُنکے ذریب سے نجات پائی ۔ یہ وہ لوگ ہین کہ

مرزا کی ابتدائی حالت ناداری مین ہزارون ہزار ماہوار حضرت جی کے صرف کے لئے

خرچ کرتے رہے ۔ مگر جب مرزا جی بہکنے لگے تو یہ سب لوگون نے ملکر خوب سمجھایا ۔

مگر دوکانداری چل نکلی تھی ۔ حکیم نور الدین ۔ اور چند جاہل حاشیہ نشینون نے اپنی دلالی کی

رقمون مین ستر باب خیال کرکے مرزا کو سبز باغ دکھایا کہ حضرت جی اسوقت پچیس تیس ہزار

کی منی آڈر براہین اور سراج المنیر کی آچکی ہے ۔ اگر یہ لوگ آپ سے منحرف ہوگئے تو

بلا سے مین دل و جان سے اسکو ایسا ہی چلاتا رہونگا ۔ بس ڈٹے رہے بقول شیخ سعدی

بد در ز طمع دیدہ ہوشمند ٭ مرزا نے نہ سمجھا اور آخر مین مسیحیت و نبوت کو روغن قاز مین

بگھار ہی ڈالا - اور ہملوگ کی نصیحت کو بقول مصرعہ مرزا اگر خدا طلبی ترک آز کن -
پر کان نہ دھرا اور جو کچھ ذلت اور دنیا کی لعنت اُٹھائی تھی برداشت کرلی اور صاف کہدیا
کہ اللہ نیاز دیا ولا یحصل الا ما الوداع

صاحبو! مین خدا کو گواہ کرکے اپنے دین اور ایمان کی شرعی قسم کھاکر کہتا ہون کہ
مرزا جی کا مختصر کچا چٹھا یہ ہے - میری صداقت میرے لفظون سے آپکو دل مین
اُکساتی ہوگی - بس اگر دلمین ذرہ برابر بھی ایمان کی روشنی ہو تو میری قسم شرعی
ایمان لاکر - صاف - بلا کسی تردد کے یقین کرلیجیے کہ "مرزا غلام احمد دین اور
دنیا مین جھوٹا، مکار، غدار، افترا کار، خائن، ملحد، مشرک، کافر، زندیق
ہے - اسپر بارہا علما، دین کا عام فتویٰ ہو چکا ہے -

آج میری نظر سے ایک اشتہار منجانب انجمن احمدیہ کلکتہ داٹر لوا سٹریٹ نمبر ۱/۱۹
اتفاقاً گذرا جسکا نام برعکس نہند نام زنگی کافور "مسلمانون کی ترقی کا راز" ہے - مگر
درحقیقت وہ بے دینی والحاد کا فریبانہ انداز ہے - اشتہار مذکور کی سطر ۱۴ مین لکھا ہے
کہ "اب یہ مسئلہ نہایت آسان ہوگیا کہ ہر قوم ایک ہی مرکز کا دائرہ بننے سے ترقی پذیر
ہوسکتی ہے " اب مشتہر صاحب بولین کہ مرزا جی کو بھی قوم مین داخل رکھا یا خارج
القوم بنایا - اگر قوم مین داخل تھے تو آیت شریف مندرجہ عنوان ہذا سے
منحرف ہوکر کیون محمدی مرکز اسلام سے نکلکر الحاد کے گڑھے مین جا گرے اور
جھوٹی نبوت اور مسیحیت کے دعوا رہنے - لعنۃ اللہ علی الکاذبین - اگر سچے ہو تو تو تو

میرزائیو آمین !!! - اور مرزاجی کرشن اوتار کی جے - بم بم بم بھولا - گروجی کا جھنڈا کھولا - !!!

صاحبو! کوئی ضعیف الاسلام مسلمان کسی مذہب و مسلک کا ہرگز یہ عقیدہ نہین کہ آنحضرت صلعم پر (نعوذ باللہ) تکمیل دین اسلام کی آیت نہ اتری - یا اسلام ناقص رہ گیا تھا - اور آیت موصوفہ (عیاذاً باللہ) کلام لغو وحشو ہی - پھر کیا مرزاجی کی جھوٹی نبوت قادیان مین بھاڑ جھونکنے کو آئی تھی؟ بات یہ ہے کہ مرزائیون کا حافظہ جھوٹ بولتے بولتے بالکل جاتا رہا - قرآن مجید کی مشہور آیت بھی اُن کو یاد نہین رہتی - یا یاد ہے تو اُسکو سمجھ ہی نہین سکتے کہ اِس کہ کونسا مسئلہ حل ہوتا ہے -

مشتہر صاحب! مجھے آپکے اشتہار کو دیکھکر تعجب ہوا کہ جو شخص مرزا صاحب کے اقوال کا دلدادہ ہو وہ کیونکر مرزا کے خلاف بات بنانے مین گستاخانہ جرأت کرسکتا ہے العجب ثم العجب بین الجمادی والرجب" آپ تو تمام دنیا کو اسلام کی ترقی کا راز بتلاتے ہین حالانکہ آپکے گرو مرزا صاحب خود اقرار کرچکے ہین " کہ اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر پھیل جائیگا" اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائینگے" اور راستبازی ترقی کریگی" پھر جو آپ ترقی کا راز الاپتے ہین جسمعنی دارد یہ مثل تو ٹھیک ہوگی کہ من چیزے دیگرمی سرایم وطنبورہ من چیزے دیگر

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا؛ لیجئے اُنکا دوسرا اقرار بھی کان لگا کر سنئیے" هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله" (جسکی تفسیر خود سلطان القلم یہ فرماتے ہین) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے" اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا پر تشریف لاوینگے تو اُنکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطاع مین پھیل جائیگا

بولو! کرشن پنتھیو!! اب بھی کوئی گنجایش تاویل کی باقی ہے؟

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ؛ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ ادیان باطلہ مثلاً دین یہود و نصاری وغیرہ نیست و نابود ہوجائینگے" یہ سب مرزا صاحب ہی کے الفاظ ہین۔ ہمین قصداً ان اقوال و اقرار کا حوالہ ہرگز نہ دونگا پہلے آپ لوگ انکی تصدیق یا تکذیب مین (جو آپ کو اچھا لگے) رطب اللسان ہولین تب ہم بھی آپ کو "تا بدرخانہ باید رسانید کا سبق یاد دلائین گے۔ ابھی صرف اسی قدر جتا دیتا ہون کہ یہ سب والقمری کا نفیش یعنی مرزا صاحب کا بطیب خاطر دلی اقرار انہین کے مایۂ ناز تصانیف مین ہے اور جو ہر سلطان القلمی دکھایا ہے۔ اگر آپ کو کچھ بھی جرأت ہو تو اسکی تکذیب دکھائیے

اسوقت آپ کی آنکھون کے لیئے چشمۂ ہدایت مفت نذر کیا جائیگا۔

کیا کہیئے۔ بیچارے حکیم نورالدین صاحب خلیفۂ قادیان نہ رہے کو رچشمی کیساتھ عینک اوتار کر دنیا سے گذر گئے ورنہ اسوقت انکو یہ چشمۂ الٰہی ضرور کام دیتا افسوس وہ بیچارے باوجودیکہ مرزا صاحب جیسے مستجاب الدعوات مسیح اور مہدی کے رفیق اعظم اور برادر مکرم ندیم ہمدم جنکی تیس ہزار دعائین ایرے غیرے کے حق مین تو مقبول ہو چکین مگر خدا جانے وہ بیچارے کس نحس اعظم ستارہ کی نظر تربیع کے اثر سے اُن کی حق مین مرزا صاحب کی دعا مردود رہگئی اور کان مین الکافرین دنیا سے اوٹھ گئے۔

مرزائیو! مین آپکی خاطر سے مسیح کیا بلکہ مسیح کے باوا آدم ہی بنجاؤن تو کیا آپ خوش ہو جائینگے؟ کچھ آپ لوگ کے منصب کی ترقی بھی ہوجائیگی صاحبزادہ محمود کے یہان سے بھلا بصلۂ انعام کچھ منی آڈر آجائے تو یارون کو بھی یاد رکھیئے گا؟ خیر یہ تو مزاقیہ فقرہ چاشنی دار تھا جس سے آپکے منہ مین پانی آگیا ہوگا بقول نسیم ؎ جام اُس نے دیا کہا پیالے دل اسکا بھرا تھا جام کیا لے۔

خیر جو بات کام کی ہے وہ آپ سے پوچھتا ہون اسکا جواب دیجئے اور سمجھکر دیجئے کہ مرزا صاحب مسیح بنکر جس کام کیلیئے آئے تھے اسکو کچھ کرکے بھی دکھایا؟ یا جیسا کہ کلکتہ مین مشہور ہے کہ واٹرلو اسٹریٹ مین کوئی صاحب

بے ملک کے نواب برائے نام نواب' ایک خاص کمرہ دو منزلہ مفت کی آمدنی
پر کرایہ لے رکھا ہی جسکو کلکتہ کی اصطلاح مین گپ خانہ یا اڈا کہتے ہین اور
بمبئی مین قہوہ خانہ بولتے ہین - تفریح کیوقت شام کو یاران جلسہ آتے ہین -
اور مفت کی چاے بسکٹ اوڑاتے ہین - کیون نہو مرزا ئیو! یہ طریقہ شریفانہ
اچھا نکالا اور پرکانے کے لیئے دانہ گھانس کچھ بھینٹ دیا گیا ہے - سکرٹری صاحب
کو تو دام دام بل پیش کرنے پر محمودی فنڈ سے وصول ہو جاتا ہے - دو چار
جاہل دلال بھی لنگی باندھے سر پہ پنجابی پگڑ حاضر دربار نواب ہو جاتے ہین اور
گپ شپ مین روز روز کی خیالی ڈائری کا مسودہ تیار ہو کر صاحبزادہ کی بیان
پہونچتا رہتا ہے - خیر اسکو تو وہ جانین اور اُن کے نمک خوار ملازم - غرض اسطرح
کے مرزا صاحب بھی مسیح تو بننے کو بنے مگر کام ندارد - **یا مظہر العجائب**
مسیح مع دفتر نبوت غائب ؎ -

میرے پیارو! ذرا سوچ کر اپنے یارون سی مشورہ لیکر جواب دو - کہ
حضرت جی نے "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۸۲ مین آیت ھوالذی ارسل رسولہ
کی تفسیر کرتے ہوئے ہندی کی چندی کی ہے - کہ اسکو (یعنی مسیح کو)
ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے - یعنی ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے -
اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ظہور مین نہین آیا - اور ممکن
نہین کہ خدا کی پیشگوئی مین کچھ تخلف ہو اس لیے اس آیت کی نسبت سب

متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین - یہ عالمگیر غلبہ اسلام موعود کیوقت ظہور مین آئیگا ؛؛

میرزائیو! اب سوال بہت ہی آسان ہوگیا۔ ذرا سمجھکر جواب دو، کیا مرزا صاحب کے زمانہ مین وہ عالمگیر غلبہ اسلام (جو آنحضرت صلعم کے زمانہ مین بھی نہین ہوا) دنیا پر ہوگیا؟ کیا سارا یورپ مسلمان ہوگیا؟ کیا چین اور جاپان و برہما وغیرہ کے لاماؤن کا جھنڈا مرزا صاحب نے گرا کر مسلمان کرلیا؟ کیا موسوی قوم یہود اور زردشتی پارسیون کا دین مرزا صاحب نے ہلاک کرکے کلمۂ توحید مصطفوی پڑھادیا؟ شرم ہزار شرم! کرور در کرور شرم! اچھا اسکو بھی چھوڑو خود مرزا صاحب کے وطن مالوف ہندوستان کی مختلف قومین مسلمان ہوگیئین؟ اجی اسکو بھی جانے دو خود مرزا صاحب خود مرزاجی کی چھوٹی سی بستی قادیان (جو تخت گاہ رسالت ہے) جسکی مردم شماری سرکاری رپورٹ سے ستائیس سو کے قریب ہے خود اسی بستی کے ہندو، چوہڑے، سکھ، آریہ، چوہڑی، چمار، وغیرہ کوئی ایک مسلمان قوم بن گئی؟ افسوس ہزار افسوس آپکی بے غیرتی سلامت، اس پر بھی ان سوالونکا جواب کوئی مرزائی عزیز نفی مین بھی دینے کو کھڑا نہین ہوسکتا۔ بلکہ بصورت قضیۂ منعکس دنیا کے قریب چالیس کرور مسلمانون کو مرزا صاحب نے اپنے نہ ماننے سے کافر البتہ بنا گئے۔ جسکی فرد قرارداد جرم بغاوت اُن پر عالم برزخ مین

قائم ہوکر حوالات مین بجّین کے بمصداق آیۃ ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْم
مزہ چکھ رہے ہین سہ یادا شِ عمل بصورتِ مارے در گورنجس بریچ وتاب است
بھیّا! خفا نہو جانا، کہان گئے مولوی عبدالرحیم؟ اسی منہ پر مناظرہ کا
چیلنج کلکتہ کے علما اور مشایخون کو؟ جو منہ مین آیا بک دیا۔ اجی آپ ایسون
کے لیئے کسی علماے کرام کی ضرورت ہی کیا ہے منشی حاجی لعل خانصاحب
شیر کلکتہ مرد میدان کافی ہین۔ ہان پہلے علمار دیوبند سے تو نپٹ لو اپنے
صاحبزادہ محمود کو مطابق تحریر اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۰ ستمبر پیش
کرو اوسکے بعد آپ کی مرمت قرار واقعی اسی کلکتہ کے بڑے میدان مین
شیر بنگال حاجی لعل خانصاحب کرا دیجائیگی بشرطیکہ صاحبزادہ
موصوف و مولوی سرور شاہ صاحب بھی حاضر ہون اور دستخطی خط اُنکا
رجسٹری شدہ منظوری کا بعد فیصلہ علمار دیوبند یہان بھی آجائے اسوقت
کلکتہ مین بھی لودھیانہ کیطرح قلعی کھلجائیگی۔ وہان تو تین ہی سو پر پانی
پڑا۔ مگر یہان تین ہزار کی تھیلی لائیگا۔ اگر سچے ہو تو صاحبزادہ سے اس رقم
کی منظوری دستخطی بذریعہ رجسٹری بھیجوا اور جلد بھیجو ورنہ تمہارا فرار تو برقرار ہے
اپنی جھوٹی شیخی کلکتہ کے لوگر فتار لونڈون کو سناو جنکے والدین نے
اُنکو عاق کر دیا۔ بھلا آپ بیچارے کس کھیت کی مولی ہین جو مناظرہ کا چیلنج
دیتے ہین۔ بیچارے مرزاجی اور حکیم الامۃ اسی تمنا مین چل بسے ذلیل ہوئے

روسیاہ ہوئے جو جو الزامات اُن پر اُنکی قرار ی ڈگریون سے جناب

مولنٰنا ابو احمد رحمانی نے فیصلہ آسمانی سے پبلک پر ثابت کر دکھائے

اُنکے کسی الزام کا بھی جواب کبھی اُن سے یا کسی سے ہو سکا ؟ ہرگز نہیں !

اگر چھپا ہو تو دکھاؤ اور چھپا ہو تو نکالو یہ ہے فیصلہ آسمانی۔

مشتہر صاحب ! ہم سے بگوش ہوش سنیئے کہ سوا چند ہزار نوچیز ملحدین

جہلا اور جدید مسیحیان مرزا کے، دنیا بھر کے چالیس کرور مسلمانون کا مرکز

اصلی تو وہی رسول عربی، مکی، مدنی، ہاشمی مطلبی (علیہ الف الف تحیہ والسلام

وعلی آلہ واہلبیۃ الکرام) ہے جس مرکز کے ہملوگ بلا فرق مذہب وملت

ومسلک کے بحمد اللہ تعالی محیط دائرہ ہین۔ اس دائرہ اسلامی کا کوئی

فرقہ اسلام چاہے سُنی ہو یا شیعہ حنفی ہو یا شافعی۔ مقلد ہو یا غیر مقلد

محدث ہو یا صوفی الحمد للہ کہ باہر نہین۔ اگر مرزا صاحب بھی اسی مرکز اصلی

کے دائرہ مین تھے تو کیون تفرقہ ڈالکر دائرہ سے نکل بھاگے اور

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی مضبوط رسی کو صحرائی مجنون اونٹون

کی طرح دانتون سے کاٹ کر خارستان الحاد کے ستیاناسی کانٹون مین

کیون جا دبکے اور دیوانہ وار ادھر ادھر بلبلاتے بھٹکے اور دنیا

کے چالیس کرور مسلمانون کو اپنے نہ ماننے سے مردار جہنمی کافر بلبلا کر

نجاست اور بعض ... جھاگ اپنے مُنہ سے نکالتے رہے جتی کہ حضرت

عیسیٰ ابن مریم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امہات طیبات یعنی

دادیان اور نانیان کو (نقل کفر کفر نباشد) زنا کار ٹھہرا کر حرامکار بنا کر

فحش گالیان کمینون کی طرح دین (خاک در دہن ناپاکش) بس آپکا

اشتہار جھوٹے مسیح قادیان کا راز البتہ ہو سکتا ہے یا کرشن جانی کا

سوز و ساز کہئے تو بجا ہے۔

اُسکے بعد سطر ۱۸ سے "اتک مین ساربان کی تلاش مین رہ کر

آخر مین مرزا جی پر ہاتھ پڑا - ان بیچارے اندھون کو جب دکھائی دیتا

ہے تو شکر قند' آنکھین تو ہین نہین' ٹٹول ٹٹول کر اپنے ذہن مین اندھوں

جب ہاتھ آیا تو شکر قند' اُسی بھلے آدمی مرزا شکر قند کو اب ساربان بھی

بنا لیا' حالانکہ مرزا جی مغل تھے خاندانی اولاد چنگیز خانی (جیسا کہ خود

اپنی تصنیف مین ظاہر کر چکے ہین) خیریت ہوئی کہ اُن کے مرنے کے

پیچھے ایسا کیا گیا ورنہ مرزا مغل سچے اپنے نام کے' اونکی زندگی مین ایسا

کرتے تو وہ خون کا پرنالہ بہا دیتے۔

صاحبو! انکو اگر کچھ بھی بصیرت ہوتی تو ساربان کیجگہ علما مصلحان

قوم کو بموجب حدیث نبوی صلعم العلماء فی امتی کانبیاء فی قوم

بنی اسرائیل کا چمکتا ہوا قومی مرکز اسلام کا نشان ایک دو نہین

بلکہ سیکڑون جا بجا خود دکھائی دیتے۔ مرزا جی نے بھی تو کھول کر اپنی

تصنیف مین بھول کر لکھدیا ہے کہ نبوت ختم ہوگئی اسی حدیث کے موافق علمائے امت محمدیہ بنی اسرائیل کے انبیا کیطرح قیامت تک رشد و ہدایت کرتے رہین گے پھر مشتہر صاحب ناحق ساربان کی تلاش مین بیل کے مارے ببول کے کانٹون مین الجھ رہے ہین۔ خدا کے کرم سے اکثر علمائے فضل رحمانی مثل حضرت مولانا ابو احمد رحمانی وغیرہ ہم آپکا دامن مقصود دین اسلام کے ابدار موتیون سے بھرنیکو تیار بیٹھے ہین۔ طلب صادق بہم پہونچایئے ؎

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے ہزار ہا شجر سایہ دار راہ مین ہے

ناظرین غور سے ملاحظہ کرین، اخیر مین مشتہر نے جان کی تان یہ سنائی۔ کہ ترقی کا راز نہ صرف ہم مسلمانون کے لئے، بلکہ دنیا بھر کی قومون کے لئے یہ بتایا ہے کہ مرزائے (دو درم) کو مسلمان تو نبی۔ مسیح موعود، اور مہدی مسعود، مان کر اور ہندو برادران اِن کو کرشن جان کر اور کرستان حضرت عیسیٰ پہچان کر سر تسلیم خم کرین تو خیر ہے نجات اور مکتی ہوگی۔ ورنہ خدائی عذاب اور نرک کے مستحق۔ کیون مرزائیو! یہی تمہارا راز ترقی ہے؟ یہ بھی عجیب بات ہے کہ دعویٰ تو تمام دنیا بھر کی قومون کا مگر راز بتایا گیا صرف ہم مسلمانون کرستانون، اور ہندوؤن کو، غالباً دروغگو کے حافظہ نے غلطی کی۔ اس لئے چینی، و پارسی و جاپانی کو مرزاجی کے ماننے سے آزادی ملگئی۔ چلو چھٹی ہی ملگئی اُسی اشتہار مین آگے چل کر دانٹر لو کے الہامی کارخانہ (عیاذاً باللہ

آیۂ انک لعلی خلق عظیم کو بھی بڑی جرأت کر کے

سونے مین تانبا ملا کر مرزا جی پر ڈھالا گیا ہے۔ اور خلق عظیم سے اشارہ کیا ہے

ع ہر کہ نامش متحق لعنت و نفرین شد جدائے لینک زینت صلی علی خواہد شدن

نسبت فخر غلامی خوش نیا مد بار سول میرزا اینک غلام بے وفا خواہد شدن

آگے بڑھ کر مرزا جی مین کوٹ کوٹ کر بیشرمی کا مادہ بھی بھرا ہے، اور علم کے زیور سے بناؤ سنگار کر کے عروسانہ انداز پر بھی لایا ہے، اور قوت و عزم (وجالادی مین) فوق العادات کمال بھی دکھایا ہے، اور سب کے پیچھے اُسکے کمال فرمانبرداری خدائے عزوجل کے نشان کا دم گزہ بھی لگایا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما یستحقہ کو اس زمانہ کا نبی، رسول، مسیح، مہدی، مجدد، اور اور ساتھ اسکے کرشن اوتار مان کر تسلیم کر لو۔ اور نعوذ باللہ منہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو معزول اور معطل، یا کم سے کم، قانون تمادی کے اثر سے موثر سمجھو۔ کیون مشتہر صاحب! یہی آپ کا مطلب ہے نا؟

خیر اور کسی کو تو مین قابل خطاب مین نہین سمجھتا۔ آپ کی جماعت مین سے صرف مولوی عبد الماجد، اور مولوی علی احمد، و مولوی عبد المجید صاحبان بہاری و مولوی سید سرور شاہ و مولوی احسن صاحب امروہی کو مین خوب جانتا ہون ان مین بعض حضرات اہل علم بھی ہین اور بعض سمجھدار بھی۔ ان ہین صاحبون کو منتخب کر کے اُن کی خدمت مین بھی خواہ التماس کرتا ہون کہ بعد مرزا صاحب

اور حکیم نور الدین صاحب کے میرے دانستہ اب یہی لوگ قادیانی جماعت کے باقی رہ گئے ہیں جنکو علمی تذکرہ سے دلچسپی ہوگی۔ ہان مولوی عبد الماجد صاحب کے صاحبزادہ بھی ہین مگر چونکہ وہ دماغی مرض کی سبب سے بالکل معذور ہین اسلیئے ان کو مستثنیٰ سمجھکر چھوڑ دیا۔ خدا کے لئے ذرا تخلیہ مین اِن امور پر رو رعایت کو الگ کرکے دل مین راستبازی سے لمحہ بھر کیلیئے غور کرین اور خدائے قادر و توانا کی توفیق کے طلبگار ہون ۵

این نمی گویم کہ در فکر زیان و سود باش   از غفلت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

ناظرین با تمکین! آپ لوگ کچھ سمجھے بھی کہ کسکی نسبت مشتہر نے یہ فضائل رسالت و نبوت کے یوٹ کھولے ہین؟ جناب! اوسی مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت جس نے تقریبًا پانسو سے بھی زیادہ فحش گالیان اپنی تصانیف نور القرآن۔ ازالۃ الاوہام، ضمیمہ انجام آتھم وغیرہ متعدد کتابونمین مرزاجی نے بشان حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم روح اللہ، و حضرت سیدنا امام امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ، و اکابر علماء کرام اہل اسلام ہر ملت و مذہب (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کے اپنی زبان نجس سے نکال کر اسلام سے مرتد ہوگیا۔

مسلمانان ہند کا روپیہ پیشگی قیمت براہین احمدیہ و سراج المنیر (سود و سو نہین) بلکہ پورے پچیس ہزار وصول کرکے ہضم اور وعدہ کے مطابق کتاب ندارد۔ مرزاجی بھی مر گئے" گل بھی گئے" بارہ برس تک طمعہ مور و مار بھی ہوگئے، مگر

روپے سب ہضم، بڑا کمال مرزا صاحب کا البتہ یہ تھا کہ جب لوگونکی طرف سے

اپنے اپنے روپیون کا تقاضہ شروع ہوا تو مرزا صاحب لگے نئی نئی گالیان تصنیف

کرنے۔ (دیکھو اعلان الحق، عصائے موسیٰ، چودھوین صدی کا مسیح) قطعہ حب جلیل

مرزا صاحب از فکر جدید حضرت اُستادی شور عظیم آبادی دلچسپی سے خالی نہین۔

ظلم بر خلق چون ز حد بگذشت — غیرت حق فزود، دم گرش برد

در کنارش گرفت ہاویہ سان — قبرش از چار طرف تنگ افشرد

لقمۂ چرب شد گلوگیرش — زانکہ بسیار مال مردم خورد

ختم شد کیسہ البتہ بکمال فرمانبرداری مرزا صاحب اور خلوق زعیم کہ بیچاری

محمدی بیگم، سگی بہو کی قریبی بہن، کمسن لڑکی اُس پر مرزا صاحب کبیر السن کی شیدائی

فریفتگی، ۱۶ برس تک خیالی وصال کے امیدوار بنے رہے کوئی سلسلہ جنبانی

الہامی ودرمیانی اوٹھا نہ رکھی جب حضرت جی کو معلوم ہوا کہ محل اولی کی بی بی

صاحبہ نے مصلحتاً اور اُنکے غیرتمند سعید صاحبزادون نے مرزا صاحب کی دلی

تمنا مین روڑے اٹکائے تو جھٹ مرزا جی بی بی صاحبہ کو طلاق اور بیٹونکو

عاق کا اعلان چھپوا کر بھیجدیا۔ صاحبو! یہ ہے مرزائی اقبال کا جامہ

جسکو مشتہر نے اپنے اشتہار ترقی کے راز مین پہنایا ہی۔ انجمن

واٹرلو اشتہریٹ طلاق اور عاق کے واقعہ کو اگر جرأت ہو تو جھٹلائے۔ یہی

تمہارا معیار صداقت ہے۔ ورنہ ہفتہ مین ایک اشتہار جو کچھ تمہارے

جی مین آگے بطور ڈائری کارگزاری کے چھپوا کر قادیان بھیجد یا کرو تمہارا وظیفہ ماہانہ ملا کریگا۔ اطمینان رکھو۔

بعدہٗ اخیر مین مشتہر نے بقول کسے "اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ" ایک شعر بھی لکھ مارا۔ کمال تو یہ ہے کہ خود پیر و ملحد اُس پر ہمدردی عامہ کا دعویٰ

؎ من از ہمدردیت تو خود ہم غور کن بارے * خرد ہم بہر این روز است اے دانا و ہوشیار ۔ ع ہم کی خوب کہی = مشتہر صاحب شعر کا جواب شعر ہونا چاہیئے اسلیئے جوابی شعر تو فارسی ہے علاوہ اسکے اردو خوان کیلیئے ایک قطعہ اردو کا حسب حال مرزا جی یعنی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کی لعنتی موت کا فوٹو بھی یادگار استادی شور عظیم آبادی نذر ہے۔ یہ تاریخی قطعہ ہی پہلے اور دوسرے مصرعہ سے لعنتی موت کی تاریخ نکلتی ہے جیساکہ خود مرزا صاحب نے بمقابلہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب' اور مولوی ثناءاللہ صاحب کے آخری فیصلہ مین حضرت جی نے لکھا ہے (وہ خط دستخطی مرزا ہنوز محفوظ ہے) فرماتے ہین "کہ یہ کبھی نہین ہو سکتا" کہ مین اندر میعاد معینہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے لعنتی موت سے مرون" (دیکھو اشتہار تبصرہ مورخہ ۱۵ رنومبر ۱۹۰۷ء مؤلفہ مرزا = اور بمقابلہ مولوی صاحب فرماتے ہین کہ اگر مین کذاب اور مفتری ہون تو مین آپ کی زندگی مین ہلاک ہو جاؤنگا"

صاحبو! بقول مرزا جی ہوا ایسا ہی ۔ کہ بمصداق ارشاد قرآنی وَلَوْ تَقَوَّلَ

علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین

کے مرزاجی کی شہرگ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور مین ہیضہ مین مبتلا کر کے اُسی

لعنتی موت سے کاٹی گئی جس سے اپنے الہام مین بڑی ڈھٹائی سے انکار کرتے

تھے اور جھوٹی شیخی بگھارتے تھے کہ یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ مین اندر میعاد مقررہ

عبدالحکیم خان کے لعنتی موت سے مرون ۔ (قطعہ تاریخ موت مرزا)

ثناراللہ زندہ اور سلامت رہ گئے' باری ✤ مرے آخر کو مرزا ہی' الٰہی مار کے مارے

اعلا دستہ ۱۹۰۸ء دجال بڑھا کر ہیلے مصرعہ مین ۱۹۰۸ء بلا کم و کاست

نہ کام آئی سیحیت' پڑین پھٹکارین مرنے پر ✤ گرے تب مُنہ کے بل پنجاب کے مرزائیان سارے

بڑھا دجال اور شامل ہوا ہی ہیلے مصرعہ مین ✤ کہا خم ٹھونک کر مرزا' نہ ہر مرتے دہرکارے

عجائب ہو گئی تاریخ مرگ لعنتی' ای شور ✤ عجب کیا میرزائی دم بجو دہون' شرم کے مارے

لہٰذا یہ خاکسار اخوت اسلامی اور مطابق فرمان مصطفوی صلعم اَلدِّینُ

نصیحۃ کے کلکتہ اور بنگال کے سب برادران اسلام کو آگاہ کرتا ہے کہ جو

میرزائی ڈیہوخانہ واٹرلو اسٹریٹ نمبر ۱/۹ مین شنیرون کیطرح قائم ہوا ہی' اور

چند پنجابی دلال اسکے ٹھیکہ دار ہو کر آ گئے ہین اور دام تزویر پھیلا کر چارے

پانی کا دانہ بھی اُلو پھانسنے کو چھینٹ دیا ہے ۔ ہفتہ وار ایک چھوٹا اشتہار

یعنی اپنی کارگزاری کی ڈائری چھپوا کر قادیان بھیجتے رہتے ہین جس سے اُن کے

ماہوار وظیفہ ملنے کا ذریعہ سمجھا ہے ۔ اور مرزاجی کے جھوٹے اوصاف اور

فریب آمیز کہانیان ظاہر کر کے سیدھے سادے بندگان خدا کو دھوکا دیتے

اور میرزائی دام مین پھنساتے ہین ۔ مسلمانو! آگاہ ہو جاؤ جو واقعہ ہوا آپکے
گوش گذار کر دیا ۔ آیندہ ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے ۔ حدیث شریف کے
موافق نصیحت نبویہ سنا دی ۔ "ہر کہ شک آرد کافر گردد" مین بھی اگر مرزاجی کو جھوٹ
الزام دون تو وہی کفر مجھ پر بھی عاید ہو جائیگا ۔ مین جمیع برادران اسلام کو خبردار
کرتا ہون کہ انکی صحبت مین نہ جائیے انکے فریب مین نہ آئیے اِن کے پیچھے نماز
نہ پڑھیے" اور نہ اِن کے جنازہ مین شریک ہون ۔ یہ میرزائی دائرہ اسلام سے
خارج ہین ۔ خود مرزاجی کے قول کے موافق جو بمقابلہ ڈپٹی آتھم صاحب کے مرزا نے
خدائی فیصلہ کرایا ہے" کہ درمیان ہمارے اور آتھم صاحب کے جو فریق جھوٹ پر ہو
وہ پانچ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء تک ضرور ہلاک ہو جائیگا ۔ آسمان ٹلجاوے مگر یہ فیصلہ نہ ٹلیگا"
صاجو! اسکا نتیجہ حسب قول مرزا ماننا پڑیگا کہ میرزائی مذہب جھوٹ پر تھا اور آتھم بمقابلہ مرزا کی سچا تھا
اس لیئے خدا نے اُسکو ۵ ستمبر تک ہلاک نہ کیا ۔ بلکہ اُلٹا اثر مباہلہ کا مرزا ہی پر پڑا کہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء
کو مرزا لعنتی موت سے ہلاک کیا گیا اور دنیا پر خدا نے آفتاب نیمروز کیطرح دکھا دیا کہ مرزا جھوٹا تھا
اسی کو ہلاک کر کے اپنے بندون پر احسان رکھا (فالحمد للہ علی ذلک) اب مجھکو یہ کہنے مین
کچھ بھی تردد نہین کہ قدیم عیسائیان امت حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جنمین آتھم بھی تھے
اس مرزا غلام احمد مسیح کاذب کی نسبت اچھے ہین جبھی تو اللہ تعالےٰ نے مرزا کے مباہلہ مین اسکو
۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء تک ہاویہ مین نہ گرایا اور زندہ سلامت رکھا ۔ ۵ ستمبر کو تمام پنجاب ہندوستان
مین مرزا کو ذلیل و رسوا کر کے وہ گت بنائی اور ایسا ناچ نچایا کہ چھٹی کا دودھ بھی اُگل دیا

اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہان ٹھکانا تھا وہان پہونچ گئے اور اب جج اکبر کا یہ شعر پڑھتے

ہین اور کف افسوس ملتے ہین ؎

پڑھوا العلم کو الا قلیلا و بعد اُوتیتم + جو کچھ گر بڑ کیا تو کھاؤ گے اک روز جوتی تم

خاتمة الکتاب

جن صاحبونکو عام ازین کہ برادران اسلام ہون یا وطنی ہندو و نصرانی برادران اور خاص کر مرزائیان و اہل شریعت کیخدمت مین مکلف ہون کہ امورات مندرجہ کتاب ہذا مین تحقیق اور تصدیق اور رفع شکوک منظور خاطر ہو تو براہ راست حضرت مولٰنا قدوۃ العلما و زبدۃ الفضلا الحاج المولوی السید شاہ محمد علی صاحب قادری خلیفہ اعظم حضرت مولٰنا شاہ فضل الرحمن صاحب قدس سرہ العزیز سے بمقام مونگیر خانقاہ رحمانیہ رجل و رسائل کرین اور زیادہ تشفی کے طالب ہون تو خود مونگیر تشریف لاکر فقیر خانہ کو سرفراز کرین اور ہر وقت کتب خانہ خانقاہ جو دینی اور درسیات وغیرہ سے معمور ہے شائقین کیلئے وقف ہے - مرزا صاحب کی تمام تصانیف نہایت عمدہ اسلوب سے رکھی ہوئی ہین جو جو الزامات مرزا صاحب پر ہین خود اپنی نظر سے اُنہین کی تصانیف مین دیکھ جایئے اُردو زبان ہے اگرچہ پنجابی جو مرزا صاحب کا ہے مگر فہم مطالب مین کچھ دشواری نہین ہے اور اُنکے ہر رسالون کے شامل اُن کی رد بھی اسی طرح منتظم رکھی گئی ہین قابل اطمینان نہایت مہمان نوازی کیساتھ رفع شکوک کردیئے جائین گے - یہان نہ تیرانہ ٹھاٹھ ہے نہ محافظ نہ دربان - ساری جگہ برائے مہمان و اخوان وقف ہے ؎

کیا لعنت جو غیر پردہ کھولے   جادو وہ سر پر چڑھ کے بولے

مین نے اخوت اسلامی کا فرض   ادا کر کے محشر کے بازپرس سے اپنے کو سبکدوش کیا اب آپ لوگ اپنا فرض بھی ادا کرتے جائین اور مرزائیون کو ملحد و مرتد سمجھکر اُن کے قریب بھی نہ آئین اور مرزا کو بیدین ملحد مرتد جانکر اسکی جھوٹی نبوت کو دور ہی سے سلام کیجئے اور اس پر ہزار ہا لعنت خود مرزاجی کی تصنیف کردہ بھیجئے - وما علینا الا البلاغ المبین بجاہ سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و جمیع انبیائہ و اولیاء امتہ اجمعین

المستر شد

(حکیم مولوی) ملک نظیر احسن ساکن پتوانہ من محلات بہار شریف مقامی مونگیر خانقاہ رحمانیہ سابق مرید مرزا صاحب حالا بحمدہ تعالی تائب شاگرد رشید شاعر خوش بیان مولانا اوستادی شوق عظیم آبادی سلمہ اللہ الاہادی مارچ سنہ ۱۹۱۹ء

غلطنامہ رسالہ مرزا مسیح دجال کا سربستہ راز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۴	آخر سطر	کام	کام کیلئے	
۵	۵	سبھول	سبھون	
“	۸	چھانٹ	چھانٹ کر	
۸	۳	و	-	
۹	آخر سطر	ہوگی	ہوگئی	
۱۳	۱۰	خود مزاجی	-	مکرر چھپ گیا۔
۱۵	۳	جواب بھی	جواب	
“	۵	توخیز	نوخیز	
۱۸	۱۳	خطابیں	خطاب	
۱۹	۱۲	امام	-	مکرر چھپ گیا۔
“	سطر آخر	جی بھی	جی مربھی گئے	
۲۰	۲	تقاضہ	تقاضا	
“	۱۳	-	نے	بعد لفظ جی
۱۲	سطر اول	لاتا	لاخذنا	
“	۱۴	چھوٹا	جھوٹا	

قطعہ

بنمائے بصاحب نظراں گوہر خود را
پاکی و شرافت نرسد در دل نا اہل
سودائے مسیحیت خامے نہ شود پخت
غوغائے مسیحیت و دعوائے نبوت
آں فتنہ برہم کن اسلام نماندہ
زود است رسد بطش شدید از پئے قہار
معذور غریب است۔ اگر کور نہ بیند
از فضل ہے باقراں راشدہ توفیق

عیسے نتواں گشت بتصدیق خرے چند
ہر چند اگر جمع شود نقد زرے چند
از غوغو و غوغائے پراگندہ سرے چند
کامل نشود از اثر بے خبرے چند
ہیہات کنوں ماند مگر فتنہ گرے چند
غافل نہ نشینند ز حق بے بصرے چند
افسوس مگر ہست بر اہل نظرے چند
دور از رہ حق ماند مگر بے اثرے چند

صد دفتر طومار نیرزد بہ شقاوت
کافی بود از بہر سعادت سطرے چند

الملتمس خیر خواہ مسلماناں
ابو المجد محمد عبد الرحمن قادری مجددی
عظیم آبادی

۱؎ حکیم صاحب مصنف چودھویں صدی کا مسیح۔ ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم خاں صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب عصائے موسیٰ وغیرہ وغیرہ ۱۲۔

وما توفیقی الا باللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا علی رسولہ الکریم

و آلہ و صحبہ اجمعین

مجھے ہمیشہ اس امر کی کوشش رہتی ہے کہ تحریروں میں تہذیب قایم رہے مخالفین کا
جواب نرم لفظوں میں دیا جائے بازاری لہجہ سے بچتا رہوں۔ مگر جب اخبار بدر مورخہ
۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء کو دیکھتا ہوں تو خواہ مخواہ من حیث بشریت طبیعت پریشان ہوجاتی ہے اور
ترکی بہ ترکی جواب دینا نامناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آہن بہ آہن تواں کرد نرم۔ مشہور
مقولہ ہے جب دار الصدر قادیان کے اخبار کا ایسا گندہ مضمون نکلتا ہے اور زبان قلم کو اپنے
اندرونی نجس الفاظ سے ناپاک کرتے ہیں باوجودیکہ خلیفہ صاحب وہیں موجود ہیں
اور مضمون اُن کی منظوری سے درج اخبار ہوتا ہے مگر تعجب ہے کہ اس گندگی پر
ذرا بھی اُن کو اعتنا نہوئی تو پھر دوسرے میرزائیوں کا کیا ٹھکانا ہے لہٰذا جماعت
احمدیہ مجھے ترکی بہ ترکی جواب دینے میں معذور سمجھے۔ ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست
جب سے رسالۂ فیصلۂ آسمانی شایع ہوا ہے قادیانیوں میں ہلچل مچی ہوئی ہے
ہر طرف دبکتے پھرتے ہیں جواب دینے کے نام سے اُن کے دلوں میں لرزہ آتا
ہے مونگیر اور بھاگلپور کی مرزائی مشنری کا شیرازہ ٹوٹا جاتا ہے جدھر دیکھیے

ہر طرف سے اُن پر نفرین کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے نیا اُلّو کوئی دام میں نہیں آتا چندیں شکل برائے اکل کا قافیہ تنگ ہونے لگا۔ فریاد و زاری کی صدائیں قادیان تک پہنچنے لگیں۔ میرزائی مشین ڈھیلی پڑ گئی۔ تمام صوبہ بہار میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں فیصلہ آسمانی کا چرچا ہے مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی پر ۱۰ برس کے بچہ سے لیکر ۸۰ برس کا بڈھا بھی مضحکہ اُڑا رہا ہے مگر مخالفین کی غیرت خدا جانے کس جزیرہ میں روپوش ہو گئی کہ اُن کو ذرا شرم نہیں آتی۔ اور بڑی ڈھٹائی سے کبھی ایک مدرس صاحب کسی اخبار میں بے سر و تال کی الاپ اپنے بھائیوں کی حمایت میں الاپتے ہیں کسی میں مفتی صاحب ڈفالیوں کی طرح ربابہ لیکر بے سُرا تان لگاتے ہیں۔ مگر اس سے ہوتا کیا ہے۔ فیصلہ آسمانی کا جواب دیں اور اشتہار کے مطابق ہزار روپیہ کی تھیلی مفت را چہ باید گفت حاضر ہے۔ اجی آپ تو کیا اگر مرزا صاحب آنجہانی بھی زندہ ہوتے تو فیصلہ آسمانی کا جواب ہرگز نہ دے سکتے بات بنانا دوسری بات ہے اور جواب باصواب دینا اور شے ہے لازم تو یہ تھا کہ خود جناب خلیفۃ المسیح صاحب اپنے رسول کی گردن سے اِس منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی کے جھوٹ ہونے کا الزام اُتارتے مگر ایسا نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکتے پبلک کی نظر میں اس بدیہی واقعہ کا بطلان مشکل نہیں بلکہ محال ہے۔ دروغ را فروغ نباشد مقولہ مشہور ہے۔

چند ہفتے ہوئے کہ بنام نہاد مولوی اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ قادیان نے ایک مضمون اخبار بدر میں لکھا تھا جس کی سُرخی نکاح والی پیشین گوئی تھی۔ اُسکا جواب دیا جا چکا ہے۔ دوسرا پرچہ بدر مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء میری نظر سے گزرا جس میں کرشن قادیانی کی جوتیوں کی خاک مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے فیصلہ آسمانی کے عنوان سے ایک مضمون لکھکر اپنی بے بصری اور مرزا صاحب کے لایق مرید ہونیکا ثبوت

دیا ہے بازاریوں کا انداز بد تہذیبوں کا شعار اختیار کیا ہے۔ اُس پر جھوٹا دعوے یہ کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کا طریق عمل یہ ہے کہ جو گالی دے اُسکو ہم دعا دیتے ہیں کسقدر موٹا جھوٹ ہے۔ نعوذ باللہ جس گروہ کے مفتی کا یہ حال ہو اُس گروہ کے مقبرہ پر مسیم کے چند پھول میں بھی چڑھا دیتا ہوں کہ اُن کی ارواح خوش ہو جائیں سچ ہے ؎

گر میرو سگ وزیرو موش دربانی کند | اینچنیں ارکانِ مذہب باعثِ خواری بود

اڈیٹر صاحب کو غالباً خبیث مادہ کا تخمہ ہو گیا ہو گا اور اُن کے معالج حکیم نے یہی تدبیر بتائی کہ اُس خبیث مادہ کو استفراغ کر کے نکالدو تدبیر تو واقعی مناسب تھی مگر مادہ ایسا خبیث تھا کہ اُنکے مُنہ سے نکلا تو سہی مگر اُسکی گندگی سے لوگ پریشان ہو گئے۔ البتہ اڈیٹر صاحب اور اُنکے تیمارداران کو اب کچھ سکون ہو گیا ہو گا کیونکہ مریض نے جان توڑ کر اندرونی فاسد زہریلا مادہ اُگل دیا۔ یہ سب کچھ سہی۔ ہمجھونکو۔ کاٹو۔ بُرا لہجہ اختیار کرو کوسو۔ اپنی جھوٹائی پر ڈھٹائی کرو۔ اِس سے اب کچھ نہیں بنتا پبلک کو انتظار ہے کہ منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی کو سچ کر دکھاؤ یا بقول خود مرزا صاحب[1] کے اُنکو جھوٹا مانو اور ہر بد[2] سے بدتر ٹھہراؤ فیصلہ آسمانی کا جواب خود حکیم صاحب خلیفۃ المسیح بنکر علمی حیثیت سے کیوں نہیں دیتے یہ تو اُنہی کا منصب ہے۔ نہ کہ بازاری کُتّوں کا۔ یہ تو فقط اسی کام کے ہیں کہ دو روٹیاں سامنے پھینکدیں۔ دُم ہلا کر لگے کھانے اور بھونکنے۔

اب جناب حکیم خلیفۃ المسیح صاحب کے سکوت پر یقین ہوتا جاتا ہے اور پبلک پر ظاہر ہو رہا ہے کہ اُنکے نزدیک بھی فیصلہ آسمانی کے دلائل قاطع ہیں اسکا جواب وہ ہرگز نہ دینگے کیونکہ وہ ذی علم مناظر ہیں دلائل قاطعہ کے جواب میں زٹل قافیہ اُڑانا اُن کی شان سے دور ہے لہذا کبھی کبھی احمد کی پگڑی محمود کے سر پر رکھ دیا کرتے ہیں اور اپنے گروہ کو

[1] صفحہ ۳۱ انجام آتھم ۱۲ [2] صفحہ ۶۰ و ۶۱ ضمیمہ انجام آتھم ۱۲۔

خوش کرلیا کرتے ہیں مگر یہ بھی احقاق حق کے خلاف ہے سیدھی بات تو یہ ہے کہ سچ کو سچ مان لیجئے اور دنیاوی شرم و لحاظ کو لات مارئے۔ شرم تو خدا سے چاہیے جو مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے جسکے سامنے ایکروز جوابدہی کیلئے کھڑا ہونا ضرور ہے۔ اور وہاں یہ دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفٰے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہیں۔ نہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ اُسوقت کیا جواب دیجئے گا اِسکو بھی آپ ازروئے علم خوب جانتے ہیں کہ وہاں نہ تو جھوٹی شہادتیں کام آوینگی نہ بات بنانیکی کسی کو جرأت ہوگی۔ اب حکیم صاحب خود تخلیہ میں اس ناچیز کی تقریر کو غور سے سوچکر اپنا فیصلہ آپ کرلیں۔ زیادہ حد ادب وما علینا الا البلاغ المبین۔

اڈیٹر صاحب البدر نے جو زہر اُگلا ہے اُنہیں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور آگے چلکر پبلک کو واضح طور پر دکھایا جائیگا کہ اڈیٹر صاحب نے کسقدر موٹا جھوٹ اپنے کالموں میں بھرا ہے۔ اور مناظرہ کا کیا بازاری لہجہ رکھا ہے۔ ہاں پبلک مجھے اِس جواب کے طرز تحریر بدلنے اور کچھ سختی سے کام لینے میں معذور سمجھیگی کیونکہ اُن کی بدزبانی کا جواب ہی در فیصلہ آسمانی آئینہ قادیانی وغیرہ موجود ہے اُسکو دیکھ لیا جائے کہ کس شائستگی سے اُسکا انداز رہا ہے۔

اڈیٹر صاحب یوں لکھتے ہیں۔ آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بدکار کیلئے باعث خوف اور کسی مظلوم اور نیکوکار کیواسطے خوشی کا موجب ہو بدکار اُس سے بھاگتے ہیں گالیاں سناتے ہیں۔ و بدکار رونیکے منتظر گاؤں کے کتے سب سے اول اُسپر بھونکنا شروع کرتے ہیں۔ بلکہ عوام کو اُسکے آنے کی خبر بھی اسی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی مامورین کے آنیکے وقت ہوتا ہے ہر ایک متکبر جفاکار اُسکے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے اور اپنے گھمنڈ میں جوش مارتا ہے کہ اُسے کچل ڈالے مگر پرانے شیطان کی طرح آخر[1] اُسکا اپنا ہی سر کچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیا کیوقت ہوتا آیا ہے اور یہی واقعہ حضرت مسیح کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء

[1] صفحہ ۹ میں یہ بخوبی واضح طور پر دکھایا ہے اور آپکے قول کو روز روشن کی طرح جھٹلایا ہے ملاحظہ کیجئے گا۔ ۱۲

ہیں جھوٹے تھے اُن کی مخالفت کرنیوالے کو آپ کیا کہینگے ۔ ماشاء اللہ آپ کو قطع نظر اوٹری اخبار علم تاریخ میں بھی پوری دستگاہ معلوم ہوتی ہے ۔ کیوں نہو آخر مفتی ہیں نا ۔

کیا اُن لوگوں نے نبوت و مہدویت و روحانی پیشوا اور ملہم من اللہ ہونیکا دعوے نہیں کیا ؟ شاید آپ کے نزدیک تو وہ لوگ بھی مرزا صاحب کی طرح مامور من اللہ ہونگے (اگر آپ کو نہ معلوم ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح صاحب سے اپنے دریافت کیجئے) اُن کی مخالفت بھی موجب کفر ہوگی ۔ نعوذ باللہ ۔ اور ایسے کفر سے بچنے کے لئے مرزا صاحب آنجہانی پر آپ لوگوں سے پہلے اُن مدعیان نبوت ملہم من اللہ کی دعوت اسلام قبول کرنی لازم آتی تھی ۔ یہ ہے آپ کی تحریر کا نتیجہ ۔ آپ ہی جیسے ضعیف الایمان ۔ آزاد منش اصول دین سے ناواقف جدت پسند طبیعت والوں نے اُن جھوٹوں کا ساتھ دیا ہوگا ۔ مامور من اللہ مانا ہوگا جنکی تعداد دس لاکھ سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی یہاں تک کہ سلطنت کے مالک ہوگئے اور بیچارہ مرزا صاحب کو تو بوجہ سطوت اور جبروت سلطنت عظماء برطانیہ کے کبھی دل میں یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا ۔ آپکی ایسی تحریر منطق پر ہنسی آتی ہے ۔ مباحثہ مونگیر میں بھی آپکے بھائیوں نے اِس قسم کی جہالت کی منطق چھانٹی تھی لقد استہزی برسل من قبلک مرزا صاحب کے ثبوت نبوت میں پیش کیا تھا جسکا حاصل یہ ہے کہ اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا اور مرزا صاحب کیساتھ بھی لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اِسلئے مرزا صاحب بھی رسول ہیں ؎

شانِ نبوت کجا وائے کجا میرزا		ور دمش خاک باد بازئ طفلانہ کرد

قربان جائیے مرزائیوں کی منطق پر ۔ ایسی سمجھ ہے تب تو مرزائی ہوئے ۔ اُن کی اِس منطق سے ہر پاگل ۔ دیوانہ مجنوط الحواس (نعوذ باللہ) رسول بننے کا استعداد رکھتا ہے کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ استہزا اور تمسخر لوگ کرتے ہیں کیوں مفتی صاحب آپکے بھائیوں کی اِس منطق کا نتیجہ تو یہی ہوگا کہ جس کسی کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا جائے وہ رسول

ہو جائیگا کیونکہ استہزا شرط اور نبوت مشروط۔ نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ یہ جہالت کی منطق آپ ہی لوگوں کو مبارک رہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو عقل سلیم دے ورنہ دُنیا میں بہتیرے حیوان ناطق ہیں مفتی صاحب! ذرا ایمان سے بتلائیے تو کون کون غیر احمدی علماء مقابل کا سر مرزا صاحب کے مقابلہ میں کچلا گیا ہے میرے سامنے کُل مناظرہ کی روئداد موجود ہے۔ اسقدر بے سر و پا جھوٹ جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مرزا صاحب کے تمام مناظروں کا کچا چھٹا یہاں موجود ہے آپ کو نہ معلوم ہو تو چودھویں صدی کا مسیح خوب دیکھ جائیے اُسوقت حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ مرزا صاحب کے اشد مخالفین میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ شمس العلما مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ حکیم مظہر حسین مصنف چودھویں صدی کا مسیح۔ منشی الٰہی بخش صاحب عصائے موسےٰ شمس العلماء مولینا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالی مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ علامہ پیر مولینا مہر علیشاہ صاحب وغیرہ وغیرہ سینکڑوں سر بر آوردہ علماء اور فہمیدہ بزرگوار تھے اور ابتک اُن میں سے موجود بھی ہیں جنکے مقابلہ سے دہلی اور لاہور وغیرہ شہروں سے مرزا صاحب نے فرار ورزی کی اور اپنی بزدلی اور نامردی کو پبلک پر روز روشن کیطرح دکھا گئے اور خلقت پر مرزا صاحب کی حقیقت کھل گئی۔ بقول خواجہ آتش لکھنوی ؎

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا	کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

جنکی زوردار تحریروں نے مرزا صاحب کا ناک میں دم کر دیا۔ اُنکی خیالی نبوت کا قلع قمع کر دیا۔ اُن کی تمام مصنوعی عمارتوں کو ڈھا دیا۔ اُن کی جھوٹی پیشین گوئیوں پر پانی پھیر دیا۔ پبلک پر از شرق تا غرب جھوٹا نبی ثابت کر دیا۔ اُن کی ابلہ فریبیوں کو اظہر من الشمس کر دکھایا۔ اُن کے کاغذی گھوڑوں کی ٹانگ توڑ دی۔ اُسپر ایسا سُنہرا

جھوٹ۔ کیوں نہو اڈیٹری اخبار کا منصب اور اُسکا فرض خوب ادا کیا۔ شرم۔ شرم ہزار شرم۔ مفتی صاحب! اب اِس جھوٹ سے کام نہیں چلتا پہلے مرزا صاحب کے کرتوت لوگوں کو معلوم نہ تھے اب دُنیا پر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب کیسے تھے۔ لیجئے اب مجھ سے اسکی تفصیل سُن لیجئے اور خود مرزا صاحب کی زبان سے

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے	جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

مرزا صاحب نے اپنے مخالفین کے حق میں سینکڑوں بد دعائیں کیں بیوہ عورتوں کیطرح کوسا کاٹا۔ اُنکے سامنے اپنی موت کو ذلّت کی موت قرار دیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود مرزا صاحب لکھتے ہیں (۱) اگر میں[سلہ] کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپکی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤنگا (۲) اگر طاعون[سلہ] یا ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں (۳) اے میرے بھیجنے والے میں تیری ہی تقدیس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سے فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ[سلہ] میں مفسد اور کذاب ہے اُسکو صادق کی زندگی ہی میں دُنیا سے اُٹھالے۔

اڈیٹر صاحب! خدا لگتی فرمائیے ایکبار تو سچ کہدیجئے۔ مرزا صاحب کی اِس عاجزانہ اور بیکسانہ دعا پر نظر کیجئے کہ باوجود ایسی الحاح و زاری کے اُس دربار میں کچھ شنوائی نہوئی اور اُسکا اُلٹا اثر پڑا۔ یہ ہے غیرت خداوندی تعالیٰ اللہ عما یصفون ٥

ظلم بر خلق چوں ز حد بگذشت	غیرت حق فرود مرگش برد

مرزائیو! بتاؤ کس کا سر کچلا گیا۔ اور کون شیروں کیطرح ابتک امرتسر وغیرہ میں ڈکارتا ہے؟

سلہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر دکھایا کہ مرزا صاحب کو مولوی ثناء اللہ کی زندگی ہی میں ہلاک کر کے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ وہ کذاب تھے ۱۲ سلہ بحمدہ وہ مع الخیر ابتک دنیا میں موجود ہیں اور مرزا صاحب کا گوشت پوست بھی باقی نہو گا ۱۲ سلہ ایسا ہی ہوا۔ یہ دعا مرزا صاحب کی بطور مباہلہ کے تھی اسکو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور اپنے بندہ کو مرزا صاحب کے کذب اور فساد سے محفوظ رکھا اور بین طور سے دکھا دیا کہ مرزا کا ذب تھے اور ثناء اللہ صادق ۱۲

اور کون مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت کو خاک میں ملا کر فائز المرام ہے - مولوی ثناء اللہ یا
مرزا صاحب؟ آخر مرزا صاحب مرض ہیضہ یا اسہال ہی میں راہی برزخ ہو کر اپنے حق
میں سچا فیصلہ کر گئے کیسے - جناب مفتی صاحب کس کا سر کچلا گیا ان بطش ربك لشديد
تلاوت فرمایئے اور آپ ہی سچ سچ بتا دیجئے کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی ہی میں بقول
دعا، مرزا صاحب کذاب اور مفتری ثابت ہو کر کون ہلاک کیا گیا؟ مرزا صاحب یا
مولوی ثناء اللہ؟ یہ ہے **آسمانی فیصلہ** کہ مرزا صاحب کے سارے افترائی تار و پود کو تار
عنکبوت کی طرح غیرت خداوندی نے دار البوار کو پہنچا کر دنیا پر ظاہر کر دیا کہ جھوٹے
مدعی نبوت کا خاتمہ اس طرح ذلت کی موت کے ساتھ کر دیا جاتا ہے - سبحان
اللہ الذی لا یطاق انتقامہ احد - یہ ہے **فیصلہ آسمانی** - کہئے اڈیٹر صاحب
اب تو دل میں آپ شرمائے ہوں گے - یہ تو حشر مرزا صاحب کا ہوا - اب اُن کے
متبعین کی حالتِ اندوہناک پر بھی ماتم کے لئے تیار ہو جایئے اور دو آنسو گرا لیجئے
صاحبزادہ عبد اللطیف وغیرہ کا کابل میں کیا حشر ہوا - پتھر اور گولیوں سے سنگسار
اور بھر بار کون ہوا - کس کا بھیجا[۱] نکلوا دیا گیا - بقول آتش ع

جھاڑ دیئے مغز سے کبر کے کیڑے جو تھے	خاک برابر کیا پشہ نے نمرود کو

کس کا سرِ غرور لگدزنِ پیر و جوان ہوا - مرزا صاحب کے صاحبزادہ کا یا کسی اُن کے
مخالف کا - خیریت یہ ہے کہ اس واقعہ کو آپ کے پیر و مرشد گرو جی[۲] نے لکھ دیا ہے
ورنہ اس کا بھی اپنی عادت کے موافق آپ حضرات انکار ہی کرتے ع

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں	لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

[۱] مرزا صاحب کا رسالہ تذکرۃ الشہادتین جو دونوں کے مرثیہ میں لکھا گیا ہے امسال عشرہ محرم میں ضرور پڑھیے گا کیونکہ مرزا صاحب کو تو حضرات حسنین علیہما السلام سے بدعقیدگی تھی غالباً آپ کا بھی وہی برا عقیدہ ہو گا ۱۲

[۲] گرو جی اس معنی کر کے کہ مرزا صاحب کرشن بھی تو ہیں - ۱۲

مفتی صاحب! یہ انگریزی سلطنت ہے ہر طرح کی مذہبی آزادی ہے کوئی محمد بن جائے دہریہ ہو جائے۔ خدائی کا دعویٰ کرلے۔ سلطنت کو اسکی کچھ اعتنا نہیں۔ آپ جیسے آزاد مذہب والوں کے لئے ہندوستان ظل عاطفت ہے۔ ہاں ذرا اسلامی سلطنت کی سرحد میں قدم رکھیے اور مرزاجی کی نبوت بگھاریئے تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے۔ صاحبزادہ کی طرح میرزائی نبوت اور جھوٹی مسیحیت کیلئے ہر جگہ پوری خاطرداری اور مہماں نوازی کی رسد و سامان خاطر خواہ مہیا ہو سکتا ہے۔ فقط جانیکی دیر ہے۔ ذرا ہمت تو کیجئے۔ قدم آگے کو بڑھائیے۔ دور نہیں تو صاحبزادہ کے مرقد کی زیارت ہی کر آئیے۔ قادیانی بیت المال خالی ہو گیا ہو تو بخدا میں اپنی طرف حسبۃً للہ خیرات زاد راہ دینے کو حاضر ہوں کیونکہ آپ تبلیغ اسلام کو جائیے گا مگر شرط ہے کہ نبی قادیان کی کل تصانیف آپکے ساتھ ضرور ہوں اور ہر رسالہ کے ٹائٹل پر آپ اپنا پورا دستخط بقید لقب مفتی ثبت کرکے اسقدر عبارت لکھدیجئے کہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی اور مسیح موعود مانتا ہوں اور حضرت عیسٰے ابن مریم مر گئے جیتے نہیں۔ میں بھی کل اخراجات سفر کابل دہلی میں جمع کر دیتا ہوں۔ لیجئے اڈیٹر صاحب یہ چک حاضر ہے ہمت ہو تو منظور کر لیجئے۔ پھر مفت کا سفر نصیب ہونیکا نہیں۔

ہاں جناب اڈیٹر صاحب! اب فرمائیے کس کا سر کچلا گیا اور کون مارا گیا؟ اسقدر سفید جھوٹ سے اپنے اختیاری کالم کو روسیاہ کیا۔ اب پبلک کے سامنے آپکے جھوٹ کی قلعی کھل گئی۔ غیرت ہو تو طرابلس میں جاکر جان دیجئے اور شہیدوں میں نام لکھائیے تب آپکا کفارہ ہو گا۔

ہندوستان میں بھی باوجود سلطنت انگریزی ہونے کے آپ ہی لوگوں کا سر کچلا جا رہا ہے مگر میرزائیوں کے جسم پر فالج کا سخت مادہ نازل ہو رہا ہے۔ اسلئے حسن صحیح ان کے رائل

ہو گیا۔ اور برابر سر کھلتے کھلتے ورد والم اسکا مساوات ہو کر احساس باقی نہ رہا ابتدا میں پنجاب کے علمائے حقانیین نے میرزائی فتنہ کی پوری مزاحمت کی اُنکے عقائد باطلہ سے پبلک کو آگاہ کیا براہین احمدیہ کے سبز باغ کو بوضاحت تمام معلوم کرایا۔ الہامات مرزا الذکر الحکیم عصائے موسیٰ سے مرزا صاحب کی خبر لی گئی۔ اسپر بھی یہ ڈھٹائی کہ غیر احمدیوں کا سر کھلا گیا۔ واہ مفتی صاحب حق نمک بھلا ایسا تو ہو۔ روئی کی خاک جھاڑنا کوئی آپ ہی سے سیکھے۔ دیکھا کیسا سر کھلا گیا اور کس کا کسکا۔ بڑی خیریت ہوئی کہ مرزائیوں میں غیرت اور شرم نہیں۔ ورنہ سینکڑوں اس سر کھلے جانے کے بعد دھیلے کی سنکھیا منگا کر خودکشی کر کے حرام موت مرتے مفتی صاحب! از ماست کہ بر ماست پیش نظر رکھکر فیصلہ کیا کیجئے۔ سابق کے چند رسالے اس ناچیز کے شائع ہو چکے ہیں۔ آئینہ قادیانی۔ اظہار حق وغیرہ ذرا غور سے ملاحظہ کیجئے اور دکھا دیجئے کہ مرزا صاحب یا جناب حکیم خلیفۃ المسیح یا دیگر حضرات کی شان میں کوئی خلاف تہذیب بازاری لہجہ سے کام لیا گیا ہے؟ پھر جو آپنے حضرت مولٰنا ابو احمد رحمانی مصنف رسالہ فیصلہ آسمانی کے اوپر دور سے رامپوری گرے ہونڈ کی طرح زور زور سے بھونکنا شروع کیا۔ یہ کیوں؟ جواب باصواب دینا اور شے ہے۔ اور جب لوگ جواب دینے سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو گالیاں سناتے ہیں وہی انداز آپکا رہا۔ اسلئے میں بھی بشری حیثیت رکھتا ہوں۔ اور اہل قلم ہوں۔ آپ ہی کے لہجہ میں جواب دیا گیا آپ شائستگی اختیار کیجئے گا تو میں دس گنا تہذیب کو برتونگا۔ رکھ دیت رکھا ویت محققانہ جواب عالمانہ اعتراضات فلسفیانہ استدلالات دیجئے پبلک جسکو میزان عقل سے تولے تاکہ احقاق حق و ابطال باطل ہو جائے۔ شریفانہ روش تو یہ تھی جسکو آپنے غصہ میں آکر

سلہ دہلی میں منشی قاسم علی نے سر اٹھایا احمدی پرچہ جاری کر کے اپنے تمام مخالفین کو عموماً اور مولوی ثناء اللہ صاحب قاسم قادیان کو خصوصاً گالیاں دینا شروع کیا چند ہی مہینوں کے بعد لدھیانے میں اُن کا سر کھلا گیا اور اُن کے فریق نے بفحوائے من قتل قتیلا فلہ سلبہ مبلغ تین سو روپے اُن سے وصول کئے جس کی تاریخ اس شعر سے نکلتی ہے شعر قادیانی کا سر اُڑا کے لکھو + مال موذی نصیب غازی ہے ۱۲

کالے کوس دور پھینکدیا اور بازاری لہجہ میں خدا جانے کیا اَوَل فَوَل بکا اور ناحق اپنے اخبار کا منہ دروغ بے فروغ سے کالا کیا۔

مفتی صاحب! مونگیر و بھاگلپور ہی کو دیکھئے مباحثہ کے پیشتر آپکے بھائیوں نے کیا کیا جال پھیلایا۔ کیسے کیسے اشتہارات شایع کرکے مباحثہ کے خواہاں ہوئے پہلے تو علماءِ کرام نے ان کیطرف مطلق توجہ نہ فرمائی۔ کیونکہ خطاب کے لایق تو وہی ہوتا ہے جس میں کچھ بھی بوئے قیمت پائی جائے آپکے گروہ کا تو من اوّلہٖ یہی دستور رہا کہ جھوٹ کا طومار باندھکر نشانات نبوت قرار دیتے آئے اب جو بعض علماءِ کرام نے اس کی اشد ضرورت دیکھی تو امر بالمعروف کا حکم بجالایا فقط اشارہ کی دیر تھی مناظرہ کے لیے بڑے پیمانہ پر جدیدہ سامان بہم ہوگیا اور دُور دُور سے علماء و فضلاء و خواص و عوام مدعو ہوکر قدم رنجہ فرماتے گئے اور بحمدہ تعالیٰ اُس ہادی گمرہاں کے فضل کی ایسی بارش ہوئی اور یہ کر دکھایا کہ پانچ چھ ہزار آدمیوں کے سامنے آپ کے بھائیوں کو شکست فاش ہوئی اور ذلت کی بوچھاڑ نے ان کو ایسا شرابور کردیا کہ بھاگتے وقت قدم اُٹھنا دشوار ہوگیا تھا۔ جناب اڈیٹر صاحب! ایسا تو ہو گیا کہ بعد مباحثہ مونگیر ہمارے قدیم دوست مولوی ماجد صاحب بھاگلپوری (میرزائیوں کے سرگروہ) عام مجلسوں میں بھی لوگوں سے دبکتے پھرتے ہیں مقابلہ و مواجہ سے ان کو شرمندگی ہوتی ہے۔ جدھر نکلے اُدھر اُنگلی اُٹھ گئی کہ مولوی ماجد مرزائی ہوگئے۔ حکیم عبدالسلام مرحوم کی مسجد میں جمعہ پڑھاتے تھے مسلمانوں نے اُن کی امامت موقوف کردی مسجد سے نکال دئے گئے۔ یا تو اسی بھاگلپور میں لوگ عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یا اب جدھر نکلتے ہیں لوگ نفرین کرتے ہیں اور بجائے مولوی ماجد صاحب کے مرزا ماجد پکارتے ہیں حقیقتاً یہ ہے ذلت کی مار جو دشمنانِ دین کو نصیب ہوتی ہے آپ کی مرزائی مشن جو بڑے زوروں پر یہاں چل رہی تھی مباحثہ ہی کے روز سے ٹوٹنی شروع ہوئی اور ہر طرف سے

نفرین و لعنت کی آواز کے ساتھ غل تھا کہ سب دھوکا تھا دھوکا۔ یہ ہے علمائے ربانیین کے ارادوں کا اثر اور کوشش کے نتیجے اور مرزائی گروہ کی ذلت۔ اڈیٹر صاحب! اگلے مدعیان نبوت اور مہدویت کی کامیابی کے کارنامے آپکو معلوم نہیں بڑی بڑی مستند تاریخوں میں دیکھئے۔ جھوٹے تو تھے۔ مگر لاکھوں نے ساتھ دیا۔ بعضوں نے صدہا برس سلطنت کی۔ تو کیا اس کامیابی سے اُن سب کو آپ سچا مان لینگے؟ دنیاوی کامیابی دلیل برگزیدگی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ گرو نانک جی یا دیانند سرستی جی کا چیلا بننا پڑیگا اِن کی کامیابی کے مقابلہ میں بیچارہ مرزا صاحب کی کچھ ہستی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ آپ کے یہاں تو چند ذی علم یقین سادہ لوح۔ سیدھے سادے کٹھ ملاؤں نے ساتھ دیا بقول آپ کے لاکھ دو لاکھ (اِس تعداد کی صحت کو آپ جانئے یا آپکا ایمان جانے) عوام الناس ماننے لگے۔ دو چار ہزار کا چندہ آنے لگا لقمۂ تر کی صورت ہوگئی۔ دس پانچ نقل محفل حاشیہ نشینان نے ہر وقت تعریفیں کر کے مرزا صاحب کے دماغ کو پریشان کر دیا۔ اِسی کو کامیابی اور اُن کی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہیں تو پھر جن جھوٹوں مکاروں کو ان سے ہزار گونہ کامیابی ہو رہی ہے وہ تو مرزا صاحب سے بھی بڑھکر گرو گھنٹال ٹھہرینگے۔ اور آپ لوگ پر اُن کی اقتدا لازم ہوگی (نعوذ باللہ)

بس جناب لقمۂ چرب اُڑائے جائیے۔ معلوم ہوگا حشر میں بینا شراب کا۔ مگر بھائی صاحب یاد رکھیے آسمانی عدالت کے روبرو ایک دن جانا ضرور ہے۔ جب کاذبین کے گروہ روبرو حاضر کئے جائینگے اور ہاتھوں میں فرد قرارداد جرم دیا جائے گا اور فالس پرسینیشن (False Personation) (یعنی جھوٹے نبی کو سچا نبی ماننا) کا دفعہ سنایا جائیگا اور جھوٹی شہادت کی مجال نہ رہیگی اُسوقت اپنی اپنی شامتِ اعمال کا افسوس ہوگا اور صدائے یالیتنی کنت تراباً بالکل بے سود ہوگی خدا کیواسطے ذرا تخلیہ میں اسپر غور کیجئے۔ ہٹ دھرمی۔ ضد۔ پاس سخن۔ بیجا تعصب دل سے نکال دیجئے۔ خدا شاہد ہے

فقط اسلامی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو اکٹھا کردوں اور اللہ کے واسطے جو کچھ اُن کے خیالات کی غلطی ہو عام طور سے بلا رو و رعایت ظاہر کردوں۔ اگر مان گئے تو اُن کا بھلا ہوا۔ نہ مانیں تو میں بری الذمہ ہوں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

مفتی صاحب! رسالہ فیصلۂ آسمانی گمنام نہیں چھپا ہے عینک لگا کر دیکھئے ٹائٹل ہی پر مولف کا نام حضرت مولانا سید ابو احمد رحمانی صاف طور سے لکھا ہوا ہے۔ اصل یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ پبلک کے سامنے اِس صریح جھوٹ کا آپکے پاس کچھ جواب ہے جو آپنے لکھا ہے "کسی مولوی نے جو بسبب بزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے ایک رسالہ چھاپا ہے جسکا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے" یہاں پر ناظرین سے التماس ہے کہ رسالۂ فیصلہ آسمانی خود ملاحظہ کر کے اڈیٹر صاحب کی راستبازی اور نیک دلی کی داد دیویں۔ کیا اخبار کے اڈیٹر کا یہی شیوہ ہے کہ صریح جھوٹ لکھے اور بدیہی واقعات کا انکار کرے۔ شرم۔ ہزار شرم۔ شاباش اڈیٹری کو بھی بدنام کیا۔ جھوٹ بولکر اپنی وقعت خود انسان کھوتا ہے آیندہ اُسکی تحریر پر ذرہ برابر وثوق نہیں رہتا۔ اِس میں مولف صاحب کا کیا بگڑا آپ خود اپنے ہاتھ سے اپنی عزت کا خون کرتے ہیں بقول سعدی ؎ ہر کس از دست غیر نالہ کند ✣ مفتی از دست خویشتن فریاد۔

لیجئے آپ بزدلی اور نامردی کا بھی سبق جسکو دل سے بھلا دیا ہی یاد کر لیجئے۔ اور ایسا نقش کالحجر کر لیجئے کہ پھر کبھی سہو اور خطا نہ ہونے پائے۔ بزدلی اور نامردی تو خود مرزا صاحب نے بارہا دہلی کے مناظرہ میں۔ لاہور میں۔ قادیان میں بمقابلہ شمس العلما مولینا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ پیر مولینا مہر علیشاہ صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہم ایسی دکھائی ہے کہ ناگفتہ بہ۔ اہل حق کے سامنے آنیسے اُنکی روح کانپ جاتی تھی۔ اشتہارات تو لمبے چوڑے مرقومہ اکتوبر ۱۸۹۱ء شائع کردئے تھے مگر جب مقابلہ کیلئے بلائے گئے ایک ایک غذر

مجہول وحیلۂ نامعقول کرکے کافور ہی ہو گئے۔ شمس العلماء مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی محمد بشیر صاحب بھوانی بھوپالی کا واقعہ رُوئداد مناظرہ میں طشت از بام ہو چکا ہے اور چھپکر تمام ہندوستان میں شائع ہو گیا ہے۔ ہزار حاجی محمد احمد صاحب نے آنکھ دکھا کر اپنے خسر کی مجہول علالت کا حیلہ کرکے فرار کیا۔ علاوہ اسکے چودھویں صدی کا مسیح میں اس کا کچا چٹھہ درج ہے اُسی کو دیکھیئے اور اپنا بھولا ہوا سبق پھر یاد کر لیجئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت مرزا صاحب نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ قادیان میں ہرگز نہ آئیں گے مگر وہ شیر مرد فاتح قادیان وہاں پہنچکر مقابلہ کے لئے خم ٹھونک کر کھڑا ہو گیا اور ڈٹا رہا مگر مرزا صاحب اپنے زنانہ گھر سے باہر نہ نکلے۔ کہئیے مفتی صاحب یہ کسقدر شرمناک بزدلی اور نامردی ہے کہ حریف میرے گھر پر امرتسر سے آوے اور آپ زنانہ سے باہر نہ نکلیں۔ اب فرمائیے بھولا ہوا سبق یاد ہو گیا یا نہیں؟ واہ ری بیحیائی خدا تیرا ناس کرے۔ تو ان کے ہر رگ و پے میں گھسی ہوئی ہے ؎

حیا و شرم و ندامت اگر کہیں بکتیں	تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کیلئے

میرے مہربان اڈیٹر صاحب! جناب حکیم خلیفۃ المسیح صاحب کی خدمت میں ڈور سالے فیصلۂ آسمانی کے مونگیر سے اور ایک کلکتہ سے بھیجے گئے ہیں اُن کی رسید موجود ہے مونگیر اور بھاگلپور کے اکثر قادیانیوں کو مفت تقسیم کئے گئے۔ حالانکہ اُن کے لئے نصف قیمت رکھی گئی تھی۔ لاہور۔ امرتسر۔ پشاور۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ سیالکوٹ گورداسپور۔ بلوچستان۔ دہلی۔ مراد آباد۔ ممباسہ۔ افریقہ۔ زنجبار۔ بریلی بنارس۔ لدھیانہ۔ کشمیر۔ کلکتہ۔ عظیم آباد۔ آرہ۔ منظفر پور۔ دربھنگہ۔ گیا۔ پورینہ چاٹگام وغیرہ وغیرہ سینکڑوں شہر میں یہ رسالہ بہ قبولیت تمام شائع ہوا۔ اسکے متعلق اشتہارات عام شاہراہوں پر لگائے گئے اہلِ حدیث۔ اہلِ فقہ۔ البشیر میں اشتہار دئے گئے۔ اس ڈنکے کی چوٹ پر بھی اڈیٹر صاحب کی سماعت کام نہ دے

تو سوائے اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے ولہم اذان لا یسمعون بہا فرداً فرداً میرزائی اخبار کو بھیجنا میرا فرض نہ تھا آپ کو اگر ضرورت تھی تو خود منگواتے قیمتاً نہ سہی ۔ مفت ہی طلب کرتے کیونکہ آپ تو مفتی صاحب ہیں نہ بھیجتا تو البتہ کوئی الزام عاید ہو سکتا تھا ۔ ایڈیٹر صاحب ! آپ کہتے ہیں کہ منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی پوری ہوئی اور جناب حکیم خلیفۃ المسیح صاحب جو آپ کے بجائے مرشد کے ہیں جس کی اتباع آپ سب مرزائیوں پر لازم اور واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ پیشگوئی ابھی پوری نہوئی ممکن ہے کہ آگے چلکر ان کی اولاد واحفاد سے پوری ہو جائے ۔ اب یہ فرمایئے کہ ان دونوں میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ۔ آپ یا خلیفۃ المسیح ۔

اور اس پیشین گوئی پوری ہونے کے کیا معنی مراد ہے ذرا مہربانی کرکے اسکی تفصیل بتایئے کہ کس طرح پوری ہوئی ۔ آیا احمد بیگ کا داماد مر گیا ۔ اور محمدی کا نکاح مرزا صاحب کے ساتھ ہو گیا ۔ ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ پھر واقعہ صریحہ کے خلاف پیشین گوئی پوری ہونا چہ معنی دارد ۔ ایسے صریح جھوٹ کو پورا ہونا کیونکر کہتے ہیں ۔ پھر تو دنیا میں جھوٹ کوئی بات باقی نہیں رہ سکتی ۔ اور نہ کوئی پیشگوئی کسی کی جھوٹی ہو سکتی ہے منکوحہ آسمانی کے متعلق ذرا مرزا صاحب آنجہانی کے الہامات بکرات و مرات ملاحظہ کیجیے اور اُن کے اقوال موثق پر غور فرمایئے اور اس کا جواب مرزا صاحب کی کتابوں میں بتلایئے ۔ یا جناب حکیم صاحب کو اسکی تفسیر کی تکلیف دیجئے شاید اِن کے خیال میں کچھ آجائے ۔

کذبو ابایاتی وکانو بہا یستہزءون	اُنہوں نے میری نشانیوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا
فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک	کیا سو خدا انکے لئے تجھے کفایت کریگا (۱) اور
امر من لدنا انا کنا فاعلین	اُس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا (۲) یہ امر
زوجنٰکہا الحق من ربک	واپس لانا ہماری طرف سے ہی اور ہم ہی کرنیوالے ہیں

فلا تکونن من الممترین لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید۔ انا رادوھا الیک توجہت لفصل الخطاب انا رادوھا

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۰ و ۶۱

(۳) بعد واپسی کے ہمنے نکاح کر دیا (۴) تیرے رب کیطرف سے ہے تو شک کرنیوالوں میں سے مت ہو (۵) خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اُسکو کر دیتا ہے (۶) کوئی نہیں جو اُسے روک سکے (۷) ہم اُسکو واپس لانیوالے ہیں (۸) آج میں فیصلہ کرنیکو متوجہ ہوا ہم اُسکو واپس لانیوالے ہیں

یہ اُردو ترجمہ اور عربی الہامات مرزا صاحب کے ہیں ان میں بلا شرط اور بغیر کسی قید کے منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا بیان ہوا ہے اور اُس کے وقوع میں آنے کو اس زور سے بیان کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ اُس سے زیادہ یقین دلانے کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اسی طرح احمد بیگ کے داماد کی موت کی پیشین گوئی بڑے زوروں سے کی ہے کہ ڈھائی برس میں مر جائیگا جب نہ مرا تو یہ کہا گیا کہ خوف ڈر اس سے میعاد ٹلگئی مگر میرے سامنے اُسکا مرنا ضرور ہے اگر میرے سامنے وہ نہ مرا اور میں مر گیا تو میں جھوٹا ہوں" پھر مرزا صاحب اپنے الہام کی تفسیر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو (یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت) پوری نہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا" اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ[1] خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جسکی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذو الجلال جسکے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴) پھر مرزا صاحب اُسی انجام آتھم کے صفحہ ۲۲۳ میں فارسی الہام بیان فرماتے ہیں وہ یہ ہے۔ بار شمار ایں نگفتہ ام کہ ایں مقدمہ برہمیں قدر

[1] جب ہی تو صاحب قصہ آسمانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب رسول نہیں اور نہ الہام ربانی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں سے خلاف وعدگی نہیں کرتے اگر مرزا صاحب رسول ہوتے اور یہ ربانی الہام ہوتا تو ضرور پورا ہوتا اور انکے سامنے مرتا ۱۲

با تمام رسید و نتیجہ آخری ہمان است کہ بظہور آمد و حقیقت پیشگوئی بر ہمان ختم شد۔ بلکہ اصل امر برحال خود قایم است و ہیچکس با حیلہ خود او را رد نتواند کرد ایں تقدیر از خداے بزرگ تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آں خواہد آمد۔ پس قسم آں خدائے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود و او را بہترین مخلوقات گردانید کہ ایں حق است و عنقریب خواہی دید و من ایں را برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم و من نگفتم الا بعد از انکہ از رب خود خبر دادہ شدیم

یہ ہیں مرزا صاحب کے الہامات جنکو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کی قسمت نہ احمد بیگ کا داماد مرا نہ منکوحہ آسمانی لوٹ کر آئی یہ حسرت اپنے ساتھ لیگئے اور پیشگوئی پوری نہوئی۔ اور مستند اقرار سے کاذب بلکہ اکذب ثابت ہوئے۔ بدیہی واقعہ کو بیچو کیا اس کا آپ انکار کر سکتے ہیں؟ کسی نے خوب کہا ہے ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے		رہیگی حسرتِ دیدار تا روزِ جزا باقی

اب کہیئے مفتی صاحب یہ پیشین گوئیاں پوری ہوگئیں؟ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے مرگیا۔ یا مرزا صاحب اُس کے سامنے مرگئے؟ ذرا شرم ہو تو اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالئے۔ اور صریح جھوٹ کے بے سُری تان اُڑایا کیجئے۔ مگر پبلک پر آپ لوگوں کی حقیقت بالکل کھل گئی۔ اب کوئی دھوکے میں نہیں آئیگا۔ فیصلہ آسمانی کے ان باتوں کا آپکے پاس کیا جواب ہے دعوے تو کر دیا اب مرزا صاحب کی تصانیف سے اسکا جواب نکالکر پبلک میں پیش کیجئے تب تو مردانگی ہے۔ ورنہ سکوت اختیار کر کے زنانہ میں بیٹھ رہیے بیفائدہ جھوٹ کا طومار باندھکر خلائق کی نظر میں کیوں ذلیل ہوتے ہیں۔ اب اس سے کام نہ چلیگا۔ بھائی صاحب! ذرا غور کیجئے کہ آپ کے مخالف علماءِ صالحین نے نبوت کا جھوٹا دعوےٰ نہیں کیا۔ براہین احمدیہ کیطرح پیشگی چندہ۔ سراج منیر کی زر پیشگی وصول کر کے بندگان خدا کو فریب نہ دیا۔ تائید اسلام اور لنگر خانہ کے نام پر ہزاروں ہزار چندہ نہیں لیا۔

؂۱ مرزا صاحب کی الہامی تقدیر مبرم کو ناظرین دیکھیں کیا معلق ہو گئی اب عقل سلیم اسکو ٹالی کہسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ۱۲

بیواؤں اور یتیموں اور رنڈیوں کے مال پر دانت نہیں لگائے خیر ان سب رقموں کا حساب تو مرزا صاحب بجھانی پر چھوڑیے وہ جانیں اور اُن کے کرتوت اب آپ ذرا ایمان کو راہ دیکر یہ فرمائیے کہ دُنیا کا کُتا کون ہوا ۔خود بدولت ۔یا مخالف علماء صالحین ؟

مرزا صاحب کی تکذیب کی سینکڑوں دلیلیں موجود ہیں ۔ وقتاً فوقتاً علی الترتیب سبھوں پر روشنی ڈالی جائیگی اور پبلک کے سامنے تنقید کے لیے پیش کی جائیگی ابھی تو بسم اللہ ہوئی ہے اُسی پر آپ لوگ گھبرا کر چیخنے لگے ؏

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیوں	آگے آگے دیکھو تو ہوتا ہے کیا ؟

فیصلہ آسمانی میں تو فقط جن باتوں کو مرزا صاحب نے اپنے صدق وکذب کا عظیم الشان نشان قرار دیا تھا اور وہ سب سرے سے جھوٹی ثابت ہوگئیں اُسیکا ذکر کرکے پبلک کو ہوشیار کیا گیا ہے تاکہ اُنکا کذب روز روشن کی طرح دُنیا پر ظاہر ہوجائے اور ہر خواص و عام کو مرزا صاحب کی ابلہ فریبیوں پر دھوکا کھانیکا موقع باقی نہ رہے ۔ الحمد للہ علی ذلک اُس ہادی برحق کے فضل سے ایسا ہی ہو رہا ہے اور فیصلہ آسمانی کی قبولیت علماء و فضلاء و محققین و دانشمندوں کے گروہ میں پورے طور سے روز افزوں ہے ۔ آخر میں اس رسالہ کے اُن بزرگواروں کی رائے اور اثر قبولیت کا مضمون درج ہوگا ۔ ملاحظہ فرمائیے گا ۔

مفتی صاحب ! یہ امر آخر ہے کہ آپ کے نزدیک کسی مخالف کو زکام یا دردِ سر ہوجائے تو آپ مرزا صاحب کی کرامت سمجھئے ۔ یا کوئی اپنی موت سے مرجائے اُن کی صداقت کی دلیل ہوجائے ۔ یہ وہم کی بیماری ہے اِسکی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں ؏

ایں کرامت ولی ما چہ عجب	گربہ شاشید گفت باراں شد

سلہ مرزا صاحب کے حقیقی خسر صاحب کا قصیدہ جو پرچہ اشاعت السنتہ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ میں شائع ہو چکا ہے اس میں ۱ بیت یہاں بفائدہ چند شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں ؏ ہر گھر میں ہے مالداروں کی تلاش ÷ تاکہ حاصل ہوئیں وجہ معاش ہو یتیموں ہی کا یا رانڈوں کا ہو ÷ رنڈیوں کا مال یا بھانڈوں کا ہو ÷ کچھ نہیں تفتیش سے اُن کو غرض ÷ حرص کا ہے اس قدر اُن کو مرض بدمعاش اب نیک از حد بنگئے ÷ بو سیلم آج احمد بن گئے ۔ مرزا صاحب کی نظر سے یہ قصیدہ گذرا ہوا ہے مگر جواب ندارد ۱۲

مفتی صاحب! میں آخر میں مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ آپ من حیث اڈیٹر اخبار جس کو ہر مخالف اور ہر موافق لیتا ہے اپنے لہجہ کو بازاری لہجہ نہ بنائیے۔ جو کچھ لکھئے تہذیب سے نہ گذرے اُسکا جواب ویسا ہی مہذبانہ ہو تو پھر قلم آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بدزبانی اور ناشایستگی سے پہلے تو آپ خود پبلک میں بدنام ہوتے ہیں۔ دوسرے مجیب کو بھی آپ بدتہذیبی کا اشتعال دیتے ہیں مجھکو اس امر کا سخت افسوس ہے۔ مہذبانہ برتاو رکھئے کہ مخالف و موافق کو مضمون سے دلچسپی رہے اور اسلامی تقاضا اور محبت سے کہتا ہوں اگر کچھ گراں خاطر گزرا ہووے تو معاف فرمائیے اور جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی جناب میں بھی دست بستہ گذارش ہے کہ مجھے ترکی بہ ترکی جواب دینے میں معذور سمجھیں۔ فیصلہ آسمانی۔ آئینہ قادیانی وغیرہ وغیرہ تصانیف میں علمی مذاق کی حیثیت سے داب مناظرہ برابر مرعی رہا لہجہ شریفانہ رکھا گیا۔ آپ کی جناب میں یا مرزا صاحب آنجہانی کی شان میں کوذاتی حملہ ناشایستہ کبھی نہ ہوا فقط واقعات کا اظہار کرتا رہا۔ شاید مفتی صاحب کو یہ طرز شائستہ پسند نہ آیا اور بازاری لہجہ منظور خاطر ہوگیا اس لئے میں بھی معذور ہوگیا والعذر عند کرام الناس مقبول میں آپ کی جناب میں گستاخانہ عرض کرتا ہوں اور تعجب کرتا ہوں کہ آپ جیسے ذی علم مناظر کہنہ مشق۔ خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں۔ دارالصدر قادیان سے اخبار نکلے اور یہ بازاری لہجہ رہے تو پھر اوروں کا کیا حال ہوگا۔ مجھکو آپ کی جناب میں باوجود میرزائیت کے ہنوز کچھ ایسا حسن ظن ہے کہ ظاہر نہیں کرسکتا۔ کبھی موقع ہو تو بالمشافہ آپ پر ظاہر ہو جائیگا۔ زیادہ حد ادب۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

جناب مفتی صاحب! میں بڑی جرأت سے بے باکانہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کو کسی نے غلط خبر دی کہ فیصلہ آسمانی گمنام ہے۔ آپنے بغیر ملاحظہ کئے ہوئے اس

خیر کو خلاف منصب ایڈیٹری اخبار باور کرلیا اور مضمون دھر گھسیٹا۔ اخباری شان سے باہر ہے۔ پہلے اُس کو دیکھ تو لیتے۔ وہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح کے یہاں موجود تھا فیصلہ آسمانی کے مولف حضرت مولینا بالفضل اولینا مجدد دوراں مولانا سید ابو احمد رحمانی ہیں (متع اللہ المسلمین بطول بقایہ) یہ کنیت صاف طور سے ٹائٹل پر درج ہے اور ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں شائع ہو چکا ہی نظر سے گزر چکا ہے کیسی خجلت کی بات ہے کہ آپنے گمنام لکھا ہے پبلک کی نظر میں کیسی سبکی ہوئی ہو گی۔ اور یہ تو فرمایئے کہ اگر کوئی باخدا ہیں طریقہ سے امر حق کو خلق پر ظاہر کرے اور اپنی عاجزی اور انکساری سے اپنے نام کی شہرت نہ چاہے اور اس خیال سے اُسے اپنے آپ کو مشہور کرنا پسند نہو تو یہ اُسکی بے ریا کوشش دینی ہو گی یا نامردی۔ ذرا شرم کیجئے اور جناب خلیفۃ المسیح سے اس مسئلہ کو دریافت کر کے کہیئے۔ اب فیصلہ آسمانی کی قبولیت کی بعض سندیں ملاحظہ کیجئے۔

(۱) پہلی تحریر جناب مولانا مولوی سید علی محمد (خان بہادر المتخلص بہ شاد) افصح الفصحا ابلغ البلغا صاحب تصانیف کثیرہ ناظم بے مثل۔ ناثر بے بدل آنریری مجسٹریٹ پٹنہ جو بصلہ ممتاز ادیب ہونے کے پولیٹکل پنشن گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے سرفراز ہیں۔

"رسالو نکا یم فلٹ (فیصلہ آسمانی و نمک سلیمانی وغیرہ) اور سرفراز نامہ پا کر بیحد منت گزار ہوا۔ آجتک اِسوقت ممکن ہوا رسالوں کو دیکھا بیچارے قادیانیوں کو تو آپنے اور دیگر اہل علم نے واقعی کہیں کا نہ رکھا۔ روس و جاپان کی جنگ کی تصویر آنکھوں میں پھر گئی۔ اللہ اکبر۔ مرزا صاحب اور انکے اتباع کی تفصیلی حالات کیا معلوم تھے۔ آپنے واقعی مسلمانوں پر رحم کھایا۔ توحید جو اصل اسلام ہی تعجب ہی کہ مرزا صاحب ضمناً اُس کے بھی مخالف نظر آتے ہیں۔ اگر آپ اِن سب باتوں کو بہ تفصیل عام فہم اور فصیح مہذب زبان میں بیان نہ کرتے تو غضب کا دھوکا مسلمانوں نے کھایا ہوتا اللہ تعالے بتصدق اپنے حبیب برحق کے اس درماندہ قوم ستر اشترا

وموجدانِ مذہب کے ہاتھوں سے بچائے۔ آمین

السید علی محمد شاد

(۲) دوسری تحریر جناب مولانا مولوی حکیم ڈاکٹر سید محمد جواد صاحب عظیم آبادی جن کی فصاحت اور بلاغت اظہر من الشمس ہے۔

حبیب لبیب ادیب اریب دام لطفکم۔ السلام علیکم۔ رسائل مرسلہ پہنچے سبب دلچسپی کے ہوئے۔ چھوٹے چھوٹے رسالے تو اسقدر دلکش نہ ہوئے۔ مگر حصہ دوم فیصلہ آسمانی میں خوب جی لگا۔ اُردو سلیس طرز تحریر سُلجھا ہوا ہے خصوصاً آخر حصہ کے مطالعہ سے یہ بھی مستنبط و مستفاد ہوتا ہے کہ لکھنے والا مشتاق اور اُسکی نظر وسیع اور قوت متفکرہ قوی ہے۔

حقیر محمد جواد عفی عنہ

(۳) تیسری تحریر مولوی نور احمد امرتسری کی بھی بلاحظہ فرمائیے۔

بعد تسلیم نیاز مندانہ المرام بالاجمال آنکہ رسالہ فیصلہ آسمانی کو جن بزرگوں نے دیکھا بنظر وقعت و پسندیدگی دیکھا ہے اِسکی اشاعت میں حتی الامکان کوشاں ہوں امتثالاً لامر کم الشریف اشتہارات مقامات متعددہ میں شائع کئے گئے۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ پشاور لائل پور۔ سرگودہا۔ لدھیانہ وغیرہ۔ قادیانیوں کی عادت ہو رہی ہے کہ اول تو ایسی چیز کو دیکھتے نہیں اگر دیکھیں بھی تو نظر غور سے نہیں دیکھتے۔ مادہ انقیاد و تسلیم و اتباع حق اُنمیں نہیں رہا اِلا ماشاء اللہ۔ فضول جھگڑوں سے اِن کو کام ہے۔ وما تغنی الایات والنذر الخ

نور احمد عفی عنہ

بقیہ اسناد ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہونگی۔ انشاء اللہ تعالے

آپ مہربانی فرما کر فیصلہ آسمانی کے ساتھ شہادت آسمانی اور تنزیہ ربانی کو بھی بلاحظہ کیجے

راقم ابوالمجد عبد الرحمٰن

مرزائی مناظرہ کی بعض کتابیں

حضرات ناظرین! مندرجۂ ذیل کتابیں مرزائی حبل تار و پود کے توڑنے کے لئے کافی ہیں۔ تحقیق طلب حضرات ضرور ملاحظہ کریں تاکہ مرزائیوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔

۱	فیصلہ آسمانی در سہ حصہ	صرف یہی مختصر رسالہ مرزا صاحب کے واقعی حالات معلوم کرنے کیلئے کافی ہے قیمت حصہ اول ۳ر حصہ دوم ۴ر اسکا طرز تحریر اور قوت دلائل لایق دید ہے
۲	حقیقۃ المسیح	اسمیں حضرت مسیح کے آنیکی علامات بیان کرکے یہ دکھایا ہے کہ مرزا صاحب میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں۔ اور بعض فرضی دعوؤنکا بطلان ہے۔
۳	شہادت آسمانی	سنہ ۱۳۱۲ھ کے رمضان شریف جو چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع ہوا اُسکو مرزا صاحب نے بڑے زور سے اپنے لئے شہادت آسمانی لکھا ہے اسکا غلط ہونا پُرزور تقریر سے ثابت کیا ہے قیمت ۲ر
۴	تنزیہ ربانی از تلویث قادیانی	بدر کے مضمون نکاح والی پیشینگوئی کا جواب پُرزور طریقہ سے دیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے تمام وعدوں کو پورا کرتا ہے
۵	معیار صداقت	یہ بھی بدر کے جواب میں ہے

خادم اسلام خیرخواہ مسلمانان محمد ابوالحسن رحمانی مخصوصپور مونگیر

يا قومنا اجيبوا داعي الله

اے بھائیو اللہ کیطرف بلانیوالے کی بات مانو

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ مسمیٰ

معیارِ صداقت

جس میں مختصر طور سے ثابت کیا گیا ہی کہ مرزا صاحب اپنی بیان کردہ معیار
کی بموجب کاذب ہیں۔ اور نکاح والی پیشین گوئی قطعاً غلط ہوئی۔ اسکا
کوئی جواب نہیں ہو سکا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے
ماننے سے خدا اور رسول کو چھوڑنا ہوگا اگرچہ انکے ماننے والے اپنی زبان سے کہیں

حسب فرمایش منشی شیخ مولا بخش صاحب عرف مولائی رحمانی
منشی سراج الدین رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں طبع ہوا

بار دوم۔ ۱۰۰۰ — قیمت ۱ر — ملنے کا پتہ :- حاجی لیاقت حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد صاحب کے ماننے کا
نتیجہ
اور اونکی صداقت کا معیار

برادران اسلام خدا کے لئے توجہ کریں

اور مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار ملاحظہ فرمائیں۔ اور انصاف دلی سے فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے اور مرزا صاحب کے ماننے سے ہمیں کسے کسے چھوڑنا ہوگا؟ اور کیا کیا خطرناک باتیں ماننا پڑینگی؟ خدا کو۔ رسولؐ کو۔ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کو۔ حدیث رسولؐ کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور تمام اولیاء اللہ کو چھوڑنا ہوگا۔ اور امور ذیل اوسے ماننا ہونگے۔

(۱) خدائے قدوس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہایت پختہ عہد کرکے بھی پورا نہیں کرتا۔ چنانچہ محمدی کے نکاح میں آپکا مرزا صاحب سے نہایت ہی پختہ وعدہ کیا اور تخمینا بیس۲۰ برس تک امید دلائی مگر اس وعدیکو پورا نہ کیا اسیطرح اوسکے شوہر سلطان محمد کے مرنکی وعیدکی مگر پوری نہ کی اور اسیوجہ سے مرزا صاحب اپنے پختہ اقرار سے کاذب ٹھیرے۔ اسکا مفصل اور مدلل بیان فیصلہ آسمانی کے حصہ اول و دوم و سوم میں نہایت تحقیق اور تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اور پھر جو کچھ کہا گیا تھا اُسکا جواب تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت میں دیا گیا۔ خدا کی وعدہ خلافی کے ثبوت میں بعض آیتیں پیش کرتے ہیں جن سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرات قادیانی خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف مانتے ہیں (نعوذ باللہ) اسکا نتیجہ یہ ہے کہ خدا اور رسول کے کسی بات پر اطمینان اور یقین نہیں ہو سکتا پھر ایسے خدا کو کون مان سکتا ہے اور ماننے کی کیا وجہ ہے؟ الحاصل مرزا صاحب کو وہی مان سکتا ہے جو خدا کو چھوڑے مگر افسوس کہ قادیانی اس پر غور نہیں کرتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ سے گزارش

رسالہ فیصلہ آسمانی حضرت مصنف نے خلاف عادت محض آپکی خیرخواہی کے خیال سے لکھا تھا
مگر آپ غور سے ملاحظہ نہین کرتے اور خیالات کا ذبانہ آپکے دماغ مین ایسے جانشین ہوگئے ہین کہ
اس کے مضامین عالیہ صادقہ کی گنجایش نہین رہی جو صاحب دیکھتے بھی ہین وہ پہلے ہی سے اُس کے نہ
ماننے کا ارادہ کرلیتے ہین - الا ماشاء اللہ

بھائیو! تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہون کہ غور سے دیکھو خصوصًا جو کچھ علم رکھتے ہین وہ انصاف
دلی سے دیکھین - کسطرح عام فہم عبارت مین حقانیت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے - اور یقین
کرلو کہ اسکا جواب قیامت تک کسی سے نہین ہوسکتا - ملاحظہ کرو کہ بڑے تقاضون سے خلیفۃ المسیح صاحب
نے بدر کے دو کالم مین اسکی ایک بات کا جواب لکھوایا تھا - اُسکے دو جواب ایک مفصل اور دوسرا
مختصر حضرت مصنف نے تحریر فرمائے ہین - اُنہین ملاحظہ کیجئے اگر طلب حق ہے تو بخوبی معلوم کرلینگے
کہ فیصلہ آسمانی کا جواب نہیں ہوسکتا - جب خلیفۃ المسیح کے دربار سے ایسا مہمل جواب نکلا جس سے مجیب
کو اور خلیفہ صاحب کو شرمانا چاہئے تو پھر دوسرے سے کیا امید ہے اور وہ کیا لکھیگا - اور مین پیشنگوئی کرتا ہون
کہ اس جواب کو دیکھکر کوئی ذی علم اسکے جواب کی ہمت نہین کریگا - اور جو کوئی کریگا تو بہت پشیمان ہوگا
اور ذلت اُٹھائیگا - دیکھئے عبد الماجد صاحب نے کچھ لکھا مگر اسکے جواب مین اسوقت تک سات رسالے
لکھے گئے ہین جنمین اُنکی بدعیانتیان اور جہالتین دکھائی گئی ہین اب فیصلہ حصہ دوم کی توضیح کو ناظرین
دیکھینگے کہ کس خوبی اور صفائی سے مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنہین کاذب ثابت کیا ہے اب جواب
لکھنے سے پہلے مین مرزا صاحب کے ماننے کا نتیجہ آپکے روبرو پیش کرتا ہون اُسے ملاحظہ کیجئے اور خدا کے
ڈر کر امر حق کو اختیار کیجئے - اللہ آپکو توفیق دے -

آپکا خیرخواہ

عبد اللطیف رحمانی

(۲) قرآنمجید کی بہت آیتوں میں آیا ہے کہ خدا قدوس وعدہ خلافی نہیں کرتا اُسکے
سارے وعدے سچے ہوتے ہیں یہ سب آیتیں غلط ہیں (نعوذ باللہ) اگرچہ ملعون کے خیال سے بظاہر یہ الفاظ
زبان سے نکہیں مگر اپنے خیال کے بموجب قرآنمجید کی بعض آیتیں اسکی وعدہ خلافی کے ثبوت میں پیش کرنا اور
خلیفہ صاحب کا جملہ یَعِدُ وَلَا یُوفِی کو سند میں لانا نہایت صفائی سے ثابت کر رہا ہے کہ ان نصوص پر انہیں یقین نہیں ہے
بلکہ انہیں وہ غلط مانتے ہیں گو زبان سے نکہیں اور اگر ایسے نصوص قطعیہ صریحہ میں کوئی تاویل کیجائیگی تو شریعت
محمدیہ اور احکام قرآنمجید کوئی لائق اعتبار نرہینگے کیونکہ اگر ایسی تاویل جو صریح معنی نص کے خلاف ہو مان لیجائیگی
تو ہر شریر النفس نفس پرست جو چاہیگا قرآن کے معنی بنا لیگا اور تمام احکام کو درہم برہم کر دیگا - الغرض مذکورہ بالا مضمون
کی آیتیں اگر غلط ہیں تو بقیہ قرآن کی صحت کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اگر صحیح ہیں مگر ایسی معنی بنائی جائیں جنسے خدا کی سچائی
اور وعدہ خلافی کی برائی ثابت نہو تو پھر شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا - احکام شرعی ہر نفس پرست کے نفس کے
تابع ہو جاینگے جسطرح وہ چاہیگا اپنے نفس کی خواہش کے موافق احکام نکال لیگا اور شریعت کو مضحکہ بنا دیگا - (۳)

قرآنمجید میں جسقدر وعدے اہل تقوی اور مسلمانوں سے کئے گئے ہیں اور کفار و منکرین سے جسقدر وعیدیں
کیگئی ہیں کوئی لائق وثوق نہیں ہے کیونکہ ہمارے اعتراض کے جواب میں آیت یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِی یَعِدُکُمْ
پیش کرتے ہیں جسکا مطلب اُنکے خیال میں یہ ہے کہ اللہ تعالی بعض وعدے پورے کرتا ہے اکثر نہیں کرتا - اگرچہ اُنکی ہمت
اسقدر نہیں ہوئی کہ صاف طور سے اپنے استدلال کو بیان کرتے مگر اُنکے فہم سے اور اُنکی باتوں سے یہی مطلب معلوم ہوتا ہے
غرضکہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے عقیدہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے ماننے سے قرآن شریف کو چھوڑنا ہوگا - اگرچہ اُنکو
کسی مصلحت سے یا محض نادانی سے وہ اس سے انکار کریں مگر اسمیں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ خدا کے وعدے خلاف کہنا اور خلیفہ
صاحب کا یَعِدُ وَلَا یُوفِی پیش کرنا بالیقین ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب کے سچا ماننے سے قرآنمجید کے سارے وعدے اور
وعیدوں کو غیر معتبر ماننا ہوگا - اور یہ عقیدہ بالآخر قرآنمجید کے چھوڑنے پر اُسے مجبور کریگا (۴) خدا تعالی ہر چیز میں محو
و اثبات کرتا ہے بعض وقت نہایت پختہ وعدہ کر کے اُسے مٹا دیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب سے وعدے کئے اور پھر مٹا دیئے
اسکا ظہور یوں ہوا کہ مخالفین نے جب مرزا صاحب سے منکوحہ آسمانی کی نسبت اعتراض کیا ہے تو اُنکے جواب میں حقیقۃ الوحی
میں آیت یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ پیش کی ہے جب وعدہ وعید میں بھی محو و اثبات ہے تو اسکا فوری نتیجہ

یہ ہوگا کہ رسول کی رسالت بھی لائق اعتبار نہ رہیگی کیونکہ معلوم نہیں کہ اسکی رسالت قائم ہے یا منسوخ ہو گئی
پھر ایسے مشکوک رسولوں کو کون عاقل مان سکتا ہے غرضکہ مرزا صاحب کو مانکر تمام انبیا کو چھوڑنا ہوگا۔ یہ چوتھا عقیدہ ہے
جسکی وجہ سے خدا کے رسولوں کو چھوڑنا ہوگا اس سے پہلے جو تین عقیدے بیان کئے گئے ہر ایک اسکا موجب ہے کہ مرزا صاحب
کو مانکر خدا کے رسولوں کو چھوڑنا ہوگا اور بالآخر اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ مرزا صاحب کو بھی نہ مانیگا اگر ادسے کچھ عقل ہے
کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں (۵) تمام حدیثیں غیر معتبر اور بیکار ہیں قصیدہ اعجازیہ
کا شعر ملاحظہ کیا جاوے وھل النقل شیئی بعد ایحاء ربنا * فای حدیث بعدہ نتخیر * وقد مزق الاخبار
کل ممزق * فکل بما ھو عندہ یستبشر - اور اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۹ و ۳۰ اور تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۰ دیکھا
جائے کہ اپنے الہام کے مقابل میں حدیثوں کی کیسی بے ادبی کی ہے اور ردی کیطرح پھینکدینے کو لکھا ہے
اور ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۵۵۵ میں یہ لکھتے ہیں کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو تب بھی کچھ مفید نہیں ہے
یعنی کوئی امر حق اُس سے ثابت نہیں ہو سکتا اس کہنے کے بعد جو حدیث یا جو روایت اُنکے مدعا کے موافق
ہے اُس سے سند پکڑتے ہیں اگرچہ وہ کیسی ہی ضعیف یا موضوع کیوں نہو اور جاہل فریب باتیں بناکر اُسکی صحت ثابت کرتے ہیں
چنانچہ دارقطنی کی نہایت ضعیف بلکہ موضوع روایت کی صحت بیان کر تیں رسالہ نورالحق میں کیسی باتیں بنائی
ہیں (۶) حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشینگوئیاں پوری نہیں ہوئیں
حالانکہ یہ محض افترا اور حضور انور کی کسر شان ہے آپکی کوئی پیشینگوئی ایسی نہیں کہ جو پوری نہیں ہوئی ہو مگر چونکہ
مرزا صاحب کی بہت پیشینگوئیاں پوری نہیں ہوئی ہیں اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کرکے عوام کو
دھوکا دیا جاتا ہے۔ تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پیشینگوئی کی تھی مگر وقت
نہوئی حالانکہ آنحضرت نے حدیبیہ میں کوئی پیشینگوئی ایسی نہیں کی جو پوری نہوئی ہو[۱۲] صفحہ ۵۳ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ
میں لکھتے ہیں کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونے اور اُس سے ایک خاص لڑکا ہونیکے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلہ ان شعروں کا حاصل یہ ہے کہ جب مجھپر خدا کی وحی آنے لگی تو پھر حدیث کوئی چیز نہیں ہے تمام حدیثیں ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئیں اب جو
کچھ میرے پاس ہے اوس سے خوش ہو ۱۲ سلہ اور اس پیشینگوئی میں کوئی اندازی وقت کسیطرح بیان نہیں ہوا ایمان حقانی دیکھو ۱۲
سلہ حاشیہ کے صریح مضمون سے ثابت ہو گیا کہ محمدی بیگم سے نکاح کیلئے اور پھر اُس سے لڑکا ہونیکے لئے کوئی ایسی شرط نہیں ہے جسکی وجہ
وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئے اور پیشینگوئی پوری ہو بلکہ اس پیشینگوئی کی پورا ہونیکی یہی صورت ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس آئے اور اُس سے لڑکا
پیدا ہو ۱۲

پیشینگوئی کی ہے مگر بعض خیال خام و دفتر اے جس پیشینگوئی کو مرزا صاحب نے اپنی پیشینگوئی ٹھرایا ہے اسکا ذکر فیصلہ آسمانی میں کیا گیا ہے وہاں دیکھنا چاہئے۔ مگر مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب اس پیشینگوئی کا ظہور نہیں ہوا کیونکہ نہ نکاح ہوا نہ لڑکا ہوا اسکے سوا انکے بیان کی غلطی ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیشینگوئیاں کیں ایک تو محمدی کی مرزا صاحب کے نکاح ہوگا۔ وہ آسمانی اور خیالی نکاح نہیں جسکا ہونا دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا بلکہ وہ نکاح جسکا نتیجہ اولاد ہونا ہے وہ ہوگا۔ دوسری پیشینگوئی یہ ہے کہ اُس سے اولاد ہوگی اور وہ لڑکا ہوگا جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے کی تھی جب ان دونوں کا ظہور نہوا تو مرزائی اس کہنے پر مجبور ہیں کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشینگوئیاں غلط ہو گئیں (نعوذ باللہ) کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا۔ اب انکے مرید یہ کہہ رہے ہیں کہ حضور انور نے مسیلمہ کذاب کے اپنے سامنے مارے جانیکی پیشینگوئی کی تھی مگر اُسکا ظہور نہ ہوا بلکہ آپکے بعد وہ مارا گیا بعض نے اُسپر اور اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت نے ایک رویا کی بنا پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائیگا" (دیکھو آئینہ صداقت) حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا مگر حضرات مرزائیوں کی جرأت کو برادران اسلام ملاحظہ کریں کہ کیسے صریح جھوٹ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر لگا رہے ہیں اور صرف اسلئے کہ عوام کی نظروں میں مرزا صاحب کو سرخرو کریں۔ بھائیو یہ کیا اسلام ہے خادمان اسلام اور جان نثاران حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ذرا غور کریں کہ مرزا صاحب اور انکے پیروؤں نے اول تو خداے قدوس پر جھوٹ کا ایسا عیب لگایا جس سے اُسکا تمام کلام مخدوش اور لائق اطمینان نہ رہا۔ اسکے بعد حضرت سرور انبیاء پر یہ الزام دیا کہ آپنے غلط پیشینگوئیاں کیں جس سے آپکی رسالت اور نبوت درہم برہم ہو جاتی ہے کیونکہ نبی کی پیشینگوئی غلط نہیں ہو سکتی بھائیو یہ نہایت خدشہ کی بات ہے ذرا غور کرو جماعت احمدیہ تو دلدل میں آگئی اور پھر خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِم کی مصداق ہو گئی مگر تم تو ہوشیار ہو پیشینگوئی کے غلط ہو جانیسے نبوت اسوجہ سے درہم برہم ہو جاتی ہے کہ توریت میں مصرح ہے[۱] کہ جس مدعی نبوت کی پیشینگوئی غلط ہو جاوے وہ جھوٹا ہے اس حوالہ کو مرزا صاحب نے اپنے متعدد رسالوں میں بطور سند پیش کیا ہے اس حوالے سے تو صاف طور سے نبوت باطل ہوتی ہے۔ اور قرآن مجید کی وہ آیت جو رسالہ کے تیسرے نمبر میں لکھی گئی جس سے

[۱] اسکا ذکر حصہ دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ میں کیا گیا ہے اور توریت کی عبارتیں بھی نقل کی گئی ہیں ۱۲

ظاہر ہے کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا اس بابت نص صریح ہے کہ جس مدعی کی ایسی پیشینگوئی
غلط ہو جاوے جسمیں وعدہ خداوندی ہو وہ مدعی کاذب ہے اگرچہ بعض پیشین گوئیاں اُسکی سچی بھی ہوئی ہوں لیکن
علاوہ مرزا صاحب تو پیشینگوئی بطور نشان و معجزہ مخلوق کے روبرو پیش کرتے ہیں اب اگر وہ اسوجہ سے
غلط ہو جاوے کہ خواب یا کسی قیاس کی بنیاد پر کی تھی تو اسکی تمام باتوں پر یہ گمان ہو سکیگا اور بالخصوص
مخالف اسلام نہایت دلیری سے کہیگا کہ جسطرح یہاں قیاس و گمان کیا گیا ہے اسیطرح اور باتیں بھی اس نبی نے قیاس و
گمان سے کہی ہیں اور اگر کوئی پیشینگوئی صحیح بھی ہوئی تو اتفاقیہ ہے ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں اور اگر اس
نبی نے وحی و الہام سے پیشین گوئی کی تھی اور وہ غلط ہو گئی تو یہ خدا پر الزام ہے جسکا پہلے ذکر ہوا۔

غرضکہ مرزائیوں کے ان عقاید اور ایسے خیالات سے نہ خدا ہے نہ رسول ہے نہ دین ہے نہ ایمان ہے اور یہی بات
انکی صورت انکی سیرت انکے حالات سے اظہر من الشمس ہوتی ہے (بعض مسائل جو غلطی سے انکے شامل ہو گئے ہیں انکا
ذکر نہیں ہے)

اب دین کا نام اور خدا و رسول کی تعریف کسی مصلحت سے معلوم ہوتی ہے اسکی تفصیل میں طول ہے مگر
میں یقینی طور سے کہتا ہوں کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اسمیں ذرا شک نہیں ہے مرزا صاحب کی باتیں اسکی کامل شہادت دیتی ہیں
مگر انکی جماعت کی نسبت میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ اکثر کی نسبت میرا گمان ہے کہ وہ دھوکے میں آگئے ہیں
اور غلطی میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ انکو غلطی سے نجات دے آمین۔

(۷) سارے انبیاء کرام کی شریعت منسوخ اور اولیاء عظام کا چشمہ فیض مرزا صاحب نے بیکار کر دیا (انمیں حضرت
سرور انبیاء علیہ السلام بھی داخل ہیں) اب کسی سے فائدے اور فیضان کی امید نہ رہی۔ قصیدہ اعجازیہ میں مرزا صاحب
لکھتے ہیں۔ تکدر ماء السابقین وعیننا * الی آخر الایام لا تتکدر۔ چونکہ آخر میں مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا
دعویٰ تھا اور اپنے الہام لولاک لما خلقت الافلاک سے تمام انبیاء کو اپنا ظل قرار دے چکے ہیں اسلئے اس شعر کے
بالضرور یہ معنی ہونگے کہ مرزا صاحب سے پہلے جتنے انبیاء گذرے انکی شریعت و تعلیم مکدر اور میلی ہو گئی اور جتنے اولیائے
کرام خلفائے راشدین حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما و حضرت محی الدین جیلانی و حضرت خواجہ

۱۵۷ استفتا صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو ۱۲

معین الدین چشتی ہوئے سب کا فیض کم اور بیکار ہو گیا میرا چشمہ قیامت تک سیلان ہوگا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ
سچا شفیع میں ہوں میری طرف دوڑو۔

بھائیو ایسا غضب ہے کہ تمام انبیا اور اولیا کو جھوٹا شفیع قرار دیتے ہیں اور اپنے آپ کو سچا شفیع کہتے ہیں کوئی
مسلمان اسکو مان سکتا ہے اور کہنے والے کو مسلمان سمجھ سکتا ہے یہاں اردو کی عبارت صاف یہی مطلب ظاہر کر رہی ہے کوئی
اردو کے محاورے جاننے والا اس سے انکار نہیں کر سکتا ہے یہ تو صاف طور سے تمام انبیا کرام اور اولیا عظام کے
مرتبے سے انکار ہوا اور جہاں کہیں اقرار ہے غالباً پالیسی برتی ہے تاکہ ابھی کیوقت وہ اقوال پیش کر دیے جائیں
جب تمام یا اکثر مان لینگے اسوقت کہدیا جائیگا کہ اسوقت تک مجھے اپنی فضیلت معلوم نہیں ہوئی تھی بعد کو
معلوم ہوئی جسطرح براہین کے بہت مضامین کی نسبت کہدیا ہے عزیزو یقین جانو کہ مرزا صاحب کی ایسی
بیجا باتیں ہیں جنہیں دو سطور پر نظر کرنے سے فہمیدہ حق بین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا مقصد دعوے
خدائی کا تھا آہستہ آہستہ ترقی کرتے جاتے تھے پہلے مجدد اور مثیل مسیح ہوئے پھر مسیح موعود ہوگئے پھر ظلی نبی
ہوئے پھر مستقل نبی صاحب شریعت ہوگئے۔ پھر مذکورہ الہام اُتار کر تمام انبیا کو اپنا طفیلی بنالیا اور سب کی شفاعت
سے انکار کر دیا خود نبی سب کے سچے شفیع بن گئے اس سے زیادہ ترقی کے اظہار کا موقع نہیں آیا تھا کہ غیرت الٰہی نے [illegible]
اور نیست نابود کر دیا۔ (۸) ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اور انکے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہے کہ جو کوئی مرزا صاحب پر
ایمان نہیں لایا وہ کافر ہے اور اسکے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں ہے۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ دنیا میں جو تقریباً چالیس
کروڑ مسلمان تھے وہ مرزا صاحب کے وجود سے سب کافر ہوگئے بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہیں رہا
انکے مجدد اور مہدی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ تیرہ سو برس کے عرصہ دراز میں جو کاملین امت محمدیہ اور علماء ربانیین
کی ہمت اور سعی سے مسلمانوں کی تعداد تمام دنیا میں تقریباً چالیس کروڑ ہوئی تھی اُسے چودھویں صدی میں
مرزا صاحب نے خاک میں ملادیا یعنی وہ سارے مسلمان کافر ہوگئے اور ساری دنیا کافروں سے بھر گئی اور
مسلمان دنیا سے گویا ناپید ہوگئے۔ میاں محمود احمد رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں
لکھتے ہیں جب حضرت مسیح کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہا تو پھر آپکی

سلہ مجموعہ رحمانیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۷ سے ۲۱ تک دیکھو ۱۲ سلہ ۱۶ اسکی تفصیل تحفہ رحمانیہ نمبر ۶ میں ملاحظہ کی جاوے ۱۲

بعثت کا فائدہ کیا ہوا؟ اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کا فائدہ یہی ہے
کہ ساری دنیا کے مسلمان کافر ٹھہرائے جائیں اور ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے کافروں کو مسلمان نہیں بنایا
تو اب اگر مسلمانوں کو کافر بھی نہ بنائیں تو پھر انکا وجود اور بعثت بیکار ہو جا اسلئے انکے خلیفہ صاحب اور خلف
ارشد کو اس پر اصرار ہے کہ سب کو کافر بنایا جائے تاکہ انکی بعثت کا فائدہ ظاہر ہو۔ اب برادران اسلام ذرا انصاف
کی چشم سے دیکھیں کہ کسقدر کفر کا دریا بہا دیا ہے اور دنیا میں کفر کی ظلمت کو پھیلا کر اپنی بعثت کا فائدہ دکھایا ہے
اسیطرح انکی ساری باتوں پر غور کریں اور انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ سے
عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہادی برحق ہمیں اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین

بعض مرزائیوں سے دریافت کیا گیا کہ مرزا صاحب نے ایسا عظیم الشان دعوے کیا یعنی مسیح موعود بنے
اور تین لاکھ معجزوں کے مدعی ہوئے اور حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار ہیں تو
یعنی سو حصے حضور انور سے افضل ہو گئے مگر یہ بتائے کہ اونکی ذات سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا
انہوں نے کتنے کافروں کو مسلمان کیا۔ مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی حالت میں کیا ترقی ہوئی۔ اسنے جواب
دیا کہ حضرت نوحؑ کی بعثت سے کیا فائدہ ہوا تھا۔ یعنی حضرت نوحؑ نے نو سو برس سے زیادہ تبلیغ کی مگر چند کافر مسلمان
ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ حضرت نوحؑ کی دعوت سے جتنے قطعے کافر ایمان لائے اوتنے ہی یا اوسکے نصف کافر بھی ایمان لائے جو
مرزا صاحب کیوجہ سے ثابت کر دو مگر یہ یقینی بات ہے کہ دنیا میں جتنے کفار ہیں یعنی یہود و نصاریٰ اور ہنود و آریہ انمیں سے دس
بیس کو بھی مرزا صاحب نے مسلمان نہیں بنایا۔ البتہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا اور حضرت نوحؑ نے پچاس سو یا کچھ کم و
بیش کافروں کو مسلمان بنایا تھا اور آپنے ایک ہی دعا سے ساری دنیا کو کفر سے دھو دیا اور سارے مخالفین کفار کو طوفان نوح سے
نیست و نابود کر دیا۔ اب حضرت نوحؑ کی بعثت کا فائدہ اور مرزا صاحب کے دعوی کا نتیجہ دیکھو مگر افسوس ہے کہ اکثر انکے دل
اسقدر سیاہ ہو گئے ہیں کہ ایسی بدیہی حقانی باتیں اونکی سمجھ میں نہیں آتیں انکے دعوے کی غلطی قرآن مجید سے صحیح حدیثوں سے کتب سابقہ سے
اجماع امت محمدیہ سے ثابت کر دیگئی اور اونکی اور بہت سے جھوٹ دکھا دیگئے جسکو طلب حق ہو وہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی
وصحائف رحمانی ملاحظہ کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ انکے جواب سے عاجز ہیں مگر راہ راست پر آنا قبول نہیں کرتے افسوس۔ اے کریم
رحیم تو انہیں اس مغالطہ کی ظلمت سے نکال اور نور ایمان سے انہیں منور کر آمین اسکے بعد نکاح والی پیشینگوئی کا جواب ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادران اسلام - دسوین صدی کی ابتدا مین سید محمد[1] جونپوری نے ہندمین امام مہدی ہونیکا دعوے کیا تھا - اور تیرھوین صدی کے درمیان علی محمد[2] بابی نے ملک فارس مین یہی دعوے کیا - اور دونون مدعی بہت کچھ کامیاب ہوے - اور اجتک اونکے ماننے والے موجود ہین - چودھوین صدی کی ابتدا مین مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب مین یہ دعوی کیا - مرزا صاحب کو اپنے دعوے کی اشاعت مین نہایت آسانی اور عافیت اسوجہ سے ہوئی کہ وہ ایک عادل اور آزاد گورنمنٹ کی حکومت مین رہتے تھے کسی بات سے کوئی اُن کا روکنے والا نہ تھا اشاعت کے اسباب بھی اسوقت مین بہت کچھ مہیا ہین پھر اُن کے طرز تحریر نے کامل علمائے دیندار کو اُن کی طرف متوجہ ہونے دیا اس لئے اُنہین اسقدر کامیابی ہوئی جو اسوقت دیکھی جاتی ہے - مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیان پیش کی ہین اون مین دو پیشین گوئیان بہت ہی مہتم بالشان ہین جنکو مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا ہے وہ یہ کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی جبکے

---

[1] اسکا حال ہدیہ مہدویہ مین مولانا محمد زمان خان مرحوم شاہجہانپوری حیدرآبادی نے لکھا ہے - ناظرین اُسے ضرور ملاحظہ کرین اور مرزا صاحب کی حالت سے ملائین ۱۲

[2] اسکا مختصر حال حافظ عبد الرحمن امرتسری نے اپنے سفرنامہ مین اور مذاہب الاسلام کے آخر مین لکھا ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقے نے استنبول - شام - مصر - طرابلس - بمبئی - رنگون مین بھی وسعت حاصل کی ہے - اب جو حضرات مرزا صاحب کی کامیابی پر فریفتہ ہوئے ہین انہین غور کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کو ایسی کامیابی نہین ہوئی - ۱۲

نکاح مین آئیگی اور (۲) سلطان محمد اسکا شوہر سے روبرو مریگا۔ ان دونون پیشین گوئیون کا چرچا بیس [۲]
برس سے زیادہ مرزا صاحب نے نہایت زور کیساتھ کیا ہے اور مخالف طور پر اون کے ظہور کے لئے وعدہ خداوندی
بتایا ہے اور اس قدر تاکید اور یقین سے اس دعوے کو بیان کیا ہے جس سے زیادہ تاکید اور یقین دلانا
نہین ہو سکتا۔ مگر فضل خداوندی یہ ہوا کہ یہ دونون پیشین گوئیان غلط ہو گئین اور انکی زبان سے
اونکے دعوی کا فیصلہ ہو گیا۔ اور لڑکے بچہ اقرار دونی اون کی حالت کو اظہر من الشمس کر دیا۔ یہ وقت تھا کہ
جنہون نے غلطی سے اونکی پیروی اختیار کی تھی اور اون کے دعوے کے مصدق ہو گئے تھے۔ وہ فوراً
ان سے علیحدہ ہو کر حق کے پیرو ہوتے مگر انہون نے ایسا نہ کیا بلکہ مرزا صاحب کی حمایت مین (جو در
اصل نفس کی حمایت ہے) خدائے قدوس پر الزام لگانے لگے اور یہ کہنے لگے کہ خدا تعالی نے اون سے
وعدے کئے تھے مگر پورے نہ کئے اور خدا تعالی کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین قرآن مجید کی آئتین
پیش کرنے لگے۔ اور اس پردہ مین مخالفین اسلام کو مدد دینے لگے۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ
۸ اگست ۱۹۱۲ء مین ایک مضمون نکلا ہے اوسمین دو آئتین پیش کی ہین۔
(۱) يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ [۱] ۔ (۲) قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا (الی) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ
بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ ۔ ان آئتون کو نقل کر کے صرف سعد بد یافت کیا ہے کہ قرآن مجید کی یہ آئتین ہین
یا نہین۔ اس کی تشریح مطلقاً نہین کی کہ ان آئتون سے اونکا مدعا کیونکر ثابت ہوا۔ اسلئے ہم بھی اسقدر
کہتے ہین کہ آئتین قرآن مجید کی ہین مگر ان سے اس کا ثبوت ہرگز نہین ہوتا کہ اللہ تعالی وعدہ خلافی
کرتا ہے۔ اوس قدوس کی ذات اقدس اس عیب سے پاک ہے اور ہم قرآن مجید کی آئتین پیش کرتے ہین جو

[۱] اس آیت کے اوپر یہ ذکر ہے کہ فرعون نے حضرت موسی کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ ایک شخص اوسی کے قرابتیون مین یا اس
کے گروہ مین تھا مگر پوشیدہ طور سے ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھون۔ اور اسطرح سمجھانا
شروع کیا کہ تو ایسے شخص کو مار یگا جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس نشانیان لایا ہے۔ اچھا ان نشانیون کو نہ تو تمہین اختیار
ہے مگر تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون کہ وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی
یعدکم۔ یعنی اگر موسی جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اوس پر پڑے گا اور آپ تباہ ہوگا تیرے مارنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور اگر
سچا ہے تو اوسکے وعدہ کا ظہور کچھ تو ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پوشیدہ مومن فرعون کے سامنے ایسا لفظ بولا جو ذو معنیین تھا یعنی
اوسکے معنی بعض کے بھی تھے اور کل کے بھی۔ نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ ایسا لفظ اسلئے بولا کہ مین سچا بھی رہون اور ظالم بھی

ہمارے دعوے کے ثبوت میں نصوص قطعیہ ہیں مثلاً

(۱) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا ... إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ - اے پروردگار جو تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عنایت کر اس میں شبہ نہیں کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۲) حَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ - اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلی آیت کا ہے

(۳) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ - اس بات کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور کسیوقت اپنے وعدے یا وعید کو پورا نہیں کرتا۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہاں نہایت تاکید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بالخصوص اپنے رسول سے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ یہ آیت اس معاملہ میں نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور خدا کے رسول نہ تھے کیونکہ جس بات کو مرزا صاحب نے نہایت پختہ وعدہ خداوندی بار بار کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اسکی تفصیل دلائل حقانی میں کیگئی ہے۔ چوتھی دلیل ملاحظہ ہو

(۴) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ - صبر کر اس میں شبہ نہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا

(۵) أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ - آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

(بقیہ صفحہ ۹) کے لحاظ سے فرعون کے ذہن کے بالکل برخلاف بھی ہو نا کہ وہ میری بات کا خیال کرے۔ قرآن مجید میں اسکے لفظ کا ترجمہ بعض کیا گیا جسکے معنی عام محاورہ میں اور ہیں اور بعض وقت دوسرے معنی میں بھی بولا جاتا ہے یعنی کل کے معنی میں۔ تفسیر روح المعانی میں اسکے ثبوت میں کئی نظیریں لکھی ہیں۔ قرآن مجید میں اوسکے کلام کا ترجمہ کردیا گیا اور ایسا لفظ لایا گیا جسکے دونوں معنی کلام عرب میں ہیں اگرچہ ایک معنی متعارف اور عام ہیں اور دوسرے معنی میں اتفاقاً کسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ لفظ دونوں معنی کیلئے آیا تو اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ خدا کے سارے وعدے پورے نہیں ہوتے جیسا کہ جماعت احمدیہ سمجھ رہی ہے۔ افسوس یہ بھی وہ اتنا بھی نہیں سمجھتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو سچا مانکر یہ کہا جائے کہ انکے اکثر وعدے اور وعید تو جھوٹے ہونگے مگر بعض سچے ہونگے۔ کیونکہ اگر یہ معنی ہوں تو جھوٹے اور سچے میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ ایسے شخص کو کوئی سچا نہیں کہہ سکتا جسکی اکثر باتیں جھوٹی ہوں اور فرعون کا مقابل انہیں سچا مانکر کہا جاتا ہے اسلئے آیت کے معنی وہ نہیں ہو سکتے جو جماعت احمدیہ سمجھی ہے۔ مگر چونکہ آیت میں بعض کا لفظ آیا ہے اسلئے جماعت احمدیہ اپنے الزام دفع کرنے کیلئے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور خوشی میں آ کر آیت کے معنی یہ خیال کرلئے کہ خدا بعض وعدے سچے کرتا ہے سب نہیں کرتا۔ مگر انہیں سارے قرآن مجید پر نظر کرنا چاہئے۔ دیکھیں کہ قرآن مجید کی کتنی آیتیں ہیں جن سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ یا وعید خلاف نہیں ہو سکتا۔ اسکے تمام وعدے سچے ہوتے ہیں چند آیتیں یہاں نقل کیجاتی ہیں۔ ایسے نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے کوئی ذی علم کسی آیت سے خدا کی وعدہ خلافی نہیں ثابت کر سکتا ترجمہ ربانی میں اس آیت کی دوسری توجیہ بیان کی ہے۔ وہ عام فہم زیادہ ہے ۱۲

[1] ان دونوں آیتوں میں نہایت صفائی سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ٹلتا سارے پورے ہوتے ہیں کیونکہ قاعدہ کے رو سے المیعاد میں الف لام استغراق کا ہے اور اگر عہد خارجی لیا جائے جیسا مرزائی کہتے ہیں تو بھی یہی معنی ہونگے کیونکہ عہد ذہنی کو کم

(اس میں کسی وقت جھوٹ کا شائبہ نہیں ہو سکتا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ انہیں میں سے جماعت احمدیہ بھی ہے کہیے خلیفہ صاحب یہ قرآن مجید کی آیتیں ہیں[۱] یا نہیں اور ہیں تو اس باب میں نص قطعی ہیں یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہوتے ہیں اُسکا کوئی وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔؟ اگر آپ قرآن کو مانتے ہیں تو یہ بھی آپ کو ضرور ماننا پڑیگا۔ ان نصوص قطعیہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جو آیتیں آپنے پیش کی ہیں اُن کا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ سمجھے ہیں وہ مرزائی جو خلیفہ صاحب کے پاس رہکر اس پیشگوئی کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ نکاح منسوخ ہو گیا اور اپنی بے علمی سے یہ کہتے ہیں کہ کیا نسخ آیات کا ثبوت قرآن شریف سے نہیں ملتا[۱] افسوس یہ ہے کہ حکیم نورالدین صاحب وہاں موجود ہیں اور اُنسے یہ نہیں کہتے کہ نسخ اگر ہوتا ہے تو احکام میں ہوتا ہے۔ اخبار میں نسخ نہیں ہوتا ہے پیشین گوئیاں خبریں ہیں اور ایسی خبریں ہیں کہ وعدہ خداوندی ہے۔ انکو نسخ سے کیا واسطہ۔ اسقدر بے علمی کہ جہالت کی باتیں مجیبِ جواب میں پیش کیجاتی ہیں کیا اب بھی شرم نہ آئیگی۔ اگر کچھ ایمان ہے تو ان آیتوں پر غور کریں خدا پر عیب نہ لگائیں۔ آیتوں کے بعد مضمون نگار نے حضرت یونس[ع] کی پیشین گوئی کو پیش کیا ہے جسکو مرزا صاحب نے اپنے لئے بڑی سپر بنا رکھی ہے۔ مگر یہ سخت مغالطہ ہے۔ حضرت یونس[ع] کی کوئی پیشنگوئی غلط نہیں ہوئی۔ نہ وعدۂ معینہ سے ٹل گئی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ پیشنگوئی ہرگز نہیں کی تھی کہ خدا تعالیٰ تمہیں ہلاک کریگا البتہ اس قدر کہکر قوم کو ڈرایا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو عذاب آئیگا جیسا کہ انبیا کا معمول ہے۔ جب اُنہوں نے نہ مانا تو بموجب اُنکے کہنے کے عذاب آیا۔ اسکا ثبوت قرآن مجید میں ہے۔ مگر وہ عذاب کے آثار دیکھتے ہی ایمان لے آئے اسلئے عذاب ٹل گیا غرضکہ جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی۔ مرزا صاحب کی پیشنگوئی یہ تھی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئیگی اور اسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ اسکا ظہور نہ ہوا۔ پھر حضرت یونس[ع] کی پیشین گوئی سے اسکا جواب کس طرح ہو گیا۔ مدرس صاحب کچھ تو آنکھیں کھولو اور واقعی حالات کو معلوم کرو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو پیشین گوئی غلط ہوئی اُسکا ایک اور جواب مجیب نے دیا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ انجام آتھم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) حکم میں ہوتا ہے اور جب مکرر نفی کے بعد آتا ہے تو عام ہو جاتا ہے اگر کچھ علم ہے تو سمجھو کہ بیان دو قسم کے ہونگا حاصل ایک ہی ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔ ۱۲

[۱] اس رسالہ کو تنزیہ ربانی سے ملا کر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آیتوں سے یہ دعویٰ ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے پورے ہوتے ہیں ۱۲

کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر جو اعتراض کیا گیا ہی اُس کا جواب اوسی کے صفحہ ۳۲ مین موجود ہے وہ یہ کہ احمد بیگ کے
داماد کی موت کو مرزا صاحب نے مشروط کیا ہی۔ اُسکے بیباکانہ اور بکثرت باتنا اشتہار دینے پر وہ شرط اُس نے
پوری نہین کی اسلئے مشروط نہین پایا گیا۔ اب حق پسند حضرات مجیب کی عبارت فہمی یا حق پوشی ملاحظہ
فرمائین۔ فیصلہ آسمانی مین صرف انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر اعتراض نہین کیا گیا بلکہ صفحہ ۳۱ و صفحہ ۲۱۶
و صفحہ ۲۲۳ و ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ کئی جگہ کی عبارت نقل کرکے اعتراض کیا ہی اور ہر ایک جگہ کی عبارت
سے ایک جداگانہ بات پیدا ہوتی ہی جو مجیب کی غلطی کو روشن کرتی ہی۔ بیشک ملا کر دیکھنا چاہیے تاکہ پوری
حالت معلوم ہو۔ اسکے بعد صفحہ ۳۲ کے مضمون کو دیکھنا چاہیے۔ مجیب نے ایسا نہین کیا۔ اب مین صرف
صفحہ ۳۱ کی عبارت آپکے روبرو پیش کرتا ہون ملاحظہ کرکے انصاف فرمائیے۔ وہ یہ ہے۔ (۱) مین بار بار
کہتا ہون کہ نفس پیشنگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہی (۲) اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ
پیشنگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (۳) اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی
اوسے بھی ویسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشنگوئی پوری ہو گئی۔ (۴) جو بات خدا
کیطرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسکو روک نہین سکتا۔" مرزا صاحب کی عبارت کے یہ چار جملے ہین۔ ہر ایک
جملہ مجیب کے جواب کو غلط بتاتا ہی۔ پہلے جملہ کا مطلب یہ ہی کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا تقدیر مبرم ہی اور
تمام اہل علم جانتے ہین کہ تقدیر مبرم وہی ہی جس مین کوئی شرط نہین ہوتی۔ اوسکا ہونا ہر طرح ضرور ہوتا
اس کے خلاف مجیب صاحب اُسکے لئے ایسی شرط بتلاتے ہین جسکا ظہور مرزا صاحب کی موت کے بعد
تک نہوا۔ دوسرے جملہ مین مرزا صاحب نہایت صفائی سے سلطان محمد کے نہ مرنے کو اپنے جھوٹے ہونیکی
علامت بتاتے ہین اور کہہ رہے ہین کہ اگر مین مرجاؤن اور وہ نہ مرے تو مین جھوٹا ہون۔ بجائے خود
ذرا غور کرو کہ اس مین ایسی شرط کیونکر ممکن ہے کہ مرزا صاحب کے مرنیکے بعد تک اُسکا ظہور نہو۔ اس جملہ
کی رو سے اگر مرزا صاحب سچے ہین تو اُسکا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ضرور ہی۔ تیسرے جملہ مین وہ صاف
کہہ رہے ہین کہ جسطرح احمد بیگ اور آتھم میری پیشگوئی کے بموجب میرے سامنے مرگئے اسی طرح احمد بیگ کا
داماد بھی میرے سامنے مریگا اس مین اگر کوئی شرط کیجائے تو یہ کلام غلط ہو جائیگا۔ چوتھے جملہ مین۔

کہہ رہے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کی موت خدا کی طرف سے ٹہر چکی ہے کیونکہ وہ اسکی طرف سے تقدیر مبرم ہے
اسلئے اُسے کوئی شرط یا کوئی دوسری بات رد نہین کر سکتی - اسکی زیادہ تصریح کیلئے انجام آتھم کا صفحہ ۳۲
دیکھنا چاہئے - اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ یہ چار جملے کیسی شہادت دے رہے ہین کہ اس
پیشنگوئی مین شرط نہین ہو سکتی پھر آپ کے صحبت یافتہ آپکے پاس کے رہنے والے ایسی بات
کیون کہہ رہے ہین جسسے مرزا صاحب کے کلام کا ہر جملہ غلط بتا رہا ہے - اسیطرح بقیہ عبارتون کا حال ہے کہ
انکا بھی ہر جملہ کہتا ہے کہ اس پیشنگوئی مین ایسی شرط ہرگز نہین ہو سکتی جو مرزا صاحب کی موت
تک پوری نہو طول کلام کا خوف ہے ورنہ مین سب کو بیان کر کے دکھا دیتا - اب صفحہ ۳۲ کی عبارت
کو بھی دیکھئے جسسے مجیب شرط بتا رہے ہین اور اپنے مخالف کو شرمانا چاہتے ہین - صفحہ مذکور کی اول
عبارت یہ ہے - احمد بیگ کے داماد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے - پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر
کرے اگر اُس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون " یہ عبارت تو نہایت صفائی سے بتا رہی
ہین کہ صفحہ ۳۱ مین جو پیشین گوئی ہے اسکے لئے یہ شرط نہین ہے بلکہ مخالفین کے تنگ کرنے کی وجہ سے ایک
اور میعادی پیشین گوئی کرنے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ صاف کہہ رہے ہین کہ اشتہار کے بعد خدا تعالی جو
میعاد مقرر کرے اوس سے اُسکی موت اگر تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون " یعنی جسطرح مین نے پہلے اسکی موت
کے لئے ڈھائی سال کی مدت مقرر کی تھی اب اشتہار کے بعد پھر کوئی میعاد مقرر کرونگا - اگر اُس سے اسکی موت
تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون - افسوس ہے کہ ایسی صاف عبارت کا مطلب مجیب غلط سمجھ رہے ہین - الحاصل
صفحہ ۳۱ و ۳۲ دونون کی عبارتین مجیب کی غلطی کو متعدد طریقون سے ظاہر کر رہی ہین - اسکے علاوہ اوسی صفحہ
۳۲ مین پیشین گوئی کے اصل الفاظ مرزا صاحب نے نقل کئے ہین مثلاً فسیکفیکہم اللہ - ویردھا الیک
لا تبدیل لکلمات اللہ - ان الفاظ کے یہان نقل کرنیکی کوئی وجہ نہین ہو سکتی بجز اسکے کہ صفحہ ۳۱ کے
مضمون کی تائید کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سلطان محمد کی بیوی کا میرے پاس آنا یعنی میرے نکاح مین آنا ضروری ہے کیونکہ
وعدہ خداوندی ہے اور خدا کی بات بدل نہین سکتی اسلئے اوسکے شوہر کا مرنا اور میری پیشگوئی کا پورا ہونا میری
زندگی مین ضرور ہے - اسلئے سلطان محمد کے مرنیکے لئے وہ شرط نہین ہو سکتی جو مجیب بیان کر رہے ہین الغرض

مرزا صاحب کے کلام سے مجیب کی غلطی کی چھ وجہیں بیان کر دیگئیں۔ چار صفحہ ۱۳۱ کی عبارت کی اور دو صفحہ ۳۰۴ کی
عبارت کی۔ کہئے مجیب صاحب اب کسے شرمانا چاہئے آپکو یا آپکے مخالف کو؟ اسکے علاوہ اگر مجیب فیصلہ آسمانی
کو دیکھتے تو اس جواب کے غلط ہونیکی اور بھی وجوہ انہیں خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتے مگر افسوس ہے کہ حضرات
مرزائی اون تحریروں کو نہیں دیکھتے جو محض انکی خیر خواہی کی نظر سے لکھی گئی ہیں۔ اور کسی نے کچھ دیکھا تو محض سرسری
طور سے جواب دینے کے خیال سے۔ انصاف اور حق طلبی سے بحث نہیں۔ مجیب کے اس جواب سے یہ حالت روشن ہو رہی ہے
وہ فیصلہ آسمانی کے پہلے حوالہ کو دیکھکر جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ نہ اس پیشین گوئی کے متعلق عبارتیں غور کیا
نہ اُس عبارت میں جہاں سے وہ شرط نکالتے ہیں اور نہ اسکے بعد دیکھا اور جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ
خلیفہ صاحب ایسی بے تکی باتیں لکھواتے ہیں اور انکے روبرو لکھی جاتی ہیں کیا تقاضائے ایمان و دیانت یہی ہے؟

اب اگر مجیب صاحب کی قوت ایمانی فیصلہ آسمانی دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتی تو انجام آتھم کا صفحہ ۲۱۵
سطر ۷ سے صفحہ ۲۱۶ کی سطر ۴ تک دیکھیں جس میں نہایت تاکیدوں کیساتھ مرزا صاحب کے بیان کے موافق خدا کا
پختہ وعدہ بلکہ عہد خداوندی ہے کہ سلطان محمد کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی جس میں کہا گیا ہے
انا کنا فاعلین[ف]۔ فلا تکونن من الممترین۔ جب مرزا صاحب سے ایسا پختہ عہد خدا کر رہا ہے تو پھر مرزا صاحب
کے ایمان کا مقتضا یہ کب ہو سکتا ہے کہ سلطان محمد کے مرنیکے لئے ایسی شرط لگائیں جو اونکے مرنے کے وقت تک
پوری نہو کیونکہ اُسکے مرنیکے بعد وہ نکاح میں آئیگی۔ پھر صفحہ ۲۱۶ سطر ۶ سے آخر تک ملاحظہ کریں۔ جس میں نکاح
کے روکنے والوں کا مارا جانا اصل مقصود خداوندی بیان کیا ہے۔ روکنے والوں میں اُسوقت بڑا روکنے والا
اُسکا شوہر تھا اس الہام کے بعد مرزا صاحب وہ شرط نہیں لگا سکتے جسے مجیب بیان کر رہے ہیں اسکے بعد
صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳ پر غور کریں جس میں ہر ایک جملہ یہ کہہ رہا ہے کہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ہر طرح
ضرور ہے اسمیں کوئی شرط نہیں ہو سکتی اور اگر شرط تھی تو پوری ہو گئی۔ الحاصل انمیں سے ہر ایک عبارت نہایت
قوی دلیل ہے کہ اس پیشینگوئی میں کوئی شرط نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو
بموجب اس پیشینگوئی کے ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مجیب صاحب جب صفحہ ۳۲ کی صاف اردو عبارت

ف یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بلا شبہ ہم اسکے کرنیوالے ہیں اس میں تو شبہہ ہرگز نہ کر ۱۲

سنکھے تو ان حوالوں کی عربی عبارتیں کیا سمجھیں گے۔ مگر خدا کے لئے خلیفہ صاحب ملاحظہ کرکے انصاف کریں اور اپنی جماعت کو سمجھائیں کہ ایسی بے تکی باتیں نہ کریں۔ خدا سے ڈریں۔ اسکے بعد مجیب صاحب ان دونوں پیشنگوئیوں کی صداقت ایسے طور سے بیان کرتے ہیں کہ انکی عقل و فہم پر حیرت ہوتی ہے اور اُن جوابوں کا نمونہ روبرو ہو جاتا ہے جو گذشتہ کذاب اپنے الزاموں کے جواب میں دیا کرتے تھے کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے الزاموں کے جوابات نہ دے۔ کچھ کہنا اُسے ضرور ہے۔ اب اسکو مجیب اگر کیسا کہا ہے اُسی کا کام ہے جس کو اللہ نے عقل کے ساتھ انصاف پسندی عنایت کی ہے اور خدا سے ڈر بھی ہے

مجیب لکھتے ہیں کہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کا تھا سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا جس نے شرط توبی قوبی پوری کرکے پیشگوئی کی صداقت ثابت کر دی الخ۔ مگر یہ محض غلط ہے احمد بیگ کے خاندان میں کوئی بزرگ ایسا نہیں تھا جو بانی فساد یعنی بانی نکاح ہوا اور پھر وہ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہو۔ اگر مجیب کو دعویٰ ہے تو اُسکا نام و نشان بتائے حقیقۃ الوحی کا حوالہ اگرچہ غلط ہے مگر یہاں اُسکے حوالے سے کام نہیں چلتا ثابت کیجئے۔ مرزا صاحب نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱۸ میں پانچ شخصوں کو بانی فساد بتایا ہے۔ احمد بیگ کو اور اُس کی ساس کو اور اُسکی دو دختوں کو۔ پھر لکھا ہے کہ یہ چاروں مر چکے ایک باقی ہے جس پر موت کا حکم ہو چکا ہے۔ کہئے جناب اب کون باقی ہے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا۔ اب اس سے قطع نظر کرکے کہتا ہوں کہ جملہ توبی توبی کو اگر شرط مان لیا جائے تو بھی کسی بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے شرط پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ مرزا صاحب انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں اس جملہ کا مخاطب احمد بیگ کی ساس کو کہتے ہیں۔ جب شرط احمد بیگ کی ساس سے کی گئی تو کسی غیر معلوم بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے وہ شرط کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ شرط کے پوری ہونے کے لئے ضرور ہے کہ جس سے خطاب ہے جس سے شرط کی گئی ہے وہ توبہ کرے اور ایمان لائے۔ مگر وہ مرتے دم تک ایمان نہیں لائی پھر شرط کے پورا ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے اب ہم اس گرفت سے بھی در گذر کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ دو پیشینگوئیوں کے لئے یہ شرط تھی یعنے احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔ اور اُسکے داماد کا مرنا۔ ان دونوں پیشنگوئیوں میں ایک وعدہ خداوندی ہے اور دوسری وعید ہے اب اس جملہ کی شرط ہونے کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر اسے پورا کر دیا جائے گے

یعنی منہیں توبہ کیلئے کہا گیا ہے وہ توبہ کرلیں تو وعدہ خداوندی کا ظہور رہو۔ اور وعید ٹل جائے مگر اس شرط کے پورا کردینے سے شرط نہیں پایا گیا یعنی وعدہ خداوندی کا ظہور نہیں ہوا۔ اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی اسلئے یقیناً معلوم ہوا کہ وہ الہام بناوٹی تھا اور پھر اسکے بعد اس شرط کا اضافہ بھی یہی مصلحت سے تھا کہ کسی وقت کام آوے۔ اور جواب دہی کی گنجائش رہے۔ اگر وہ سچا الہام تھا تو اسکے دونوں جز کا پورا ہونا ضرور تھا۔ مگر ایسا نہ ہوا اسلئے وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اور ممکن نہیں کہ اسکی صداقت کسی طرح ثابت ہو سکے الحاصل اول تو یہ ثابت نہیں کہ اُس خاندان کا کوئی بزرگ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا اور بالفرض اگر کوئی بڑا اُس خاندان کا مرید بھی ہو گیا ہو تو بھی وہ شرط پوری نہیں ہو سکتی۔ اور اگر شرط کا پورا ہونا مان لیا جائے تو بھی پیشینگوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی اور قرآن مجید کے نص قطعی اور توریت کے صریح ارشاد سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب کا یہ مقولہ ہے۔ "یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ یقین سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے" دوسری جز سے مراد احمد بیگ کے داماد کا مرنا ہے۔ اب حضرات مرزائی اس قول سے کیوں روگرداں ہیں۔ اگر کوئی مسلمان مرزا صاحب کا یہ قول پیش کرتا ہے تو اس سے ناخوش ہوتے ہیں۔ بھائیو یہ اُنہیں کا کلام ہے جن پر تم ایمان لائے ہو۔ کسی دوسرے کا قول نہیں ہے پھر ناخوشی کی کیا وجہ ہے؟ الغرض آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ فضل خداوندی نے اصلی حالت کو روشن کرکے دکھا دیا اور مرزا صاحب کے اقرار سے انکی زبان سے مرزا صاحب کے دعویٰ کا فیصلہ ہو گیا جسکے آنکھیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے۔ مجیب بھی لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں اُنہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا۔ یہ جواب ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب کے کذب کا اُنہیں کامل یقین ہو گیا تھا اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور جانتے تھے کہ من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ اسلئے اشتہار دینے کی دقت نہیں اٹھائی۔ ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ تنزیہ ربانی میں دیکھنا چاہئے واللہ الموفق والمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

امت محمدیہ کا خیر خواہ

ابو احمد رحمانی

نکاح والی پیشین گوئی پر اب تک کیوں گفتگو ہو رہی ہے

کیا حضرت مسیح کی حیات پر گفتگو کرنیسے علماء کو کیا فائدہ ہے؟

جواب:- مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں بیان کی گئی ہیں اور اس خاص پیشین گوئی پر بحث کرنے کی وجہ نہایت محققانہ طور سے حصہ اول سوم فیصلہ آسمانی اور جواب حقانی میں اچھی طرح بیان کی گئی ہے اوسے دیکھئے۔ اوس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار اپنی پیشینگوئیوں کو بتایا تھا۔ اور نکاح والی پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان نشان کہا تھا اور اسکے کاذب ہونے سے بآسانی فیصلہ ہو سکتا ہے اس لیئے اس خاص پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا گیا۔ اور اُس میں جو جو باتیں خلاف شان ولایت و نبوت مرزا صاحب سے ہوئیں اونکو ظاہر کر دیا گیا۔ جس سے بالیقین ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کاذب ہیں۔ اب دوسری پیشین گوئی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں رہی اور نہ حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی حاجت ہے۔ حضرت مسیح زندہ ہوں یا مر گئے ہوں مرزا صاحب کسی طرح مسیح موعود نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ جس کا جھوٹا ہونا کلام خدا سے کلام رسول سے اور خود اُس کے اقوال سے بالیقین ثابت ہو وہ مجدد اور خدا کا رسول ہرگز نہیں ہو سکتا اس لئے اگر کوئی پیشینگوئی اُن کی سچی بھی ہو جائے تو ایسا ہی ہے جیسا نجومی اور رمالوں کی بعض پیشین گوئیاں سچی ہو جاتی ہے۔ غرضکہ جب مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا گیا تو اور بحثیں فضول ہیں البتہ بمقتضائے اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ الخ اُنکی جماعت کو سمجھایا جاتا ہے اور حسب موقع لکھا جاتا ہے مرزا صاحب نے پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس رسالہ بازی اور اشتہار بازی کی تھی۔ اب ناظران رسول اوسکی حالت کو کھول رہے ہیں اور فضول بحث سے اجتناب کرتے ہیں اور حتی الوسع

گمراہون کی ہدایت اور خیر خواہی مین کوشان ہین۔ کسی مرزائی کے کہنے سے اصل
مطلب کو چھوڑ نہین سکتے علما کی شان نہین ہے کہ فضول بحثین کرین۔ جن
پختہ دلیلون سے اور خود مرزا صاحب کے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا یقینی طور
سے ثابت کر دیا گیا ہی اُسے مرزائی تسلیم کر لین یا ہماری باتون کا جواب دیدین
اوس کے بعد دوسری گفتگو کی جائے گی۔ مگر یہ قیامت تک کسی مرزائی سے نہین ہو سکتا
اس کے ثبوت کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ ہماری طرف سے متعدد رسالے خصوصًا
فیصلہ آسمانی اور **شہادت آسمانی** کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا جنمین
قطعی طور سے متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا ہی اور اب
دوسری **شہادت آسمانی** نہایت آب و تاب سے شائع ہوئی ہے مگر یہان سے
قادیان تک کوئی جواب نہین دیسکتا۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے بڑے خلیفہ کی مدد سے
ایک رسالہ لکہا تھا اُس پر پانچ رسالے اس طرف سے شائع ہو چکے ہین جن مین
اصل جواب کے علاوہ اُن کی علمی لیاقت اور دیانت کو اظہر من الشمس کیا ہے
مگر کچھ جواب دے نہین سکتے۔ ہماری جماعت [illegible] کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اپنی
عاقبت کو برباد نہ کرے

راقم آپکا سچا خیر خواہ

اسرار نہانی کا جواب

حضرت اقدس مولف فیصلہ آسمانی و شہادت آسمانی عم فیضہم نے جب مسیح قادیانی کی واقعی
حالت کو روشن کر کے دکھا دیا اور مسلمانون کو ہلاکت سے بچایا اور بہت ناواقف مسلمان
جو مرزائیون کے بہکانے سے اُنہین ماننے کو تیار تھے اِن رسالون کو دیکھکر اُنسے متنفر ہو گئے
اور کتنے اُنکے ماننے والے بھی اُنسے علیحدہ ہوئے اور مونگیر سے قادیان تک اُن لاجواب رسالونکا جواب
کوئی نہ دیسکا تو عاجز ہو کر مسلمانونکے توجہ ہٹانیکے لئے رسالہ اسرار نہانی لکھا جواب بڑے فخر سے جابجا تقسیم
کیا جاتا ہے اُسکا نہایت عمدہ اور مہذب جواب زیر طبع ہے عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ تعالی (راقم محمد معز مختار سوپول)